THE CLIMATE ON THE EDGE-A COLLECTION OF EVIDENCES, IMPACTS AND TRENDS

TRIVENI DEVI BHALOTIA COLLEGE

Raniganj

The Climate on the Edge-A Collection of Evidences, Impacts and Trends

ISBN : 978-81-939474-2-5

Date of Publication : December, 2018

Chief Advisor :

Dr. Asish Kumar Dey, Principal, T.D.B. College, Raniganj

Advisor : Dr. Purnima Bose

Advisory Committee :

Dr. Jaganath Chakraborty, Dr. Padmaja Pal, Prof. Milan Mukherjee
Dr. Parimal Das, Dr. Sandip Sen, Dr. Subrata Chakraborty
Dr. Amitava Nayek and Prof. Arunabha Bandyopadhyay

Chief Editor : Dr. Angana Ghoshal

Editorial Board :

Dr. Arun Mukherjee, Dr. Ishita Paul, Dr. Utpalendu Ghosh,
Mrs. Chandana Khan (Bhattacharya), Mr. Naryan Chandra Roy and
Dr. Tapan Kumar Pal

Chief Patron & Copyright :

© Triveni Devi Bhalotia College, Raniganj

Publisher :

Ranjita Sarkar, Tristoop Prokashani
RC-45, St.- 33, Bengal Ambuja, City Centre, Durgapur - 16

CONTENTS

Effect of Environmental Changes . . .
Dr. Amit Saha - Page-9

Allelopathy and Application of Natural . . .
Dr. Amitava Nayek - Page-14

A brief overview on the impacts . . .
Dr. Angana Ghoshal - Page-21

A Saga of Seasonal Regulation of Reproduction . . .
Dr. Arun Mukherjee - Page-27

Importance of environment politics in . . .
Rakhi Chowdhury - Page-32

A world beyond the world: In Bengali Literature -
Dr. Rajashree Bose - Page-32

Effect of extreme heat and drought on the Flying Fox . . .
Dr. Somenath Dey - Page-41

Climate Change Impact on Biodiversity
S.C. Santra - Page-47

Impact of Coal Mining on the Environment of Raniganj . . .
Dr. Suma Dawn & Dr. Manas Pal - Page-54

Wetland Monitoring
Sumanta Chakraborty - Page-60

Mass Extinction, climate change and the . . .
Dr. Sumanta Mallick - Page-65

Impact of Climate Change on Bird Migration . . .
Utpal Singha Roy & Subhra Kumar Mukhopadhyay - Page-67

Climate change and its impact on biodiversity . . .
Utpalendu Ghosh - Page-73

A world beyond the world: In Bengali Literature

Dr. Rajashree Bose
Department of Bengali, Triveni Devi Bhalotia College, Raniganj

Biodiversity is not a very popular concept in Bengali Literature. But, eco-criticism is in recent trends of modern literary criticism. So, initially we should discuss about what biodiversity exactly means.

Biodiversity, the term is mostly used in scientific studies. The word refers to variety and variability of life on earth.[1] If we look around us, we can see variety in everything. We don't wear the same clothes every day. We can choose from a variety of cuisines available in a restaurant. We see a wide range of smart phones in the market. Similarly, variety exists in nature too. It is the variability of all living organisms – including animal and plant species. Thus, in essence, biodiversity represents all life. Our entire eco system is based on that terminology. Biodiversity has no affinity with literature. But, the veritable fact is that the construction of literature is impossible without biodiversity.

While we study something related to literature, we always observe that literature is the reflection of society. Society means not only us - our progress and modernization or newly evolved theory but also the environment that surrounds us, i.e. our eco-system and our biological variety.

Now, in the modern study of criticism we have got a theory known as eco-criticism. It is said that eco-criticism is the study of the relationship between literature and the physical environment.[2]

Is there any difference between biodiversity and eco-criticism? If so, we should find out where the difference lies?

To begin with the first point of difference we can say that biodiversity is the subject of scientific discipline whereas eco-criticism is a literary approach.

Now, the point is, how we can merge these together in our literary view.

We know that biodiversity tells us about the variety and variability of life on earth. Variety and variability can be the subject of literature. But, the variations are so deeply rooted in science that it becomes difficult for a literary person to digest.

حرفِ احتساب

ڈاکٹر صابرہ خاتون 'حنا'

© جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

HARF- E - EHTESAB

by: DR. SABERA KHATOON HENA
GHALIB COLONY,RAJABANDH,
RANIGANJ DIST.PASCHIM BURDWAN (WB) INDIA
PIN:713347

Year of Edition 2019
ISBN 978-93-84255-83-1
Price Rs. 250/-

نام کتاب	:	حرفِ احتساب
مصنف	:	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا
سالِ اشاعت	:	۲۰۱۹
صفحات	:	۱۶۰
تعداد	:	۳۰۰
قیمت	:	۲۵۰ روپے
سرِ ورق	:	ندیم شعبانی
کمپوزنگ	:	عرفان الحیات
مطبع	:	روشان پرنٹرس، دہلی۔۶
زیرِ اہتمام	:	کاروانِ ادب رانی گنج
ملنے کا پتہ	:	حنفی بک ڈپو، آسنسول، تنویر بک ڈپو، آسنسول
		کاروانِ ادب، رانی گنج ، ہوڑہ رائٹرز ایسوسی ایشن
		عثمانیہ بک ڈپو، کولکاتا، قمر پبلی کیشن، کولکاتا

Published by

DARUL ESHAAT-E-MUSTAFAFI

H.o. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)
B.o. 3191, Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 45678203, 45678285, 45678286, 23216162
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www. ephbooks.com

فہرست

پیش لفظ	7
اردو تخلیقات میں تلمیحات	9
مخلص مرشد آبادی کا مذہب عشق	18
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور	25
شاد عظیم آبادی کی شاعری میں غنائیت	37
جمیل مظہری کا احتجاجی رویہ	42
اکیسویں صدی میں اردو کی معروف خواتین نظم نگاروں کے یہاں تانیثی رجحانات	51
سالک لکھنوی ۔۔۔مضامین کی میزان پر	76
اکیسویں صدی میں رونق نعیم کی شاعری کی معنویت	83
اسدالزماں اسد، ادیب و محقق	92
پیچ و تاب کا شاعر۔۔۔۔حشمت فتح پوری	101
بنگال میں خواتین نثر نگاروں کی ادبی خدمات	107
رانی گنج کا ادبی منظر نامہ اور اظہار الاسلام	121
''برف میں چنگاری'' ایک جائزہ	139
عظیم اللہ ہاشمی۔۔۔ایک حساس افسانہ نگار	143
ایس۔ایم آرزو۔۔۔وہ آئے شہر میں میرے کے تناظر میں	147
اردو شاعری میں بھائی چارگی اور انسانیت	150
ممتا کی حسین آواز لوری	160

پیش لفظ

ایک لمبا عرصہ گزر گیا کہ میری کتاب نہیں آئی چاہنے والوں نے استفسار بھی کیا اور اصرار بھی، چند ایک نے تو طنز کے تیر بھی چلائے، اس کی چبھن بھی محسوس ہوئی مگر اس کئی خانوں میں بٹی ہوئی زندگی نے اتنا سکون نہ بخشا کہ کسی مقام پر ذرا دم کو ٹھہروں اور یہ سوچوں کہ میری ترجیحات کیا ہونی چاہیے مجھے کس سمت اور کس رفتار سے پیش قدمی کرنی چاہیے۔ میں خانگی ذمہ داریوں میں الجھی رہی، فرائض منصبی پورے کرتی رہی، لکھتی بھی رہی چھپتی بھی رہی مگر چاہنے کے باوجود اتنی یکسوئی نصیب نہ ہوئی کہ اپنے مقالے اور مضامین کو یکجا کر کے کتابی شکل دے پاتی۔

اور اب یہ جو مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا سہرا صرف اور صرف میرے ہم سفر ،میرے رفیق اور میرے شریک حیات سیف الاسلام سیفؔ کے سر جاتا ہے جن کی ضد تھی کہ یہ کتاب آئے انہوں نے طباعت کے سلسلے کی تمام تر ذمہ داریاں اپنے سر لے لیں زیادہ تر مضامین خود کمپوز کیے کچھ عزیزی ارشاد شفق نے اور کچھ برادرم عرفان الحیات نے کر دیئے ساتھ ہی تزئین و ترتیب کی ذمہ داری بھی اٹھالی، تمام مراحل میں جو دشواریاں اور رکاوٹیں آئیں انہیں دور کرنے میں برادر مکرم ندیم شعبانی کا بہت اہم کردار رہا۔ اس لیے نہایت ہی ناسپاسی ہوگی اگر ان سبھی مخلصین اور معاونین کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی بے لوث و بے غرض محنت کی بدولت یہ کتاب منظر عام پر آسکی۔

بہت بددیانتی ہوگی اگر اپنے اساتذہ کرام حضرت قیصر شمیم اور پروفیسر مظفر حنفی کی کرم فرمائیوں کو یاد نہ کروں جن کے اعتبار نے یہ حوصلہ بخشا کہ میں اپنے مضامین کا مجموعہ لے آؤں اپنے استاد محترم پروفیسر شاہد اختر کی مہربانیوں کا شکریہ کیسے ادا نہ کروں جن کی ہر بات میں کتاب کی جلد از جلد

اکیسویں صدی میں
اردو افسانہ

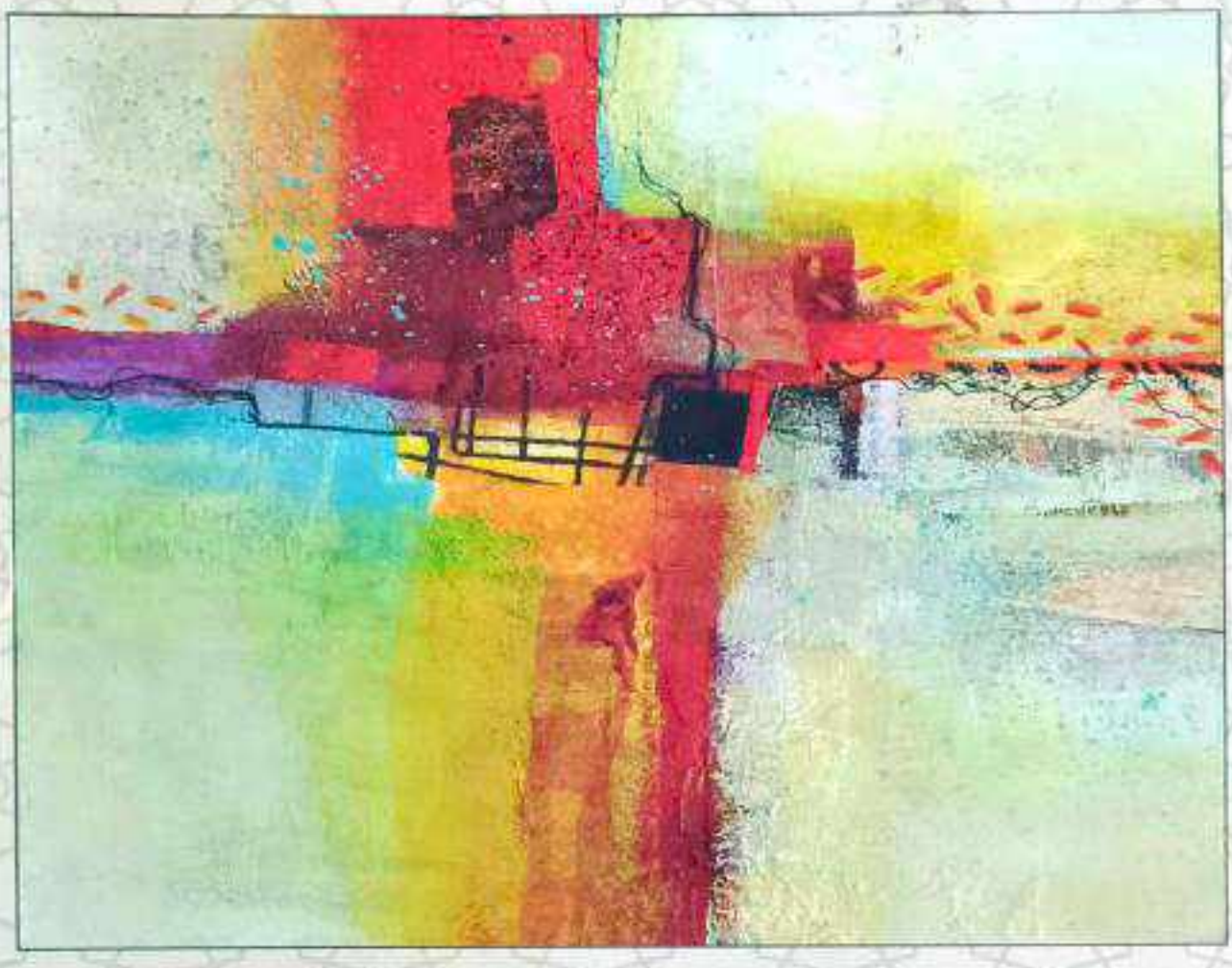

ترتیب و مقدمہ : ڈاکٹر نعیم انیس

فہرست

- پیغام — ستیہ پاد دھیائے — 7
- مقدمہ — نعیم انیس — 9

مقالات

- اکیسویں صدی میں اردو افسانہ: مسائل اور امکانات — سیّد محمد اشرف — 69
- اردو افسانے کی موجودہ صورت حال — حسین الحق — 78
- اکیسویں صدی میں اردو افسانہ — اسلم جمشید پوری — 86
- اوراقِ دل پر لکھی سلمیٰ صنم کی حکایتیں — شہاب ظفر اعظمی — 127
- جدید دور کا منفرد افسانہ نگار: اسلم جمشید پوری — محمد کاظم — 134
- اردو افسانہ اکیسویں صدی میں — رابعہ الرباء — 149
- مشتاق احمد نوری کا افسانوی جہاں — قیام نیر — 157
- اکیسویں صدی میں بنگال کے نمائندہ افسانہ نگار — عمر غزالی — 162
- اکیسویں صدی میں بردوان کے پانچ نمائندہ افسانہ نگار — شمشیر عالم — 208
- جیلانی بانو کا فن: استقامت اور تسلسل — گلشن مسرت — 218
- مغربی بنگال میں اردو افسانہ: اکیسویں صدی کی دہلیز پر — عظیم اللہ ہاشمی — 243

♦ اکیسویں صدی میں مغربی بنگال میں اردو افسانہ	ترنم مشتاق	256
♦ اکیسویں صدی کی معروف خواتین افسانہ نگار	شارقہ شفتین	264
♦ نئے افسانے کی تلاش	غالب نشتر	270
♦ اکیسویں صدی میں اردو افسانے کی پیش رفت	اصغر شمیم	284
♦ اکیسویں صدی کی معروف خواتین افسانہ نگار	حنا کوثر	293
♦ بنگال کے نمائندہ افسانوں میں بڑھتی ہوئی شہر کاری	شاہد اقبال	310
♦ اکیسویں صدی میں افسانے کی لفظیات: ایک مکالمہ	ضیاء اللہ انور	331
♦ اکیسویں صدی کا ایک معروف فکشن نگار: شموئل احمد	محمد سلیم خان	342
♦ مغربی بنگال کے افسانوں میں اکیسویں صدی.....	ارشاد شفق	352
♦ اکیسویں صدی کے اردو افسانوں کا سماجیاتی مطالعہ	فاطمہ خاتون	368
♦ اکیسویں صدی میں اردو افسانہ: مسائل و موضوعات	محمد شاہد	381
♦ سیّد محمد اشرف کی ''بادِ بہاری''	امتیاز رومی	394
♦ اردو افسانہ: روایت اور اکیسویں صدی	محمد یوسف رضا	409
♦ اکیسویں صدی کا اردو افسانہ: روایت اور امکانات	محمد ریحان	422
♦ اکیسویں صدی میں جموں و کشمیر میں اردو افسانہ	محمد سلیمان حجام	429
♦ ''نفرت کے دنوں میں'' ایک جائزہ	محمد انوار	445
♦ معاصر افسانے اور ہم	رشیدہ خاتون	465
♦ اکیسویں صدی کے فکشن کا روشن استعارہ: شہناز رحمان	محمد فرحان	474

❖❖❖

ارشاد شفق

مغربی بنگال کے افسانوں میں
اکیسویں صدی کے مسائل کا تخلیقی اظہار

اردو افسانہ انیسویں صدی کے اواخر سے اپنے ابتدائی نقوش واضح کرتے ہوئے بیسویں صدی کے لیے پڑاؤ کو پار کر کے اکیسویں صدی کے ایام میں داخل ہو چکا ہے۔ رومانیت 'ترقی پسندی' جدیدیت اور مابعد جدیدیت کی فکری اور فلسفیانہ اساس ایک صدی سے افسانے کے دامن پر اثر انداز ہوتی رہی ہیں۔ گزشتہ صدی میں پیش آنے والے سرد و گرم حوادث کو اردو افسانہ نے گلے لگا کر اپنے دامن میں ان تمام، تغیرات و میلانات کو بڑی کامیابی سے ہم کنار کیا ہے۔ ہر صدی کے اپنے چند مسائل ہوتے ہیں جو شعوری یا لاشعوری طور پر ادب میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اردو افسانہ کا معاملہ دیگر اصناف ادب کے مقابلے زیادہ حساس رہا ہے۔ اس نے زمانے کے سرد و گرم حوادث کو ہمیشہ خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا ہے۔ میرے خیال سے افسانہ کو دیگر اصناف کے مقابلے کم مدت میں زیادہ شہرت اس کی اسی خاصیت کی بنا پر حاصل ہوئی ہے کہ اس میں بہت کم مدت میں زمانے

کے بدلتے رجحانات کو اپنا لینے کی خوبی موجود ہے۔ بہر حال ایک صدی کا لمبا عرصہ طے کر کے افسانہ اب اکیسویں صدی کے پڑاؤ میں داخل ہو چکا ہے۔ اس صدی کے اپنے مسائل ہیں جنہیں افسانہ بڑی فن کاری سے اپنے قالب میں سمو کر تخلیقیت کی سطح پر پیش کر رہا ہے۔

اردو افسانہ میں اکیسویں صدی کے مسائل کا اظہار سماجی' سیاسی' اخلاقی' معاشرتی اور معاشی سطحوں پر بڑی فن کاری سے ہو رہا ہے۔ افسانہ نے جہاں اکیسویں صدی کے پیدا شدہ مسائل کو اپنے اندر سمویا ہے وہیں ایسے آفاقی موضوعات جو شروع سے افسانے کے ساتھ وابستہ رہے ہیں' کو نئے مفاہیم اور اسلوب و تکنیک کے نئے تجربے سے واضح کر رہا ہے۔ دنیا کے ہر خطے کی طرح مغربی بنگال میں بھی افسانہ اکیسویں صدی کے نت نئے مسائل کے ساتھ رواں دواں ہے جہاں نئی صدی کے میدان پر اس کی آبیاری اقبال کرشن، فیروز عابد، نذیر احمد یوسفی، مشتاق اعظمی، انیس رفیع، کمال احمد صدیقی، ابرار، اظہار الاسلام، تفضل حسین، صدیق عالم، عشرت بیتاب، جلیل عشرت، مشتاق اعظم، خان تحسین کنور، خورشید اختر فرازی، شبیر مسرور، انیس انجم، شہناز نبی، یاسمین اختر، شبیر احمد، شاہد قروفی، سلیم سرفراز، منیر اصغر، کلیل ارشد، نعیم اللہ باغی، جاوید نہال حشمی، نکیل اقروز، ریاض دانش، شیران اسماعیل، ارشد نیاز، عمران قریشی، احسان بن عثمان، محمد زاہد مسرور، تمنا صابرہ، خاتون وغیرہ جیسے باشعور افسانہ نگار کر رہے ہیں۔ دنیا کے ہر خطے کی طرح مغربی بنگال کا خطہ بھی نئی صدی کے نئے مسائل سے نہ صرف نبرد آزما ہو رہا ہے بلکہ یہاں کے تخلیق کار افسانے کے دامن میں معاصر عہد کے مسائل کو کامیابی سے افسانوی متن میں پیوست کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

انسانیت اور انسانی قدروں کی شکست و ریخت کا مسئلہ افسانہ کے لیے کوئی نیا نہیں ہے۔ اردو افسانہ نے ہر دور میں انسانیت کی روح کو تڑپتے' بلکتے' آنسو بہاتے دیکھا ہے لیکن اکیسویں صدی کا معاشرہ جدید ٹیکنالوجی اور جدید ذہن کا معاشرہ ہے جہاں زندگی

نام : ڈاکٹر نعیم انیس

ملازمت : ایسوسی ایٹ پروفیسر وصدر،
شعبۂ اردو، کلکتہ گرلس کالج، کولکاتا

وابستگی : اعزازی جنرل سکریٹری، بزمِ افضل، کولکاتا
اعزازی ایجوکیشن سکریٹری، دی مسلم انسٹی ٹیوٹ، کولکاتا
اعزازی مدیر، سہ ماہی ''فکر وتحریر'' کولکاتا

انعامات :

- ''اظہار'' پراتر پردیش اردو اکاڈمی کا انعام 1999
- ''اظہار'' پر مغربی بنگال اردو اکاڈمی کا انعام 1999
- ''مژگاں'' ایوارڈ برائے ''نوجوان ادیب'' 1999
- ''غزلیاتِ بیدل مرشد آبادی'' پراتر پردیش اردو اکاڈمی کا انعام 2010
- ''مخدوم اشرف ایوارڈ'' برائے خدماتِ اردو 2015
- ''وزڈم آف کولکاتا ایوارڈ'' برائے خدماتِ اردو ادب وتدریس 2015
- ''علامہ اقبال: حیات وخدمات'' پراتر پردیش اردو اکاڈمی کا انعام 2015
- ''ساحر لدھیانوی ایوارڈ'' برائے ادبی خدمات 2016
- ''انمول رتن ایوارڈ'' (حیدرآباد) برائے ادبی خدمات 2017
- ''ڈاکٹر منظر کاظمی میموریل ایوارڈ'' برائے فکشن تنقید 2017
- ''ذاکر حسین ذاکر ایوارڈ'' برائے فروغِ اردو زبان وادب، درس وتدریس 2017

Ekisween Sadi mein Urdu Afsana

Compiled by :Dr. Nayeem Anis

imagine media
PUBLISHER & PRINTER

email:imaginemediapublisher@gmail.com

ISBN :978-17-91613-46

9 781791 613464

Price : Rs. 500.00

اردو ناولوں میں عورتوں کے مسائل

ڈاکٹر نوشاد عالم

مشمولات

♦ اردو ناولوں میں عورتوں کے مسائل (مقدمہ)	ڈاکٹر نوشاد عالم	7
♦ شائستہ فاخری کے ناول میں .....عورتوں کے مسائل	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی	39
♦ ناول ''چارنک کی کشتی'' میں عورتوں کے مسائل	ڈاکٹر امام اعظم	47
♦ اردو ناول نگاری اور عورتوں کے مسائل	ڈاکٹر نصرت جہاں	56
♦ پریم چند کے ناولوں میں عورتوں کے مسائل	ڈاکٹر ترنم مشتاق	71
♦ ایک اردو ناول کی میلی ہیروئین	سیّد انجم رومان	79
♦ عصمت چغتائی کے ناول 'معصومہ' میں خواتین کے مسائل	ڈاکٹر شبنم پروین	86
♦ رشید النساء کا ناول اور تعلیم نسواں	ڈاکٹر مجیر احمد آزاد	95
♦ نذیر احمد کے ناولوں کے نسوانی کردار	ریحانہ فاطمہ	110
♦ ناول ''نالۂ شب گیر'' میں نسوانی امپاورمنٹ	احمد جاوید	118
♦ ''بولتی آنکھیں'' میں خواتین کے نفسیاتی مسائل.....	ڈاکٹر شارقہ شفتین	137
♦ انیسویں صدی کے نمائندہ اردو ناولوں میں نسوانی مسائل	شاہد اقبال	148
♦ راشد الخیری کے ناولوں میں نسوانی مسائل	سیّد ایاز احمد روہوی	160
♦ جیلانی بانو کے ناولوں میں عورتوں کے مسائل	فاطمہ خاتون	167
♦ جمیلہ ہاشمی کے ناولوں کی عورتیں فکر و نظر سے جہد و عمل تک	ارشاد شفق	180

❖ ❖ ❖

♦ ارشاد شفق
سینئر ریسرچ فیلو، شعبۂ اردو،
بنگلی محسن کالج، ضلع ہگلی، مغربی بنگال)

جمیلہ ہاشمی کے ناولوں کی عورتیں
فکر و نظر سے جہد و عمل تک

تاریخ شاہد ہے کہ عورت زندگی کے ہر میدان میں حاشیے پر رہی ہے۔ اس کا وجود یوں تو تہذیب کو سنوارنے، زندگی کو نکھارنے اور مستقبل کو بہتر بنانے کی صورت میں عمل میں آیا لیکن سماج کی اندھی عقیدتوں اور عورت کے تئیں منفی رویے نے زندگی کے ہر میدان میں اسے پیچھے ڈھکیلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ عورت کے ارتقا کی تاریخ کا مطالعہ یہ تصدیق کرتا ہے کہ خدا کی اس مخلوق کو ہمیشہ کم زور، کم عقل، بزدل، آفت ملامت جیسے خطابات و القابات سے نوازا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زندگی کے ہر میدان میں وہ یا تو مردوں کی ماتحت رہی یا اس کا وجود سماجی عقیدتوں اور نظریوں کے بوجھ تلے دبا رہا۔ بالخصوص سماجی زندگی میں عورت کے

تئیں بنائے گئے اصول و نظریات سب کے سب قدامت پرست تھے جن کی زد میں آکر عورت زندگی بھر مسائل کا شکار رہی۔ اس کے کئی وجوہات ہیں لیکن جو وجہ صنفِ نازک کی حالتِ زار میں اوّل رہی ہے وہ مرد اور عورت کے درمیان خطِ فاصل کھینچنے کا نظریہ ہے۔ جس نے عورت کو مرد کے مقابلے کم تر جانا اور اسے ایک پست درجے کی چیز سمجھ کر ہمیشہ اس کی اہمیت و افادیت کو معدوم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جس کے باعث طرح طرح کے مسائل اس کی عملی زندگی میں پیدا ہوتے گئے۔ پرویز احمد اعظمی نے لکھا ہے:

> "اس موقع پر مجھے روسو کا وہ قول یاد آتا ہے، جس میں اس نے کہا تھا کہ انسان آزاد پیدا ہوا ہے لیکن جہاں بھی دیکھو وہ پابہ زنجیر نظر آتا ہے۔ بالکل یہی حالت مرد اساس معاشرے میں عورت کی تھی اور شاید بھارت میں ابھی بھی ہے۔ وہ پیدا تو آزاد ہوتی ہے لیکن ہمارا معاشرہ دھیرے دھیرے اسے عورت بننے پر مجبور کرتا ہے۔ ہم بچپن سے ہی بچی کے ذہن میں یہ خیال ٹھونسنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ تم لڑکی ہو تمہیں وہ کام نہیں کرنا چاہیے یعنی اس کی گرومنگ یعنی عمل کاری کی جاتی ہے اور اسے خاص مقصد کے لئے ذہنی طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ یہ عمل کاری کون کرتا ہے؟ اس کا بہت سیدھا سا جواب یہ ہے کہ یہ عمل کاری سماج کرتا ہے اور سماج میں بالخصوص مائیں کیوں کہ ان کے ذہن میں پہلے سے سماج کے بنے بنائے رسوم سمائے ہوئے ہوتے ہیں کہ بیٹی کی تربیت کیسے کرنی ہے؟ ورنہ کل کو بدنامی ہوگی اور سسرال سے شکایتیں ملنے کو ملیں گی۔"[1]

URDU NOVELON MEIN AURTON KE MASAAIL

Compiled and edited by:

Dr. Naushad Alam

ISBN 978-19-83576-74-4

Price: Rs. 250/-
Edition: 2018
Published by: RNL FORCE
G-152, Ramnagar Lane,
Garden Reach, Kolkata - 700 024

نام : ڈاکٹر نوشاد عالم
والدین : مرحوم مشتاق احمد
مرحومہ جمن رسولن بی بی
تعلیم : ایم اے، بی ایڈ، پی ایچ ڈی۔
پیشہ : درس وتدریس (اسلامیہ ہائی اسکول، کولکاتا)
مشاغل : سماجی، ادبی خدمات اور تھیٹر
چیف فنکشنری، آر این ایل فورس، گارڈن ریچ
اداکار و ہدایتکار، ڈراما گروپ 'عکس' کولکاتا
اعزازات : ''آغا حشر کاشمیری ایوارڈ'' 2014
(روزنامہ ''اخبارِ مشرق'' کولکاتا)
''نازشِ مٹیا برج ایوارڈ'' 2015
(ہندستانی لائبریری، مٹیا برج، کولکاتا)
''محمد مرزا ایوارڈ'' برائے سماجی خدمات
(بزمِ ذاکر، مٹیا برج، کولکاتا) 2016
''فخرِ ملت ایوارڈ'' (آسنسول ایکتا منچ) 2017
ڈراموں میں اداکاری و ہدایت کاری
کے لیے کئی ریاستی و قومی انعامات
کتاب : ''منٹو: فن اور شخصیت'' (ترتیب) 2016
''اردو ناولوں میں عورتوں کے مسائل''
(ترتیب) 2018
زیرِ اشاعت: ''آزادی کے بعد بنگال میں اردو ڈرامے
کا ارتقا'' (تحقیق و تنقید)
''مغربی بنگال میں اردو ڈرامے کا سفر''
(ترتیب)
رہائش : جی-226، بتی کل سیکنڈ لین، گارڈن ریچ
کولکاتا-700024
موبائل : 9433186331 / 9674986331

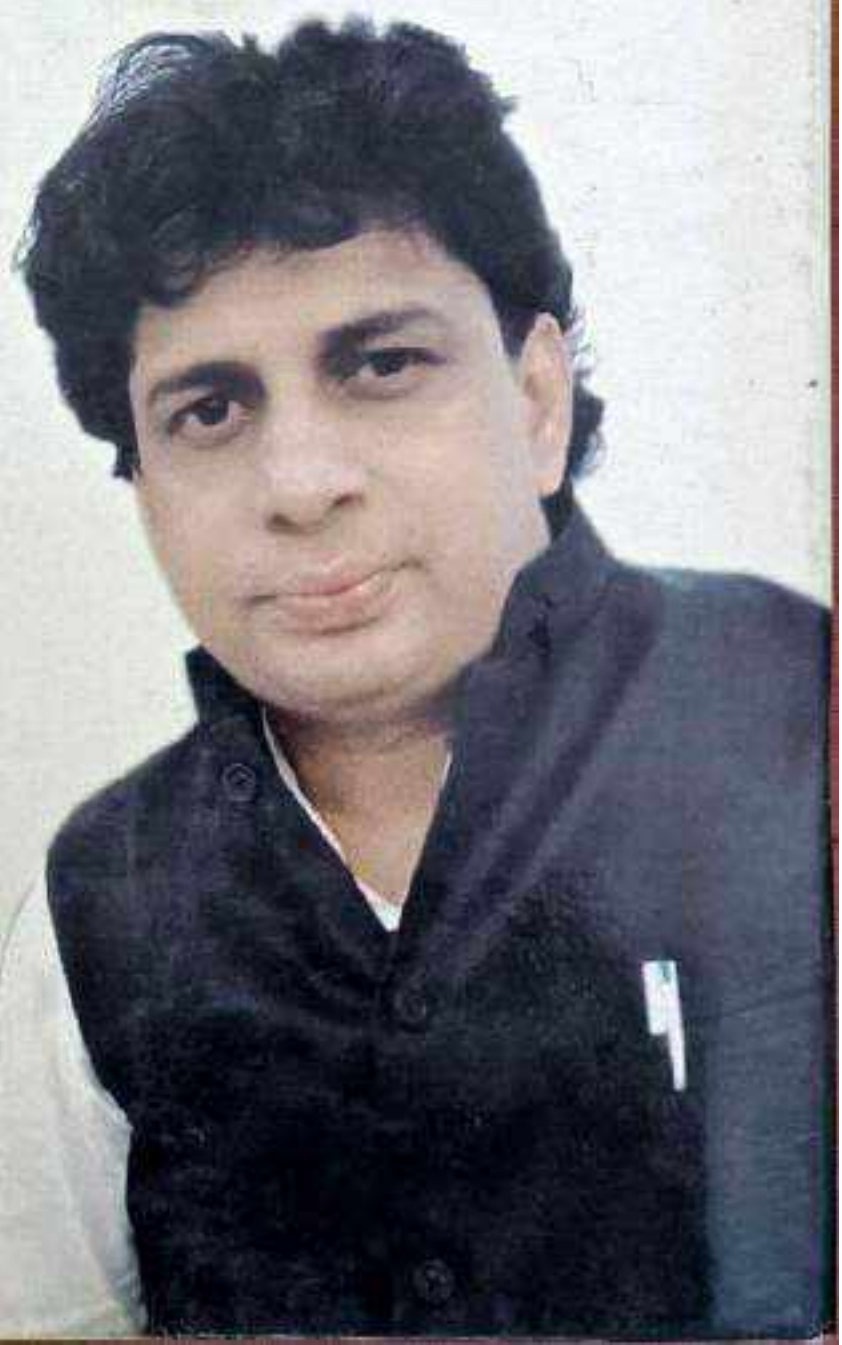

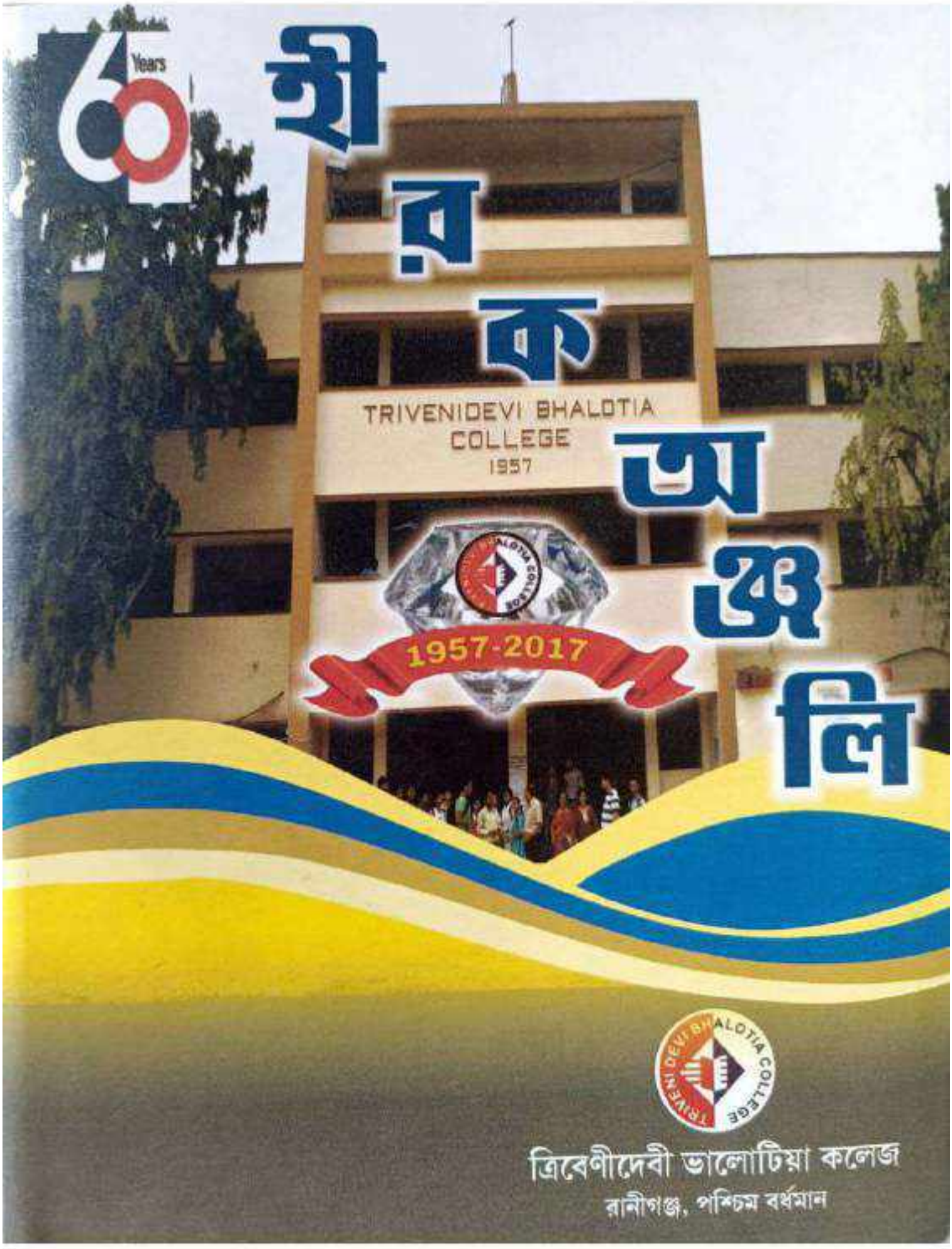

স্মারকাঞ্জলি

ত্রিবেণীদেবী ভালোটিয়া কলেজ

রানীগঞ্জ, পশ্চিম বর্ধমান

HIRAK-ANJALI
A souvenir on the occasion of the
celebration of 60 years of TDB College,

প্রথম প্রকাশ : আগস্ট, ২০১৭

ISBN : 978-81-923689-8-6

গ্রন্থসত্ব : টি. ডি. বি. কলেজ

প্রচ্ছদ পরিকল্পনা : ড. সুব্রত চক্রবর্তী

প্রকাশক :
ত্রিবেণীদেবী ভালোটিয়া কলেজের হীরক জয়ন্তী উদ্‌যাপন কমিটির পক্ষে
বোধন প্রকাশনী
রূপনারায়ণপুর, পশ্চিম বর্ধমান
চলভাষ : ৯৮৩২৭০৪৮২৫

মুদ্রক:
বাণী আর্ট প্রেস
৫০এ, কেশবচন্দ্র সেন স্ট্রীট,
কলকাতা - ৭০০০০৯
চলভাষ : ৯৩৩০৮৯৯৭২০
E-mail : baniartpress07@gmail.com

মূল্য : ১২০ টাকা

সূচি

সম্পাদকের কথা ৭
অধ্যক্ষের প্রতিবেদন ৮

স্মৃতি চিত্রণ
শেষ নাই যে... : ড. রামদুলাল বসু (প্রাক্তন অধ্যাপক, বাংলা বিভাগ) ১১
শ্মশান বেলনার বরণে আঁকা সে : মনোজ চক্রবর্তী (প্রাক্তন অধ্যাপক) ১৯
LONGING LING'RING LOOK BEHIND : Prof. Mukul Ghosh ২৪
'Casting a longing, ling ring look behind' ও– :
R. N. Dikshit, Ex S. G. Lecturer, Dept. of English ৩০
পঁচিশের পঁচালি : অশোক ঘোষ ৩৪
২৮ বৎসর এক নিমেষে : নির্মলকুমার সরকার, প্রাক্তন অধ্যাপক,
ইলেকট্রনিক্স বিভাগ ৩৯
চিত্রে লেখা : জগন্নাথ চক্রবর্তী ৪২
অতীতের যাট উত্তর এবং কিছু জরুরী কথা :
ডঃ অলীক কুমার মুখার্জী (প্রস্থাগারিক) ৪৬
'কখনও সময় আসে, জীবন মুচকি হাসে' : সঙ্গীতা কাঞ্জিলাল,
অংশকালীন অধ্যাপিকা দর্শন বিভাগ ৪৯
ত্রিবেণীদেবী ভালোটিয়া কলেজ (১৯৫৭-২০১৭) : নারায়ণ সিংহ
(প্রাক্তন ছাত্র ও বর্তমান অ্যাকাউন্টেন্ট) ৫১

ভাবনা বিচিত্রা
Higher Education in India : Issues, Concerns and
Directions : Dr. Asish Kumar Dey ৫৭
Endangered People in Gender-World ৬৩
A Prefatory Note on Human Rights : Dr. Rabindra Kr. Pathak* ৬৮
ভূতত্ত্ব ও মানব স্বাস্থ্য : প্রাক্তন অধ্যাপক ডঃ মৃণাল ব্যানার্জি ৭৬
ইলেকট্রনিক্স ঃ সময় ও সম্ভাবনা : অসীমকুমার মুখোপাধ্যায় (প্রাক্তন প্রশিক্ষক) ৮৩
পরিবেশের বন্ধু শকুনেরা কোথায় গেল? : ডঃ পূর্ণিমা বসু
(প্রাক্তন অধ্যাপক, প্রাণীবিদ্যা বিভাগ) ৮৬

বাংলা সাহিত্যের অর্থনীতি : শীতল গঙ্গোপাধ্যায় ৯১
পরিবেশ দূষণ ও সহনশীল উন্নয়ন : অধ্যাপক ভোলানাথ মণ্ডল, অর্থনীতি বিভাগ ৯৬
HISTORY BEHIND THE DISCOVERY OF DNA
DOUBLE HELIX : Dr. Subrata Chakraborty ১০০
Laser Interferometer Gravitational Observatory (LIGO) and Its
Present Scenario in India : Sandip Sen, Department of Physics ১০৩
A Historical study of Library : The potpourri of
Knowledge : Arunima Karmakar ১০৮
Bangla Afsane ka ek motbar naam
Manik Bandopadhyay : Dr. Md. Shafquat Kamal, Department ১১৪
of Urdu Jadeed Lab-O-Lehje ka Shair : Mirza Asadullah
Khan Ghalib : Dr. Md. Shamsher Alam, Dept of Urdu, ১২১
Urdu Shairi me 'Holi' qaumi ekjehti ki ek behtaren misal :
Dr. Mahjabeen, Dept of Urdu ১২৬
Adhi mulaquat : Ghalab apne ১৩৫
Khatut ke aaiyne me : Md. Moben Ansari, Dept of Urdu
Urdu aur iska Tahjibi Wirsa : Dr. Md. Farooque Azam,
Dept of Urdu, Raniganj Girl's College ১৩৭
Urdu Adab me unsaniyat : Dr. Sabera Khatoon, Dept of Urdu ১৪২

সম্পাদকের কথা

ত্রিবেণীদেবী ভালোটিয়া কলেজ আমার সমবয়সী। কলেজের জন্ম ১৯৫৭ সালের ৯ আগস্ট, আমার জন্ম ১৯৫৭ সালের ১২ আগস্ট। এই কারণে এই কলেজের সঙ্গে আমি বিশেষ আত্মীয়তা অনুভব করি। কলেজের সুবর্ণজয়ন্তীতেও আমি কলেজে ছিলাম। হীরকজয়ন্তীতেও আছি। এ আমার পরম সৌভাগ্য।

মানুষের জীবনে জরা-ব্যাধি-বার্ধক্য আছে, কিন্তু প্রতিষ্ঠানের তো নেই। প্রতিষ্ঠান যদি সরকার ও কলেজ সংশ্লিষ্ট সমস্ত মানুষের আনুকূল্য পায়, তবে সে বয়সের সঙ্গে সঙ্গে আরো বেশি করে যৌবনোজ্জ্বল হয়ে ওঠে। ত্রিবেণীদেবী ভালোটিয়া কলেজ আজকে তাই হয়েছে। কলেজের এই রূপটিকে স্মরণীয় করে রাখার জন্যেই এই হীরকজয়ন্তী উৎসবের আয়োজন। কলেজের সঙ্গে সঙ্গে এই উৎসবটিকেও স্মরণীয় করে রাখার জন্যে হীরকজয়ন্তী উৎসব-কমিটি এই স্মরণিকা গ্রন্থ প্রকাশের পরিকল্পনা করেছে। কলেজের বর্তমান ও প্রাক্তন অধ্যাপক ও শিক্ষাকর্মীদের কিছু লেখা নিয়ে প্রস্তুত 'হীরক-অঞ্জলি' ত্রিবেণীদেবী ভালোটিয়া কলেজের প্রতি স্মৃতি-অর্ঘ্য নিবেদন মাত্র।

আমাদের এই আন্তরিক প্রয়াস সার্থক হয়ে উঠুক এটাই আমাদের একান্ত কামনা।

—ড. শীতল গঙ্গোপাধ্যায়

ڈاکٹر محمد شفقت کمال
اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبۂ اردو
ٹی ڈی بی کالج، رانی گنج

بنگلہ افسانے کا ایک معتبر نام : مانک بندوپادھیائے

ہر زبان و ادب میں چند قد آور شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جو مادرِ زبان میں مدتوں بعد جنم لیتی ہیں اور اپنی علمی لیاقت، علمی شعور اور علمی جودت کے بنا پر ہمیشہ زندہ و جاوید رہتی ہیں۔ بنگلہ زبان و ادب میں ایسی ہی ایک شخصیت مانک بندوپادھیائے کی ہے جنہوں نے محض ۴۸ سال کی قلیل مدت میں وہ کارنامے کر دکھائے جو ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ بحیثیت افسانہ نگار ان کی عظمت مسلم ہے۔ اگر بنگلہ افسانہ نگاری کے تین ستون کا نام لیا جائے تو بلاشبہ سرت چندر، بھوتی بھوشن بندوپادھیائے کے ساتھ ساتھ ان کا بھی ذکر آئے گا۔ اس سے پہلے کہ بنگلہ زبان و ادب میں مانک بندوپادھیائے کی خدمات کا جائزہ لیا جائے ان کے حالاتِ زندگی پر گفتگو ضروری ہو جاتا ہے جس نے مانک بندوپادھیائے کو مانک بنایا۔

مانک بندوپادھیائے کا اصل نام پربودھ کمار بندوپادھیائے اور قلمی نام "مانک" تھا۔ ان کی ولادت ۱۹ مئی ۱۹۰۸ء میں غیر منقسم بہار (جھارکھنڈ) میں واقع سنتھال پرگنہ کے ایک چھوٹے سے قصبے دمکا میں ہوئی۔ وہ اپنے والدین کے چودہ میں سے پانچویں چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد کا نام ہری ہر بندوپادھیائے تھا۔ وہ پیشے سے ایک سرکاری ملازم تھے۔ اپنی ملازمت کے سلسلے میں غیر منقسم بنگال کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مانک کو بچپن سے ہی بنگال کے مختلف علاقوں کی زندگی اور ان کے حالات، ان کے مصائب اور ان کے تجربات کا علم ہو چلا تھا جس نے بعد میں چل کر ایک حساس دل کو جنم دیا۔ مانک اپنی ماں نیرودا سے بے پناہ محبت کرتے تھے لیکن ان کا سایہ عاطفت بھی زیادہ دنوں تک انہیں سکون نہ پہنچا سکا اور صرف سولہ برس کی عمر میں انہیں داغِ مفارقت دے گیا۔ ماں کی

موت کے اس صدمے نے مانک کی شخصیت کو متزلزل کر دیا اب انہیں زندگی بوجھ سی محسوس ہونے لگی اور ایک عرصہ تک انہوں نے اپنے تمام عزیز و اقارب سے تعلقات منقطع کر لئے اور ایک بیراگی کی زندگی اختیار کر لی۔

مانک ایک بالغ نظر اور ذہین طالب علم تھے۔ ان کی مظلوک الحالی کسی سے چھپی نہ تھی اس کے باوجود ۱۹۲۶ء میں مدناپور ضلع اسکول سے انہوں نے انٹرنس کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ اسی سال انہوں نے بانکوڑا کے Wellesiyan Mission College میں داخلہ لیا۔ یہاں ان کی ملاقات کالج کے پروفیسر Jackson سے ہوئی جن کی شخصیت نے مانک کو کافی متاثر کیا۔ انہوں نے مانک کی صرف ذہنی تربیت ہی نہیں کی بلکہ ایک نئے طرز سے زندگی کو سمجھنے کا ہنر بھی عطا کیا۔ انہوں نے مانک کو بائبل پڑھنے کی تلقین کی جس سے ان کے اندر مذہب کو ایک نئے انداز سے دیکھنے، پرکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا یہی وجہ ہے کہ مذہب کے تئیں ان کا زاویہ نگاہ اس دور کے دوسرے بنگلہ ادیبوں سے جدا ہے۔ آخرکار ۱۹۲۸ء میں انہوں نے اس کالج سے آئی ایس سی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے بی ایس سی میں داخلہ کے لئے بنگال کے مشہور و معروف پریسیڈنسی کالج کی طرف رخ کیا۔ اسی زمانے میں انہیں ادب سے گہرا شغف پیدا ہوا اور کھیل کھیل میں انہوں نے اپنا پہلا افسانہ "آمی مامی" لکھ کر ادبی حلقے میں تہلکہ مچا دیا۔ یہ افسانہ اس وقت کے مشہور زمانہ رسالہ "پیترا" میں شائع ہوا۔ ایک طرف مالی دشواری تو دوسری طرف ادب سے روز بہ روز بڑھتی دلچسپی نے آہستہ آہستہ انہیں کالج کی تعلیم سے دور کر دیا یہی وجہ ہے کہ وہ بی ایس سی کی ڈگری مکمل نہ کر سکے۔

مانک بندوپادھیائے بنگلہ ادب کے ان ادیبوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی غربت و افلاس میں گزاری۔ انہوں نے بے شمار روزگار معاش تلاش کئے لیکن کہیں بھی انہیں سکون نہ ملا۔ سب سے پہلے انہوں نے ۱۹۳۳ء میں محض چند روزوں کے لئے رسالہ "نوروز" میں مدیر کی حیثیت سے کام کیا اس کے فوراً بعد رسالہ "دھنیہ سری" میں نائب مدیر کی ذمہ داری سنبھالی۔ اسی دوران جب ۱۹۳۸ء میں میمن سنگھ ٹیچرس ٹریننگ اسکول کے ہیڈ مدرس کا عہدہ خالی ہوا تو انہوں نے اس ذمہ داری کو بھی قبول کیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۳۹ء میں اپنے بھائی کی مدد سے ایک پبلیشنگ ہاؤس بھی قائم کیا لیکن اس میں بھی خواہ مخواہ کوئی کامیابی نہ ملی۔ اس کے بعد ۱۹۴۳ء میں انہوں نے ہندوستانی سرکار کے لئے پبلسٹی اسسٹنٹ کے طور پر بھی اپنے فرائض انجام دیئے مگر مستقل طور پر کہیں بھی سکونت اختیار نہیں کر

আজাহার ইসলাম : এম.এ., বি. এড., পশ্চিমবঙ্গ ও কেন্দ্র থেকে ইতিহাসে জাতীয়তার স্নাতক এবং বর্ধমানবিশ্ববিদ্যালয় থেকে ইতিহাসে স্নাতকোত্তর ডিগ্রি অর্জন। বর্তমানে তালডাংরা পৌর কলেজে সহ ডিগ্রি কোর্সভুক্ত ছাত্র পঠনপাঠনের সুযোগ। একাধিক রাজ্যস্তরের কোর্সভুক্ত জাতীয় শিক্ষাবিদদের ইতিহাসের বিষয়ে ডিগ্রিতে শিক্ষিকতার অভিজ্ঞতা। অধ্যাপনার পাশাপাশি বহুমুখী শিক্ষাবিকাশ, আলোচনাচক্র এবং ইতিহাস ভিত্তিকটেলিফিল্ম ও ডকুমেন্টারি করেছেন, রচনাসমূহ এ সম্পর্কিত বিভিন্ন পত্রপত্রিকায় প্রকাশ হয়েছে। তাঁর একাধিক গবেষণামূলক প্রবন্ধ বিশ্বের বিভিন্ন দেশের ইতিহাসের ওপর ভিত্তি করে লিখিত পাঠ্যপুস্তক ও সহায়ক গ্রন্থ প্রকাশিত হয়েছে। বর্তমানে তিনি তালডাংরা পৌর কলেজে সহ অধ্যাপক হিসাবে কর্মরত আছেন।

জয়েশ রাজগুরু : এম. এ., এম. এস. (Gold) সি. এস্টি. ডি. পশ্চিমবঙ্গের। তিনি 2003 সাল থেকে ছাত্রাবস্থার মধ্যে যুক্ত। প্রথম জীবনে কয়েকটার অভিনয় অভ্যাসের বিভিন্নে শিক্ষাবৃত্তি গ্রহণের কাজ করেছেন। পরবর্তীকালে ভেলেরিয়ম অনেক, ভেলেরা এবং শিক্ষাবৃত্তি কাজগুলি সহকারী অধ্যাপক রূপে কাজ করেন। বর্তমানে তিনি নারী শহরগুলি বিশ্ববিদ্যালয় অভিনয় বিভেদীয়ালী ডাকেলাজিয়া করেন। এ সকলটি ছাড়াও কাজ করেছেন। ছাত্রাবস্থার সময়ে লেখালেখি শুরু। অনেক পত্রপত্রিকায় প্রকাশিত বিশ্ববিদ্যালয়ের অভিনয় লেখালেখি ইনিয়ে সাধারণের মধ্যেবিদ্যালয় থেকে এবং তিনি Master in Fine Arts (Music) সংগীত মহাবিদ্যা পরীক্ষি লাভ বিশ্ববিদ্যালয়, বারাসত, সুভাষনগর থেকে। বর্তমানে সি. বইয়ে. ডি. অধ্যয়ন গবেষণারত। তিনি একাধিক গ্রন্থ সম্পাদনা করেছেন। তার মধ্যে উল্লেখ্য — 'History, Heritage and Culture'।

রাকিবুল ইসলাম : এম. এ., এম. ফিল., সি. এস্টি. ডি. পশ্চিমবঙ্গের। বুলিয়াদপুর কলেজ(স্বায়ত্ত শাসন)পুর অভিনয় ও ভেলের ভেলের থেকে ইতিহাসে স্নাতকোত্তর ডিগ্রি (প্রথম শ্রেণি) এবং একাধিক বিশ্ববিদ্যালয় থেকে ডাকেলাজিয়া (প্রথম শ্রেণি) ডিগ্রি অর্জন করেন। অধ্যাপনার প্রতিটি ডাকেলাজিয়া থেকে এম. ফিল. অর্জন করেন। বর্তমানে তিনি বিশ্ববিদ্যালয়ে গবেষণারত। বুলিয়াদপুর কলেজ(স্বায়ত্ত শাসন)পুর অধ্যাপক হিসাবে কর্মরত আছেন। পাশাপাশি, জাতীয় ও রাজ্য স্তরের বিভিন্ন সেমিনার ও কনফারেন্সে বুলিয়াদপুর ও অন্যান্য বিষয়ে গবেষণামূলক প্রবন্ধ উপস্থাপনার প্রকাশ করে চলেছেন।

KALYANI PUBLISHERS
kalyanibooks@yahoo.co.in
kalyani_delhi@yahoo.co

আধুনিক পশ্চিমের উত্থান

RISE OF MODERN WEST-1

আজহার ইসলাম

M.A.
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর, ত্রিবেনীদেবী ভালোটিয়া কলেজ
রাণীগঞ্জ, পশ্চিম বর্ধমান

জয়েশ রাজগুরু

M.A., M.A. (Fine), Phd (Pursuing)
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর, ত্রিবেনীদেবী ভালোটিয়া কলেজ
রাণীগঞ্জ, পশ্চিম বর্ধমান

রাকিবুল ইসলাম

M.A., M.Phil
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর (WBES), কালিগঞ্জ গভর্মেন্ট জেনারেল ডিগ্রী কলেজ,
দেবগ্রাম, নদীয়া

১

KALYANI PUBLISHERS

ADHUNIK PASCHIMER UTTHAN
By : Ajhar Islam, Joyes Rajguru, Rakibul Islam

KALYANI PUBLISHERS

: Head Office :
B-1/1292, Rajinder Nagar, Ludhiana-141 008 • Ph : 0161-2760031
E-mail : kalyanibooks@yahoo.co.in • **Website** :www.kalyanipublishers.co.in

: Administration Office :
4778/23, Ansari Road, **Daryaganj,** New Delhi-110 002
Ph : 011-23271469, 23274393, 23278688, **E-mail** : kalyani.delhi@yahoo.co.in

: Works :
B-16, Sector-8, **NOIDA** (UP)

: Branches :
No. 1, Mahalakshmi Street, T. Nagar, **Chennai**-600 017 • Ph : 044-24344684
Gopabandhu Lane, Behind Govt. Bus Stand, Badambadi, **Cuttack** - 753 012 • **Ph** - 0671-2311391
3-5-1108, Narayanaguda, **Hyderabad**-500 029 • Ph : 040-24750368
10/2B, Ramanath Mazumdar Street, **Kolkata**-700 009 • Ph : 033-22416024
Arunlaya, 1st Floor., Saraswati Road, Pan Bazar, **Guwahati**-781 001 • Ph : 0361-2731274
Koratii Parambil House, Convent Road, **Kochi** - 682 035 • Ph : 0484-2367189
No. 24 & 25, 1st Floor, Hameed Seth Complex, Cubbonpet Main Road, **Bengaluru**-560 002

Every effort has been made to avoid errors or omissions in this publication. In spite of this, errors may creep in. Any mistake, error or discrepancy noted may be brought to our notice, which shall be taken care of in the next edition. It is notified that neither the publisher nor the author or seller will be responsible for any damage or loss of action to any one, of any kind, in any manner, therefrom. It is suggested that to avoid any doubt the reader should cross-check all th facts, law and contents of the publication with original Government publication or notifications.

For binding mistake, misprints or for missing pages, etc., the publisher's liability is limited to replacement within one month of purchase by similar edition. All additional expenses in this connection are to be borne by the purchaser.

© 2019, Ajhar Islam, Joyes Rajguru, Rakibul Islam

Type Setting
A R Graphics
E-mail : argraphics59@gmail.com
PRINTED IN INDIA

শুভেচ্ছা জ্ঞাপন

UGC প্রস্তাবিত নতুন পাঠক্রম অর্থাৎ CBCS উপযোগী 'আধুনিক পশ্চিমের উত্থান-১' গ্রন্থটি ছাত্র-ছাত্রীদের উপযোগী করে তোলা হয়েছে। নবীন তিন অধ্যাপক যথাসাধ্য চেষ্টা করেছে বইটিকে সহজ ও সরল করে তোলার। আশাকরি বইটি ছাত্র-ছাত্রীদের উপকারে লাগবে।

১৭.৬.১৯

অধ্যাপক ড. তাপস চট্টোপাধ্যায়
প্রাক্তন রেজিস্টার, উত্তর বঙ্গ ও গৌরবঙ্গ বিশ্ববিদ্যালয়

প্রস্তাবিত CBCS পাঠক্রমের উপযোগী পাঠক্রমের উপযোগী এই বইটির উপস্থাপনা ছাত্র-ছাত্রীদের দিকে নজর রেখে। আশাকরি তিন নবীন অধ্যাপকের এই পরিশ্রম বৃথা যাবে না।

১৮.৬.১৯

অধ্যাপক ড. রঞ্জনকান্তি জানা,
অধ্যক্ষ, সংগ্রহশালা, বর্ধমান বিশ্ববিদ্যালয়

সূ • চী • প • ত্র

১ সামন্ততন্ত্র থেকে ধনতন্ত্রবাদের রূপান্তর 1-24

সামন্তবাদ • বৈশিষ্ট্য • সামন্ততন্ত্র সম্পর্কে মার্ক ব্লকের অভিমত • ম্যানর প্রথা • সার্ফ প্রথা বা সার্ফডম • ম্যানরের বৈশিষ্ট্য • সামন্ততন্ত্রের পতন • পশ্চিম ইউরোপের সামন্ততন্ত্রের পতন • পূর্ব ইউরোপে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব • পশ্চিম ইউরোপে সামন্ততান্ত্রিক ব্যবস্থার পতনের কারণ • সামন্ততন্ত্র থেকে ধনতন্ত্রের উত্তরনের যুগ • জনসংখ্যা • পুঁজিবাদ • পুঁজিবাদের আবির্ভাব • ইংল্যান্ড • ফ্রান্স • জার্মানি।

২ বৈজ্ঞানিক বিপ্লব 25-38

বিজ্ঞান বিপ্লব • আধুনিক বিজ্ঞানের বিকাশ • নারী ও ডাইনি বিদ্যা • বিজ্ঞান চর্চা বৈপ্লবিক ছিল কিনা • মুদ্রন বিপ্লব ও সামরিক বিপ্লব।

৩ নতুন বিশ্বের আবিষ্কার 39-50

আরব সমুদ্রযাত্রা • চৈনিক সমুদ্রযাত্রা • ভাইকিংদের সমুদ্রযাত্রা • সমুদ্রযাত্রার প্রাথমিক কথন • উদ্দেশ্য • মানচিত্র • ক্রিস্টোফার কলম্বাস • আমেরিকো ভেসপুচি • ভাস্কো-দা-গামা।

৪ সামুদ্রিক অভিযানে পর্তুগাল ও স্পেন 51-60

সামুদ্রিক অভিযানের পটভূমি • বিচ্ছিন্নতার অবসান • ভৌগোলিক আবিষ্কারের পটভূমি • আমেরিকার আবিষ্কার • পটভূমি • পর্তুগাল ও স্পেনের ভূমিকা • ফলাফল • এশিয়া মহাদেশের সামুদ্রিক অভিযান • এশিয়ার দিকে ইউরোপীয়দের সম্প্রসারন • ষোড়শ শতাব্দীতে এশিয়ার দিকে সমুদ্রাভিযান • এশিয়ার অন্যান্য দেশে অভিযান • বাণিজ্যের পথ পরিবর্তন • মূল্য বিপ্লবের সূত্রপাত • ব্যাঙ্ক ব্যবস্থার উদ্ভব • সাংস্কৃতি ফলাফল • ইতালির ভূমিকা • ইংল্যান্ডের সমুদ্রাভিযান • উপনিবেশ স্থাপনের প্রয়াস।

৫ নবজাগরণ 61-76

নবজাগরনের স্বরূপ • রেনেসাঁ • রেনেসাঁর বৈশিষ্ট্য • রেনেসাঁর যুগে শিল্প • রেনেসাঁর যুগে জাতিবিজ্ঞান • রেনেসাঁর শিল্পকলা • রেনেসাঁর সাহিত্য • রেনেসাঁর যুগে শিক্ষা ব্যবস্থা • ইতালীয় রেনেসাঁ • ইতালির বাইরে রেনেসাঁ।

৬ মানবতাবাদ 77-84

মানবতাবাদ • মানবতাবাদী আন্দোলনের বিষয়বস্তু • মানবতাবাদের বৈশিষ্ট্য • ইরাসমাসের ভূমিকা • নবজাগরন • মানবতাবাদ • ধর্মসংস্কার।

৭ **ধর্মসংস্কার** 85-104

পটভূমি ◆ রেনেসাঁ ও ধর্মসংস্কারের সম্পর্ক ◆ মার্টিন লুথারের পূর্বে ধর্ম সংস্কারকগণ ◆ মার্টিন লুথারের নেতৃত্বে ধর্মসংস্কার আন্দোলন ◆ সুইজারল্যান্ডের ধর্মসংস্কার আন্দোলন ◆ জন ক্যালভিনের ধর্মসংস্কার আন্দোলন ◆ অ্যানাব্যাপটিস্ট আন্দোলন ◆ অজবার্গের সন্ধি ◆ স্কটল্যান্ডের ধর্মসংস্কার আন্দোলন ◆ ফ্রান্সে ধর্মীয় ও রাজনৈতিক সংকট ◆ নেদারল্যান্ডের বিদ্রোহ ◆ ধর্ম সংস্কারের ফল ◆ প্রোটেস্ট্যান্টবাদ ও পুঁজিবাদের সম্পর্ক

৮ **ইংল্যান্ডের ধর্ম সংস্কার** 105-118

ইংল্যান্ডের ধর্মসংস্কার আন্দোলন ◆ রিফরমেশন পার্লামেন্টের কার্যাবলী ◆ ইংল্যান্ডের ধর্মসংস্কার আন্দোলনের কারণ ◆ অ্যাংলিকান ধর্মসংস্কার ◆ রাণী এলিজাবেথের ধর্মীয় আপোষ ◆ মঠের বিলোপ।

৯ **প্রতি-ধর্মসংস্কার আন্দোলন** 119-124

কাউন্সিল অফ ট্রেন্ট ◆ ইনডেক্স ও ইনকুইজেশন ◆ এডিক্ট অফ নান্টিস ◆ এলিজাবেথ ও প্রতি-ধর্মসংস্কার আন্দোলন।

১০ **অর্থনৈতিক উন্নয়ন** 125-152

ভূমধ্যসাগর থেকে আটলান্টিক মহাসাগরে অর্থনৈতিক পরিবর্তন ◆ ফলাফল ◆ ষোড়শ শতকের অর্থনৈতিক জীবন ◆ ষোড়শ শতাব্দীতে ইউরোপে ব্যাঙ্কিং ব্যবস্থা ◆ ব্যবসা-বাণিজ্যের কেন্দ্র হিসেবে আন্টওয়ার্প ◆ জার্মানির কৃষক বিদ্রোহ ◆ ব্যর্থতার কারণ ◆ ষোড়শ শতকে ইউরোপে কৃষিক্ষেত্রে পরিবর্তন (কৃষি বিপ্লব) ◆ কৃষির বিস্তার ◆ কৃষি বিপ্লব ও কৃষক বিদ্রোহ ◆ শিল্পপুঁজির উদ্ভব ◆ কৃষি পুঁজির উদ্ভব ◆ জেন্ট্রি শ্রেণির উত্থান ◆ বেস্টনী আন্দোলন ◆ ইউরোপীয় অর্থনীতি ও আমেরিকার সোনা-রুপা বাণিজ্য বিপ্লব ◆ ওলন্দাজদের বাণিজ্য ◆ মূল্যবিপ্লব ◆ পটভূমি ◆ ফলাফল ◆ মূল্য বিপ্লব ঘটেছিল কিনা।

১১ **জাতীয় রাজতন্ত্রের উন্নয়ন** 153-178

জার্মানীতে ত্রিশ বছরব্যাপী যুদ্ধ ◆ ওয়েস্ট ফেলিয়ার যুদ্ধ ◆ সপ্তবর্ষব্যাপী যুদ্ধ ◆ জাতীয় রাষ্ট্রের উত্থান ◆ স্পেন ◆ ইংল্যান্ড ◆ ফ্রান্স ◆ রাশিয়া ◆ জ্ঞানদীপ্তি।

অধ্যায় সম্পর্কিত ছবি 179-186

গ্রন্থপঞ্জী 187-191

অধ্যায় ১

সামন্ততন্ত্র থেকে ধনতন্ত্রবাদের রূপান্তর

সামন্ততান্ত্রিক কথাটির মধ্যে অন্তর্লীন নানা জটিলতার কারণে আজও ইউরোপ তথা বিশ্বে সামন্ততন্ত্রের সার্বজনিন কোনো সার্বজনগ্রাহ্য সংজ্ঞা নিরোপিত হয়নি। ইউরোপের ইতিহাসে নবম শতক থেকে ত্রয়োদশ শতক পর্যন্ত প্রচলিত অর্থনৈতিক, রাজনৈতিক ও সামাজিক সম্পর্ক নির্ধারণ করার বিষয়টিকে সাধারণভাবে সামন্ততন্ত্র বলা হয়। ঐতিহাসিক মেয়র একটি সংজ্ঞায় বলেছেন—'সামন্ততন্ত্র হল সমাজ ও শাসনের একটি বিশেষ রূপ যার ভিত্তি ছিল একটি অদ্ভুত ধরনের ভূমি মালিকানা সাধারণভাবে বলা হয় এটি ইউরোপে প্রচলন ছিল এবং যেটি একাদশ, দ্বাদশ ও ত্রয়োদশ শতকে পরিপূর্ণতা লাভ করে, এখানে উল্লেখ্য যে সামন্ততন্ত্র ছিল যথার্থভাবে একটি মধ্যযোগীয় শাসন ব্যবস্থা, যার প্রধান বৈশিষ্ট্য হল বৃহৎ ভূস্বামীদের দ্বারা সার্বভৌম অধিকার ভোগ যা ইতিপূর্বে রাজারা ভোগ করতেন। এককথায় বলা যায় সামন্ততন্ত্রবাদে ভূমি মালিকানা অবিচ্ছেদ্যভাবে জড়িত ছিল। সংক্ষেপে বলা হয় সামন্ততন্ত্র ব্যবস্থা ছিল ব্যক্তিগত শাসনের শর্ত সাপেক্ষের একটি বিশেষ ব্যবস্থা এবং ব্যক্তিগত অধিনস্তার একটি মিশ্রণ।

সামন্ততান্ত্রিক তত্ত্ব ও কর্তব্য :

সামন্ততন্ত্র রাজ ক্ষমতাকে প্রায় বিলুপ্ত করে দিয়েছিল। আবার তার অস্তিত্ব অক্ষুন্ন রাখার পথকে একেবারে বন্ধ করে দেয় নি। যদিও সমস্ত রাজনৈতিক ক্ষমতা স্থানীয় প্রভুদের হাতে তুলে দেওয়া হয়েছিল। সামন্ততন্ত্র তত্ত্ব অনুযায়ী রাজা ছিলেন আইন ও বিচারের মূল উৎস ও ক্ষমতার আধার। তত্ত্বের দিক থেকে রাজা ছিলেন সমস্ত রাজনৈতিক অধিকার ও সমস্ত ভূমি সত্ত্বের একমাত্র অধিকারী। সামন্ততন্ত্রের তত্ত্ব অনুসারে রাজার দেহ পবিত্র, অলঙ্ঘনীয় এবং অক্ষত। অতএব তত্ত্বের দিক থেকে রাজার হাতে ন্যাস্ত আছে সমস্ত অধিকার যেগুলি রাজা স্বয়ং প্রয়োগ করে সামন্ততন্ত্রের পরিকাঠামোকে ধ্বংসে করতে পারতেন। সুতরাং সামন্ততন্ত্রের তত্ত্বের মৌলিক বৈশিষ্ট্য ব্যবস্থা রেখেছিল সামন্ততন্ত্রের ধ্বংসে আবার পরবর্তীকালে সামন্ততান্ত্রিক ব্যবহারজীবিদের ব্যাখ্যানুসারে আইনের ধোকাটি ছিল এই যে রাজা ফিয়েফ হিসাবে ভূমি বন্টন করে দিয়েছিলেন শাসক, ডিউই, আর্লি কাউন্ট ইত্যাদিদের মধ্যে এতে ভেসাল হিসাবে রাখার কাজ থেকে ফিয়েফ ভোগ দখল করতেন। এই সমস্ত সামন্ত প্রভুরা তাদের ভেসাল বা প্রজাদের অংশ বন্দোবস্ত করে দিতেন এই প্রথাটি **'Sub-infeudation'** নামে অভিহিত। এই সমস্ত ক্ষুদ্রতর ভেসালরা অভিহিত হতেন Sub-Tenant বা Mesnealords এবং এরা তাদের জমিগুলি বন্টন করে দিতে সার্কদের মধ্যে।

সামন্ততন্ত্রে সামন্ত প্রভু ও ভেসালের সম্পর্ক যথাযথভাবে উপলব্ধির জন্য কতগুলি সামন্ত প্রথা সম্পর্কে ধারণা লাভ করা প্রয়োজন। প্রথমেই স্মরণে রাখা দরকার 'কমেন্ডেশন' বা 'Commendation' সম্পর্কে। যে বিধি সম্মত উপায়ে একজন স্বাধীন প্রজা নিজেকে অন্যের আশ্রয়ে সপে দিত তাই পরিচিত ছিল **'Commendation'** হিসাবে। প্রথাটি ক্যারোলিঞ্জিয়

যুগে বহুল প্রচলিত হলেও পঞ্চম শতকে গলে এর অস্তিত্ব চিল বলে মনে করা হয়। এই প্রথার মধ্য দিয়ে লর্ড ও ভেসাল এর সম্পর্ক তৈরি হত। এই সময় উভয় পক্ষের দ্বায় দায়িত্ব ও অবশ্য পালনীয় কর্তব্য নির্ধারণ করে সম্পাদিত চুক্তিগুলির বহু নিদর্শন পাওয়া গেছে। লর্ড ভেসাল এর গুরুত্ব পূর্ণ অনুষ্ঠানটি হল 'হোমেজ' (Homage) বা বিনতী প্রদর্শন। এই অনুষ্ঠানের মধ্য দিয়ে ভেসালরা নিরস্ত্র বা শিরস্ত্রাণ বিহীন অবস্থায় নতজানু হয়ে প্রভুর হাত নিজের দুহাতের মধ্যে ধরে আনুগত্য ও বিশ্বস্ততা ঘোষণা করতেন তারা সেই সময় বলত—**'আমি আপনার লোক হলাম'** উত্তমে প্রভু বলেন **'আমি তোমাকে গ্রহণ করছি'**। এই গ্রহণ করার প্রথাটি ছিল গুরুত্বপূর্ণ কেননা প্রাচীনকালে মধ্যযুগে মুখের ভাষা চেয়ে শরীরের ভাষা ভঙ্গিমার ব্যঞ্জনা ছিল অনেক বেশি। এই অনুষ্ঠানের মূল বিষয় ছিল ভেসালের আম সমর্পণ আনুগত্য জ্ঞাপন ও স্মরণাগতকে আশ্রয় ও আশ্বাসের প্রভুর প্রতিশ্রুতি দান। এই অনুষ্ঠানের পর ভেসাল দণ্ডয়মান হয়ে ধর্ম গ্রন্থ বা পবিত্র স্মৃতি চিহ্ন স্পর্শ করে শপথ নিত। প্রভুর প্রতি আজীবন বিশ্বস্ত থাকা। এরপর লর্ড ভেসালকে ফিয়েপদান বা **Invest** করতেন। এই অনুষ্ঠানটিকে **Investiture** বলা হত। এই অনুষ্ঠানে রাজ দন্ড, আংটি, ছবি, বল্লম, প্রশাসনিক নিদর্শন, সূচক দন্ড বা পতাকা ব্যবহার করা হত। এইভাবে ভেসালকে **Invest** করার পর ফিয়েপের উপরে ভেসালের অধিকার প্রতিষ্ঠিত হত। একই সঙ্গে এই অধিকার লাভ করত লর্ড। এই চুক্তি ভিত্তিক সম্পর্কে ফলে ভেসালয়া প্রভুদের কাজে থেকে বিচার ও রক্ষণাবেক্ষণের অধিকার লাভ করছেন। অবশ্য তাদের পালনীয় কর্তব্য হল নিজস্ব ফিয়েপের মধ্যে প্রভু ভ্রাম্যমান থাকলে তাঁকে খাদ্য ও আশ্রয় দান, প্রভুর বিচারালয়ে উপস্থিত থাকা এবং বিচার পরিচালনায় প্রভুকে সাহায্য করা, অর্থ সাহায্য করা, যদিও কোনো খাজনা নয় তবে একে বলা হত স্কুটেজ অর্থাৎ সামরিক কর্তব্য থেকে অব্যাহতি হওয়ার জন্য দেয় কর। রাজার জ্যেষ্ঠ পুত্র নাইট পদে অনুষ্ঠিত হওয়ার অনুষ্ঠার রাজার জ্যেষ্ঠ কন্যার অনুষ্ঠান, রাজা পনবন্দি হলে দেয় অর্থ, উত্তরাধীকার জাতীয় ক্ষেত্রে দেয় অর্থ, অভিভাবকের জন্য অর্থাৎ কোনো ভেসালের মৃত্যু হলে তার নাবালক পুত্রের দেখা শোনা দেয় অর্থ ইত্যাদি। ভেসালের কোনো উত্তরাধীকার না থাকলে প্রভু ফিরে পেতেন ফিয়েকটি। আর ভেসাল চুক্তি ভঙ্গ করলে প্রভু তাকে ফিয়েক থেকে উৎখাত করতে পারতেন।

ক্যারোলিঞ্জিয় সাম্রাজ্যের পতনের পর ইউরোপীয় সমাজ ব্যবস্থার প্রধান বৈশিষ্ট্য ছিল ফিউডালিজম বা সমাজতন্ত্র। মার্কব্লক মধ্যযুগের ইউরোপের সামন্ততন্ত্র কথাটি ব্যবহার না করে **'সামন্ততান্ত্রিক সমাজ'** বা 'ফিউডাল সোসাইটি' (Feudal Society) নামে অভিহিত করেছেন। তিনি সামন্ততন্ত্রকে কেন্দ্র করে **'ফিউডাল সোসাইটি'** নামক গ্রন্থ রচনা করেন। তাঁর এই অভিহিত সামন্ততন্ত্রকে সামন্ততান্ত্রিক সমাজ বলা হয়।

■ সামন্ততন্ত্র :

মধ্যযুগীয় ইউরোপে বিশেষ করে ক্যারোলিঞ্জিয় সাম্রাজ্যের ভাঙ্গনের পর থেকে ইউরোপীয় রাজনীতিতে অনিশ্চয়তা দেখা যায় এবং রাজনীতির ক্ষেত্রে এক নতুন ব্যবস্থার উদ্ভব ঘটে। রাজনীতির সঙ্গে সঙ্গে এই ব্যবস্থা সামাজিক দিক দিয়েও প্রসারিত ছিল। এই নতুন ব্যবস্থা সামন্ততন্ত্র নামে পরিচিত ছিল। মূলত ৮০০-১৩০০ খ্রীষ্টাব্দের মধ্যবর্তী সময়কালকে সীমান্ততন্ত্রের যুগ হিসাবে চিহ্নিত করা হয়।

সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব :

ইউরোপের ইতিহাসে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটেছিল মোটামুটি পঞ্চম থেকে দশম শতাব্দির সময় পর্যন্ত। শুধুমাত্র

ইউরোপ নয় অন্যান্য দেশেও সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব লক্ষ্য করা যায়। যাইহোক ইউরোপে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভবের পিছনে বেশ কিছু উপাদান দায়ী ছিল।

1. **প্রিকারিয়াম (Precarium) নামক প্রথার উদ্ভব :**

মধ্যযুগে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভবের জন্য প্রিকারিয়াম প্রথা গুরুত্বপূর্ণ ছিল। রোমান আমলের শেষের দিকে ভূমিস্বত্ব বিষয়ে প্রিকারিয়াম প্রথার উদ্ভব ঘটেছিল। সাধারণত কৃষকরা ভূ-স্বামীর কাছে কৃষিযোগ্য জমি প্রার্থনা করে ভূমিস্বত্ব লাভ করত। এখানে কোনো লিখিত চুক্তি হত না তাই ভূ-স্বামী যে কোনো সময় কৃষককে উৎখাত করতে পারত। অনেক সময় এই ব্যবস্থা বংশানুক্রমিকভাবে প্রচলিত হতে থাকে। এই ব্যবস্থার মাধ্যমে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটে।

2. **প্যাট্রোসিনিয়াম প্রথার অস্তিত্ব :**

প্যাট্রোসিনিয়াম প্রথার অস্তিত্ব মধ্যযুগে পঃ ইউরোপে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটিয়েছিল। প্যাট্রোসিলিয়াম কথাটি প্যাট্রোনাস (Patronus) ও ক্লায়েন্টস (Clients) দুটি শব্দের মিশ্রিত রূপ। রোমান শাসনের অন্তিম লগ্নে সমাজে সংকট দেখা দিলে এই প্রথার উদ্ভব ঘটে। সাধারণ কৃষকরা আশ্রয় ও পরিবার বর্গের ভরন পোষণের জন্য তারা লর্ড এর সেবা করত। লর্ড-এর শরণাপন্ন হতেন। তারা লর্ডের সেবা করার বিনিময়ে অধীনস্ত কৃষক হিসাবে সামরিক কাজে যোগ দিতেন। এইভাবে পৃষ্ঠপোষক ও অনুগামীর প্রথাটি প্রচলিত হল সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটে।

3. **বৈদেশিক আক্রমণ ও অন্তর্দ্বন্দ্ব :**

৮৪৩ খ্রীঃ ভার্দুনের সর্বনাশা বন্টনের পর ক্যারোলিঞ্জিয় সাম্রাজ্যের খন্ডিত অংশগুলির উপর স্থলপথে একটি সমুদ্রপথে ভাইকিং ম্যাগিয়ার ও স্যারাসেন দস্যুদের আক্রমণে কাউন্ট নির্ভর সামাজিক ব্যাবস্থা ভেঙ্গে পড়ে। এই বর্বর আক্রমণ প্রতিরোধ করার ক্ষমতা সেই সময়ের শাসকদের ছিল না। এই সংকট জনক পরিস্থিতি থেকে ভূ-স্বামীরা নিজেদের নিরাপদের জন্য কৃষককে ফিয়েপ হিসাবে জমিদান করল যারা ফিয়েপ পেয়েছিল তারা লর্ডদের সামরিক সাহায্য দেওয়ার জন্য বাধ্য হয়েছিল। সুতরাং বৈদেশিক আক্রমণ ও অন্তঃদ্বন্দ্ব সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটিয়েছিল।

4. **বেনিফিস ব্যবস্থা :**

ক্যারিলিঞ্জিয় সাম্রাজ্যের দুর্বলতার সুযোগ আঞ্চলিক শাসকগণ বেনিফিস ব্যবস্থাকে বংশানুক্রমিক করে তোলে। পরবর্তীকালে বেনিফিস পরিচালিত ভূ-স্বামীরা শাসনের গুরুত্বপূর্ণ অঙ্গে পরিণত হয়। তার সঙ্গে সঙ্গে উদ্ভব ঘটে সামন্ততন্ত্রের।

5. **চার্চের অবদান :**

পেরি আন্ডারসন তাঁর—**'Passages From Antiquity to Feudalism'** গ্রন্থে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভবের পিছনে খ্রিষ্টান চার্চের অবদান স্বীকার করেছেন অষ্টম শতাব্দীর পর থেকে চার্চও নিজেদের আলাদা পরিচিতি গড়ে তুলেছিল এবং তারা সামন্ততান্ত্রিক বন্ধনে আবদ্ধ হয়েছিল তাদের সামন্ততন্ত্রের উত্থান ঘটিয়েছিল।

6. ঐতিহাসিক মত :

ফরাসি ঐতিহাসিক **Boulain Villiers** (বাওলিন ভিলিয়ার্স) সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব সম্পর্কে বক্তব্য পেশ করেছেন। তিনি সামন্ততন্ত্রকে সামন্ততন্ত্র এবং স্বৈরতন্ত্রকে বিরোধী নিরাপত্তার স্বীকৃতি স্বাধীনতা ও সম্পত্তি সুরক্ষার হাতিয়ার হিসাবে দেখেছিলেন। তাঁর মতে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভবের কারণ হল শাসন ব্যবস্থাকে বিভিন্ন ধারায় ছড়িয়ে দেওয়া। মন্তেস্কুর মতে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভবের কারণ হল ইউরোপে বিদেশীদের আক্রমণের ফলে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটে। বিদেশী আক্রমণে দিশে হারা সম্রাটগণ নিজেদের নিরাপত্তার জন্য লর্ডদের কাছে আত্মসমর্পন করে। এমনকি সাধারণ জনগণও নিজেদের লর্ডদের কাছে আত্মসমর্পণ করে ফলে ইউরোপে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটে। হেনরি পিরেন বলেছেন অষ্টম শতকে ভূমধ্যসাগরীয় অঞ্চল মুসলিমদের কর্তৃত্বে এলে পশ্চিম ইউরোপে বাণিজ্য ও অর্থনীতি দুর্বল হয়ে পড়ে এর ফলে ইউরোপ গ্রামভিত্তিক সমাজ ফিরে পায় যা সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটায়। পিরেনের এই বক্তব্য **'পিরেনের তত্ত্ব'** নামে পরিচিত।

■ বৈশিষ্ট্য :

মূলত ৮০০ থেকে ১৩০০ খ্রীঃ মধ্যবর্তী সময়কালকে সামন্ততন্ত্রের যুগ হিসাবে চিহ্নিত করা যায়। দীর্ঘ প্রক্রিয়ার ফলে সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটে। অনেক সময় এই প্রক্রিয়াগুলিকে সামন্ততন্ত্রের বৈশিষ্ট্য হিসাবে চিহ্নিত করা যায়।

1. সামাজিক শ্রেণি বিভাজন :

কার্লমার্কস ইতিহাসের বস্তুবাদী ধারণায় সমাজে দুটি শ্রেণির দ্বন্দ্ব লক্ষ্য করেছেন। একটা হল শাসক এবং অপরটি হল শোষিত। এই ভাবে সামন্ততন্ত্রের মধ্যেও বৈশিষ্ট্য লক্ষ্য করা যায়। সামন্ততন্ত্রের উঁচুতে ছিল লর্ড বা সামন্তপ্রভু যাকে বলা হত শাসক শ্রেণি। এদের কাজ ছিল শাসন করা। অন্যদিকে ভূমিদাস এবং নাইটরা ছিল শোষিত শ্রেণি।

2. লর্ড এবং ভ্যাসালের সম্পর্ক :

সামন্ততন্ত্রের বৈশিষ্ট্যর মধ্যে লর্ড ও ভ্যাসালের পারস্পরিক সম্পর্কটিও বিদ্যমান। সামন্ততান্ত্রিক কাঠামোতে সামন্তপ্রভুর উপর ভ্যাসাল যেমন কর্তব্য পালন করতেন। একইভাবে লর্ড ও ভ্যাসালের প্রতি অনেক কিছু দায়িত্ব পালন করতেন।

3. জমি বিভাজন :

সামন্ততন্ত্রের জমির বিভাজনের অস্তিত্ব ছিল। জমির মালিক ছিলেন সম্রাট। কিন্তু তিনি লর্ডদের জমি স্বত্ব হিসাবে ভোগ করতে দিতেন, লর্ডদের কাছ থেকে ভ্যাসালরা জমি পেতেন। ভ্যাসালদের কাছ থেকে কৃষকরা জমি পেত। এইভাবে সামন্ততান্ত্রিক ব্যবস্থা সৃষ্টি হয়।

4. ক্ষমতার বিভাজন :

ক্যারিলিঞ্জিয় সাম্রাজ্যে আমরা লক্ষ্য করেছি সম্রাট ছিলেন সর্বোচ্চ ক্ষমতার অধিকারি। কিন্তু ক্যারিলিঞ্জিয় সাম্রাজ্যের শেষ দিকে যখন জনগণের নিরাপত্তা দিতে ব্যার্থ হয়, তার পরিণতি হিসাবে জনগণ সামন্তপ্রথাকে

গ্রহণ করেছিলেন। যেহেতু তারা জনগণের নিরাপত্তা দিতে ব্যার্থ হয়, তার পরিণতি হিসাবে জনগণ সামন্তপ্রথাকে গ্রহণ করেছিলেন যেহেতু তারা জনগণকে নিরাপত্তা দিতে সক্ষম সেহেতু তাদের ক্ষমতা বেড়ে যায়। এইভাবে সম্রাটের হাত থেকে ক্ষমতা সামন্ত প্রভুদের কাছে হস্তান্তরিত হয়।

5. সামরিক ও আর্থিক সাহায্যে :

সামন্ততান্ত্রিক ব্যবস্থায় লর্ড এর প্রয়োজনে বা প্রভুর প্রয়োজন ভ্যাসলদের সামরিক ও আর্থিক সাহায্য দান করতে হত। দ্বাদশ ও ত্রয়োদশ শতকে এই সাহায্যে দান প্রচলিত হয় সম্রাটদের হাত থেকে ক্ষমতা লর্ডদের হাতে হস্তান্তরিত হলে তারা সামরিক বাহিনীর জন্য আঞ্চলিক সমর নেতার কাছে নির্ভরশীল ছিল। এই আঞ্চলিক সমর নেতা বা ভ্যাসালরা সৈন্য দিয়ে সামন্ত প্রভুকে সাহায্য করত।

6. শপথ বাক্য পাঠ :

সামন্ততন্ত্রের বৈশিষ্ট্যের মধ্যে শপথ বাক্য পাঠ করাকেও ধরা হয়। অধীনস্ত কর্মচারী সামন্তপ্রভুর প্রতি অনুগত্যের জন্য শপথ বাক্য পাঠ করতেন। অনেক সময় ধর্মগ্রন্থ নিয়ে শপথ পরিচালিত হত। সামন্তপ্রভুর প্রতি আজীবন আনুগত্যের শপথ নিতে হত।

7. সামন্ততন্ত্রের মূল ভিত্তি জমি :

সামন্ততন্ত্রের মূল ভিত্তি জমি। জমিকে কেন্দ্র করেই সামন্ততন্ত্রের উদ্ভব ঘটেছিল। যদি কোন সামন্ত প্রভুর বেশি জমি থাকত তাহলে সেই সামন্তপ্রভুর ক্ষমতা ও বেশি ছিল বলে ধরা হত। অর্থাৎ জমি বেশি থাকার অর্থ হল মর্যাদা বৃদ্ধি।

8. ম্যানর ব্যাবস্থা :

সামন্ততান্ত্রিক ব্যবস্থার একটি অন্যতম বৈশিষ্ট্য হল ম্যনর ব্যবস্থা। ম্যনর গুলিকে একটি প্রতিষ্ঠান হিসাবে ধরা হত। এই ম্যানর ব্যবস্থার নেতৃত্বে পরিচালিত হত কৃষি উৎপাদন।

9. ফিয়েপ :

সামন্ততান্ত্রিক ব্যবস্থায় ফিয়েপ আঙ্গাঙ্গিভাবে জড়িত ছিল। ফিয়েপকে এর অন্যতম বৈশিষ্ট্য হিসাবে ধরা হত। সম্রাট, ভূস্বামী এবং সাধারণ জনগণের মধ্যে ফিয়েপ প্রদানের মাধ্যমে সম্পর্ক স্থাপিত হয়েছিল। পরবর্তীকালে ফিয়েপ বংশানুক্রমিক হয়ে যায়। ফিয়েপ-এর অর্থ হল জমি। সাধারণ নিরাপত্তার জন্য সম্রাট কৃষকদের বা ভূ মিদাসদের ফিয়েপ প্রদান করতেন।

10. লর্ড, ভ্যাসাল ও সার্ফ :

সামন্ততন্ত্রের বৈশিষ্ট্যের মধ্যে লর্ড, ভ্যাসাল ও সার্ফদের কথা উল্লেখ করতে হয়। এখানে লর্ড ছিলেন প্রধান। সার্ফ ছিলেন সবচেয়ে নীচের স্তরে এবং ভ্যাসাল ছিলেন মধ্যস্বত্ব ভোগী।

11. প্রিকারিয়াম :

সামন্ততন্ত্রের ভূমিস্বত্ব হিসাবে পরিচিত প্রিকারিয়াম ব্যবস্থা-এর বৈশিষ্ট্য হিসাবে উল্লেখ করা হয়, এই ব্যবস্থাতে আবেদনকারী আবেদনের ভিত্তিতে ভূমিস্বত্বের অধিকার পেত।

According to the CBCS syllabus of all Universities, West Bengal.

Honours
Semester-2

ZOOLOGY

Theory and **Practical** *of Non-Chordates-II*

Dr. Angana Ghosal

Principal
Shreeni Devi Bhalotia College
Raniganj, Paschim Bardhaman

ZOOLOGY

(THEORY AND PRACTICAL OF NON-CHORDATES-II)

Dr. Angana Ghoshal

M.Sc. in Zoology: Specialization: Biochemistry and molecular biology PHD. (Immunology and Infectious diseases) from Indian Institute of Chemical Biology, Jadavpur, Kolkata
Assistant professor and Head (PG Department)
Department of Zoology
Triveni Devi Bhalotia College, Raniganj

SPECIMEN COPY
NOT FOR SALE

UDDALAK PUBLISHING HOUSE
KOLKATA

Principal
Triveni Devi Bhalotia College
Raniganj, Paschim Bardhaman

Zoology (Theory and Practical) (A New Textbook for Undergraduate Students As Per Regulations of Various)

First Published: March, 2019

© Author & PUBLISHER

ISBN : 978-93-85580-xx-x

Published by Soumen Kumar Mandal
on behalf of Uddalak Publishing House
Kolkata - xx

Printed at : Nabaloke Press
32/1 Sahitya Parishad Street,
Shibpur, Kolkata - 6

Price : 120/-
(One hundred Twenty rupees only.)

Principal
Tripath Das Bhaduri College
Raghudev Pakchim Bardhaman

PREFACE

The domain of classical zoology deals with ever expanding animal diversity. Due to this profound diversity there is a constant need for up-gradation of the existing information about them. We are often awestruck by the unique nature, morphology and physiological attributes of each and every organism of a particular taxon. Studying and gathering knowledge about the simplicity and complexity of animals and their interrelationship is very vital for a student pursuing a degree in Zoology. It helps one to assess the very basic foundations of Zoology. However, biology of animals comprises innumerable aspects which is impossible to cover in a single book. The present book is a serious endeavour to cover relevant information keeping in mind the curriculum structure of the CBCS-based Semester system of most of the Universities. The book includes all the combined resources which have been put together in a simplified and more practical manner for the ease of the students. The book also includes the identification of animals under different taxa which construe the practical portion of the curriculum. To keep track of the vast expansion and progress of the subject and to satisfy the need of the students of different universities of India, this book is just appropriate doing justice to the different topics discussed along with the recent findings. Each topic has been discussed point wise aided with diagrams so that the students can easily observe them. Simultaneously, emphasis has been given in describing certain basic theories and facts.

In spite of the best efforts, there is still scope for improvement in each and every kind of possible criticism and practical suggestions from our learned readers and students are welcome.

I gratefully acknowledge my colleagues for their help and inspiration during the preparation of the manuscript of the book. I would like to express my thanks to Dr. Asish Kumar Dey, Principal, Triveni Devi Bhalotia College for extending his support always. I sincerely and humbly acknowledge the constant encouragement of Dr. Sanjoy Mandal, Associate Professor, B.B. College, Asansol and Dr. L.N. Neogi, Ex-Principal, Kulti College, Kulti.

I would express my heartfelt gratitude and thanks to Dr. Rajashree Bose, Dr. Santosh Kumar Mondal, proprietor of UDDALAK publishing house and Amish Kumar Dutta for providing me this opportunity of publishing this book. The students of the Department of Zoology are the budding future biologists without whose inspiration I would not be the teacher I am today. Last but not the least, I convey my thanks to each and every member of my family, especially my little Anish for giving his "Mamuum" the time she needed to complete the book.

Dr. Angana Ghoshal

Date : 10, March

Place : Raniganj

Triveni Devi Bhalotia College
Principal

CONTENT

THEORY

EVOLUTION OF COELOM	9-13
• Definition	9
• Special features of Coelom	9
• Types of Coelom	9
• Mode of Coelom formation	10
• Coelom in different group	10
• Views regarding the Coelom formation	11
• Significance of Coelom	13
PHYLUM ANNELIDA	13-29
• Etymology	13
• History	13
• Definition	13
• Habitat	13
• General characteristic features	14
• Classification with reasons	14
• A brief note about the Origin and evolution of Annelida	17
• Excretion in Annelida	18
• Metamerism in Annelida	20
PHYLUM - ARTHROPODA	29-80
• Etymology	29
• History	29
• Definition	29
• Habitat	30
• General Characteristic Features	29
• Scheme of Classification	30
• Characteristic of Different Sub-Phyla And Classes of Phylum Arthropoda	31
• Vision In Arthropoda	37
• Respiration In Arthropoda	41
• Metamorphosis In Insects	53

- Social Organization/ Behaviour/Life Of Honey Bee 63
- Social Organization/ Behaviour/Life Of Termites 71

PHYLUM-ONYCHOPHORA 80-83
- Classification/ Identity of Phylum Onychophora 80
- Distribution 81
- Etymology 81
- Habit and Habitat 81
- General characteristics/ Diagnostic features/ Anatomical peculiarities 81
- Affinity Of Peripatus 83
- Evolutionary Status Of Peripatus sp. 85
- Zoological Importance of Onychophora 87

PHYLUM- MOLLUSCA 88-125
- Etymology 88
- Definition 88
- Habit and Habitat 88
- General characteristic features 88
- Classification with reasons 89
- A brief note about the Origin and evolution of Mollusca 95
- Respiration in Mollusca 101
- Nervous System in Mollusca 108
- Torsion in Gastropoda 114
- Biology of Pearl Formation in Bivalves 120

PHYLUM - ECHINODERMATA 126-146
- Classification of Phylum Echinodermata 126
- Etymology 126
- Diagnostic features 126
- Scheme of Classification 127
- Relationship of Echinodermata: 131
- Water Vascular System in Echinodermata 131
- Water Vascular System in a Star Fish (Asteroidea) 132
- Echinoderm Larvae and Their Role in Phylogeny 137
- Affinities of Echinoderms (special reference to affinities with Chordates) 142

PHYLUM-HEMICHORDATA 146-150
- General Characters of Hemichordata 146
- Relationship of Hemichordates with Chordates and Nonchordates 147
- Affinities of Hemichordata with Chordates and Non- Chordate Phyla 147
- Affinities with Echinodermata 149

PRACTICAL

1. Spot identification of following specimens based on specimen characters (As per Ruppert and Barnes, 1994):

A. ANNELIDS:
1. APHRODITE (Sea mouse) 151
2. SABELLA 152
3. SERPULA 152
4. CHAETOPTERUS (Paddle worm) 153
5. PHERETIMA (Earthworms) 154
6. HIRUDINARIA (Leech) 155

B. ARTHROPODS
7. MACROBRACHIUM 156
8. BALANUS (Rock barnacle or acorn barnacle) 158
9. EUPAGURUS (Hermit crab) 159
10. SCOLOPENDRA (Centiped) 160
11. JULUS (Milliped) 161
12. BOMBYX (Silk worm) 162
13. APIS (Honey bee) 163

C. ONYCHOPHORA
14. Peripatus 165

D. Mollusca
15. CHITON 165
16. DENTALIUM 166
17. PILA 167
18. DORIS (Sea lemon) 168

Principal
Triveni Devi Bhalotia College
Raniganj, Paschim Bardhaman

19. LAMELLIDENS (Mussel) 169
20. PINCTADA (Indian Pearl Oyster) 170
21. SEPIA(Cuttlefish) 171
22. OCTOPUS 172
23. NAUTILUS (Pearly Nautilus) 173

I. ECHINODERMATA

24. ASTROPECTEN 174
25. OPHIURA 175
26. CUCUMARIA (Sea-cucumber) 176
27. ANTEDON 177
28. Strongylocentropus 178
29. Subphylum- Echinozoa 179

2. **Study of digestive system, septal nephridia and pharyngeal nephridia of earthworm using model and chart**

- External features of earthworm(*Pheretima posthuma*) 179
- Study of digestive system of earthworm 181

3. **T.S. through pharynx, gizzard, and intestine at typhlosolar region of earthworm**

- T.S of Earthworm through Pharynx 182
- T.S of Earthworm through Gizzard 182
- T.S of Earthworm through Intestine 183

4. **Mount of mouth parts and study of digestive system and nervous system of *Periplaneta***

- COCKROACH (*Periplaneta americana*)
  - I. Digestive System 185
  - II. Nervous system 186
  - III. Reproductive System 187
  - IV. Mouth parts of cockroach 188
  - V. Salivary apparatus of cockroach 189
- Mouth parts of house fly (*Musca sp.*) 190
- Mouth parts of Mosquito 191

Principal
Triveni Devi Bhalotia College
Raniganj, Paschim Bardhaman

macmillan education

The American Novel from Hawthorne to Heller

Cultural Contexts & Critical Perspectives

Edited by
Ashok K Mohapatra
Pritha Chakraborty
Sharbani Banerjee Mukherjee

The American Novel from Hawthorne to Heller

Cultural Contexts and Critical Perspectives

MACMILLAN PUBLISHERS INDIA PVT. LTD.
SPECIMEN
(NOT FOR SALE)

Edited by
Ashok K Mohapatra
Pritha Chakraborty
Sharbani Banerjee Mukherjee

macmillan education

MACMILLAN

© Macmillan Publishers India Private Ltd 2020

All rights reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted, in any form or by any means, without permission. Any person who does any unauthorised act in relation to this publication may be liable to criminal prosecution and civil claims for damages.

First published 2020

MACMILLAN PUBLISHERS INDIA PRIVATE LTD
Delhi Bengaluru Chennai Kolkata Mumbai
Ahmedabad Bhopal Chandigarh Coimbatore Cuttack
Guwahati Hubli Hyderabad Jaipur Lucknow Madurai
Nagpur Patna Pune Thiruvananthapuram Visakhapatnam

ISBN: 978-93-89018-05-9

Published by Macmillan Publishers India Private Ltd,
21, Patullos Road, Chennai 600002, India

Printed at Thomson Press (India) Ltd.

The publishers have applied for copyright permission for those pieces that need copyright clearance and due acknowledgement will be made at the first opportunity.

The views and contents of this book are solely of the author(s). The author(s) of the book has/have taken all reasonable care to ensure that the contents of the book do not violate any existing copyright or other intellectual property rights of any person in any manner whatsoever. In the event the author(s) has/have been unable to track any source and if any copyright has been inadvertently infringed, please notify the publisher in writing for corrective action.

Contents

SECTION I

INTRODUCTION

- *The American Novel: Romanticism (1832–60) to Realism (1860–1914)* 1
  Sobha Chattopadhyay
- *Nathaniel Hawthorne: The Scarlet Letter* 19
  Sharbani Banerjee Mukherjee
- *Herman Melville: Moby Dick* 41
  Chaitali Maitra
- *Mark Twain: The Adventures of Huckleberry Finn* 66
  Sucheta Moitra Mukherjee
- *Henry James: The Ambassadors* 88
  Subhasree Ghosh

SECTION II

INTRODUCTION

- *American Literature: From 1918 to Contemporary Times* 110
  Ashok K. Mohapatra
- *Scott Fitzgerald: The Great Gatsby* 138
  Niranjan Goswami
- *Ernest Hemingway: The Old Man and the Sea* 161
  Manu Auddy
- *William Faulkner: The Sound and the Fury* 182
  Gargi Talapatra

Nathaniel Hawthorne: The Scarlet Letter

Sharbani Banerjee Mukherjee

Nathaniel Hawthorne: A Bio-note

Nathaniel Hawthorne was born on July 4, 1804 in Salem, Massachusetts to Nathaniel Hathorne and Elizabeth Clarke Manning. Hathorne, William Hathorne, a puritan, was the first of the family to emigrate from England and settle here in Dorchester and later in Salem, Massachusetts. The author was his seventh generation. This family wielded power and position and many of them held important positions like that of a magistrate and of a judge. William's son John Hathorne was one of the three judges who oversaw the infamous 'Salem Witch' Trials of 1692. Immensely guilt-ridden about this part of his ancestry, the author consciously added an extra 'w' to his surname in his early twenties after graduating from college, perhaps to dissociate himself from his notorious forbearers. The author's father was a sea captain who died at sea of yellow fever in 1808, which compelled the young author, his mother and two sisters to move in with his maternal relatives a few houses away. For a short while in 1816, the Hawthornes boarded with farmers until they moved to a new house in Raymond, Maine built by the author's maternal uncles. Hawthorne always held this part of his life as 'delightful days'. In 1819 he was sent back to Salem to attend school where he was supremely home-sick. To overcome this, he distributed seven issues of a self-made journal, named *The Spectator*, between August and September 1820, which was completely written by hand and consisted of essays, poems and news. With financial support from his

উনিশ শতক

সমাজ ও সাহিত্য চর্চা

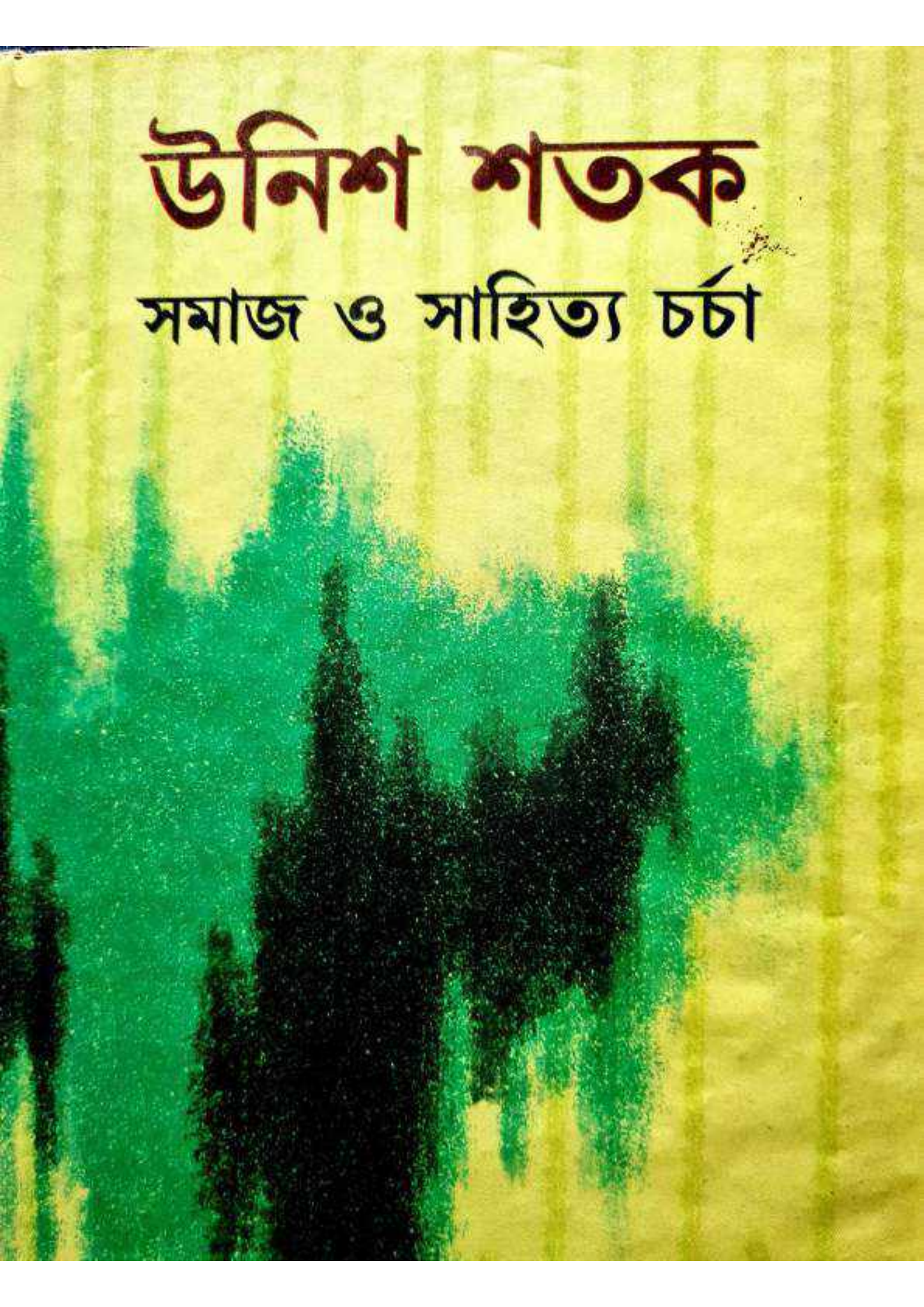

সূচিপত্র

উনিশ শতকে কয়েকটি নিরীক্ষণ : একটি অসম্পূর্ণ প্রতিবেদন ১৩
ড. বিনোদ সরকার

উনিশ শতক : এক পর্বান্তরের কথকতা ২৪
মিষ্টু রায় সামন্ত

উনিশ শতকে বাল্যবিবাহ—সমাজে ও সাহিত্যে ৩১
ইন্দ্রাণী রাউল

উনিশ শতকের বাংলা পুলিশী তদন্ত কাহিনিতে সমাজচিত্র ৩৮
সুজাতা বন্দ্যোপাধ্যায়

উনিশ শতকের দুষ্প্রাপ্য বাংলা সাহিত্যে সমাজচিত্র ৪৩
পুনম মুখার্জী

অভিজাত বাংলা গানের নবজাগরণে ব্রহ্মসংগীত ৫৩
ড. মধুমিতা সরকার

উনিশ শতকের দ্বিতীয়ার্ধে জঙ্গলমহলের জনজীবনে মিশনারীদের অবদান ৫৯
ড. সুমন্ত মণ্ডল

উনিশ শতকের বাংলা গদ্য ও সাহিত্যচর্চায় সাময়িক পত্রের ভূমিকা ৬৪
ড. দিলীপ কুমার দিগার

উনিশ শতক : নারীমুক্তি আন্দোলন ও ঈশ্বরচন্দ্র বিদ্যাসাগর ৭০
সুস্মিতা গুহ

বিদ্যাসাগর—বাংলা গদ্য সাহিত্যের প্রথম যথার্থ শিল্পী ৮৩
ড. দেবপ্রসন্ন বিশ্বাস

বাংলা গদ্যের বিকাশে অক্ষয়কুমার দত্ত ও দেবেন্দ্রনাথ ঠাকুর ৯০
রাজশ্রী বসু

প্রাবন্ধিক রাজনারায়ণ বসু : একটি সংক্ষিপ্ত পর্যবেক্ষণ ৯৬
পম্পা মুখোপাধ্যায়

বাংলা গদ্যের ক্রমবিকাশে তারাশঙ্কর তর্করত্ন ১০২

বাংলা গদ্যের বিকাশে অক্ষয়কুমার দত্ত ও দেবেন্দ্রনাথ ঠাকুর

রাজশ্রী বসু

(১)

ঊনবিংশ শতকে বাঙলার নবজাগরণের ইতিহাসে বিশেষ বিশেষ ব্যক্তি ও প্রতিষ্ঠান গুরুত্বপূর্ণ ভূমিকা নিয়েছিল। এই সেই সময় প্রতিষ্ঠানগুলি যেমন সাহিত্য ও সারস্বত চর্চায় ব্যক্তিকে প্রণোদিত, প্রভাবিত এবং প্ররোচিত করেছিল; ঠিক তেমনই আলোকপ্রাপ্ত ব্যক্তির প্রভাবে প্রতিষ্ঠানগুলিও সুগঠিত হয়ে উঠেছিল। গড়ে উঠেছিল তাদের নিজস্ব চারিত্র বৈশিষ্ট্য। এই গঠনমূলক পর্বেই আবির্ভূত হয়েছিলেন পণ্ডিত ঈশ্বরচন্দ্র বন্দ্যোপাধ্যায়, অক্ষয়কুমার দত্ত এবং মহর্ষি দেবেন্দ্রনাথ ঠাকুরের মতো উজ্জ্বল ব্যক্তিত্ব। এঁদেরই সহযোগিতা এবং সক্রিয় সাহায্যে বাংলা গদ্যের সর্বতোমুখী সম্ভাবনাগুলি জেগে উঠেছিল। একদিকে প্রাচ্য শিক্ষার উত্তরাধিকার অন্যদিকে পাশ্চাত্য দর্শনের যুক্তিবোধ, নীতিবাদ, হিতবাদী দর্শনের চর্চা এর মধ্যে দিয়েই বিকশিত হয়ে উঠেছিল বাঙালি প্রজ্ঞা। বাংলা গদ্যের বিকাশে এই তিন জন মনীষীর বিশেষ ভূমিকা রয়েছে। দেবেন্দ্রনাথ ঠাকুর যদিও বহুমুখী সাহিত্যচর্চা করেননি, তবু তাঁর ধর্মব্যাখ্যানের মধ্যে এক স্বচ্ছ ভাষাশৈলীর পরিচয় পাওয়া যায়। বিদ্যাসাগর ছিলেন বাংলা গদ্যের প্রথম পর্বে এক নিরলস কর্মী। একদিকে শিশু শিক্ষার জন্য মৌলিক পরিকল্পনা, বর্ণপরিচয়, ব্যাকরণ নির্মিতি অন্যদিকে অনুবাদচর্চা, স্ত্রী শিক্ষা এবং সমাজ সংস্কার—এসবের মধ্যে দিয়েই গড়ে উঠল বাংলা গদ্যের প্রাঞ্জল উপস্থাপনা। একদিকে পাণ্ডিত্য অন্যদিকে প্রথাকে ভাঙার নিরলস এবং নির্ভর প্রচেষ্টা—এসবের মধ্যে দিয়েই গড়ে উঠেছিল বাংলা প্রবন্ধের বলিষ্ঠ ফর্ম। বিদ্যাসাগর, রামমোহন প্রমুখের কলমে ভাষা পেয়েছিল আত্ম প্রতিষ্ঠার শক্তি। প্রতিরোধের তেজ। অক্ষয়কুমার দত্ত গদ্যকে বিচিত্রগামী করেছিলেন। একদিকে যুক্তিময় স্বচ্ছ দৃষ্টিভঙ্গি, অন্যদিক বিজ্ঞান নিষ্ঠতা বাংলা গদ্যকে দিয়েছিল আন্তর্জাতিকতার খোলা বারান্দা।

উনিশ শতকে শিক্ষাব্যবস্থা কলকাতা কেন্দ্রিক হয়ে ওঠার সূচনাপর্বে মাত্র নয় বছর বয়সে অক্ষয় দত্ত কলকাতায় আসেন ইংরেজি শিখতে। একদিকে সংস্কৃত শিক্ষার উত্তরাধিকার, অন্যদিকে কলকাতায় ইংরেজি ভাষাশিক্ষা অক্ষয়কুমার দত্তের মধ্যে এই দুইয়ের সমন্বয় ঘটেছিল। যদিও সাংসারিক কারণে এবং পিতার মৃত্যুর ফলে শিক্ষা অসম্পূর্ণ থেকে যায়, তবু তাঁর জ্ঞানপিপাসাই [illegible] দত্তকে আকর্ষণ

احکم غازی پوری

فکرِ بیکراں

(شعری مجموعہ)

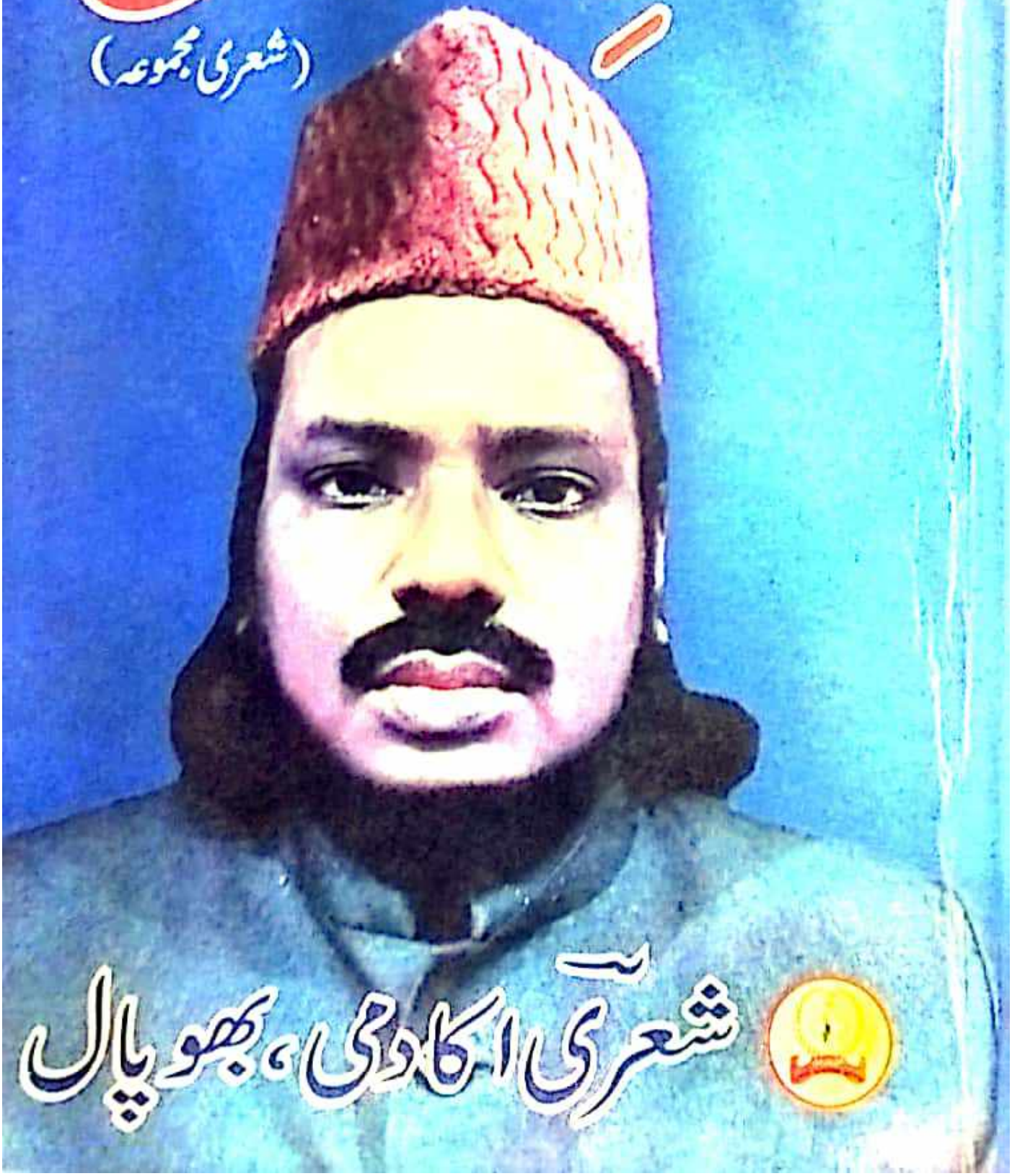

شعری اکادمی، بھوپال

Scanned with CamScanner

FIKRE – BEKARAN

By : 'AHKAM' GHAZIPURI

Compiled by : Maqbool 'Wajid'

ISBN : 978-81-943330-4-3

© صوفی اسمٰعیل انصاری شیری

نام کتاب	:	فکرِ بیکراں
شاعر	:	احکم غازی پوری
مرتب	:	مقبول واجد
صفحات	:	۱۶۴
سن اشاعت	:	۲۰۲۰ء
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	۳۰۰ روپے
کمپوزنگ	:	حنیف اوّل، بھوپال
ٹائٹل	:	دھن راج پوار
ناشر	:	شعری اکادمی، بھوپال
پرنٹر	:	شائن آفسیٹ پرنٹرس، بھوپال

..... **کتاب ملنے کے پتے** .....

☆ شعری اکادمی، بھوپال

4۔آم والی مسجد روڈ، جہانگیر آباد، بھوپال۔462008

Mob. : 09425377323, Email : maqboolwajid@gmail.com

☆ احکم غازی پوری

نواپورہ، یوسف پور، محمد آباد، ضلع غازی پور۔233227 (یو۔پی۔)

Mob. : 7652092433

Scanned with CamScanner

فہرست

(۱)	عرضِ ناشر	مقبول واجد	10
(۲)	خود اعتمادی اور خلوص کا پیکر۔ احکم غازیپوری	منصف علی	15
(۳)	احکم غازی پوری۔ ایک تازہ کار شاعر	حبیب ہاشمی	19
(۴)	سچے جذبوں کا سچا شاعر۔ احکم غازیپوری	شاہین کاکوری (پاکستان)	23
(۵)	شہرِ غزل کا تازہ کار مسافر۔ احکم غازیپوری	پروفیسر شمشیر عالم	26
(۶)	احکم غازیپوری کی شاعرانہ شخصیت	ڈاکٹر ساجد غازیپوری	31
(۷)	فکرِ بیکراں کے شاعر۔ احکم غازی پوری	ڈاکٹر مشتاق انجم	34
(۸)	احکم غازیپوری : ایک خوش فکر شاعر	عبیدالرحمن صدیقی	38
(۹)	فکرِ بیکراں.....احکم غازیپوری	زرقا نسیم (پاکستان)	41
(۱۰)	عرضِ حقیقت	احکم غازی پوری	44
(۱۱)	جس کی عظمت کا ہے تذکرہ چار سو		48
(۱۲)	کیا اوج و افتخار ہے کیا شانِ محمد		50
(۱۳)	پرے ہے عقل سے پرواز آرزوئے قلم		51
(۱۴)	کھلتا نہیں ہے رات میں سورج مکھی کا پھول		52
(۱۵)	قدر کے قابل ہے جس کا ہر بیاں وہ کون ہے		53
(۱۶)	کسی کے ایک اشارے پہ طور جل جائے		54
(۱۷)	حیا کا قیمتی زیور اُتار لو گے کیا		55
(۱۸)	جو مجھ پہ طاری تھا اس نشے کا خمار اُترا تو میں نے دیکھا		56
(۱۹)	صلیب و دار پر جو لانیاں جب رقص کرتی ہیں		57

Scanned with CamScanner

شہرِ غزل کا تازہ کار مسافر۔ احکم غازیپوری

☆ پروفیسر شمشیر عالم

اردو غزل بقول رشید احمد صدیقی اور شاعری کی آبرو ہے اور فراق گورکھپوری کے خیال میں انتہاؤں کا ایک سلسلہ A Series of climaxs ہے اور غزل کی شانہ کشی میں شاعروں اور ادیبوں کا ایک مکمل کارواں ہے جس نے وقت اور حالات کی دھڑکنوں پر انگلیاں رکھ کر روداد حیات رقم کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ ساتھ ہی ساتھ عروس غزل کی آرائش و زیبائش میں اپنا خون جگر بھی جلایا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سو سال کے سفر کے نشیب و فراز کے باوجود آج بھی غزل، غزل ہی ہے۔ آج بھی غزل اردو شاعری کا سرتاج ہے، آج بھی غزل اور شاعری کا خوبصورت زیور ہے۔ آج بھی غزل ملکہ سخن ہے۔ آج بھی غزل اردو شاعری کا عروس نو بہار ہے۔ بلاشبہ غزل کے دامن میں وسعت، گہرائی و گیرائی اور دلکشی و دل آویزی ہے۔ غزل کی کائنات خوبصورت رنگوں اور حسین تصویروں کا نگار خانہ ہے۔ غزل صرف محبوب کے حسن و جمال اور اسکی رعنائی و دلفریبی کی مجسم تصویر کشی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ غزل حیات و کائنات کے مسائل اور زندگی کے تصورات و مشاہدات کو خوبصورت انداز میں پیش کرنے کا نام ہے۔ غزل زندگی کی شریانوں میں تازہ خون بنکر دوڑنے کا نام ہے۔ غزل آبروئے سخن کا نام ہے۔ غزل تفہیم و کائنات کا نام ہے۔

احکم غازیپوری ایوان غزل میں قدم رکھنے والے اس خوش فکر شاعر کا نام ہے جس نے قلیل عرصے میں اپنی سخنوری سے ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی ایک پہچان بنائی ہے۔

Scanned with CamScanner

اظہار الاسلام

حیات اور فن

مرتبہ ڈاکٹر صابرہ خاتون 'حنا'

جملہ حقوق بحق مرتبہ محفوظ

کتاب کا نام: اظہار الاسلام، حیات اور فن
مرتبہ : ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا
ISBN - 979-84-594506-5-1

سالِ اشاعت:	2020ء
تعداد:	500
صفحات:	200
سرورق:	ندیم شعبانی
کمپوزنگ:	سیف الاسلام سیف
قیمت:	160روپے
مطبع:	اضحیٰ پبلی کیشنز
زیرِ اہتمام:	رانی گنج کاروانِ ادب
ملنے کا پتہ:	حنفی بک ڈپو، آسنسول، قمر پبلی کیشن، کولکاتا، تنویر بک ڈپو آسنسول ہوڑہ رائٹرس ایسوسی ایشن، کاروانِ ادب، رانی گنج

Izharul islam hayat aur fun
edited by : **Dr. Sabera Khatoon Hena**
Ghalib Colony, Raja Bandh, Raniganj,
Paschim Burdwan. Pin 713347, West Bengal, INDIA
Mob : 9333112880
e-mail: dr.saberahena@gmail.com

فہرست

مقدمہ	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا	8
---- مضامین ----		
اظہارالاسلام کے افسانے	شمس الرحمٰن فاروقی	20
اظہار	رونق نعیم	22
عہد جدید کا باغی افسانہ نگار، اظہارالاسلام	مشرف عالم ذوقی	25
اظہارالاسلام کی افسانہ نگاری	انیس رفیع	28
اظہارالاسلام، واپسی اور کانچ کا پل کے تناظر میں	ابوذر ہاشمی	33
معروف افسانہ نگار اظہارالاسلام پر ایک اظہاریہ بیان	ڈاکٹر عشرت بیتاب	40
اظہارالاسلام کے افسانوں کی انفرادیت	ڈاکٹر مشتاق انجم	46
اظہارالاسلام اور ان کے افسانے	مقصود دانش	52
بے اعتنائی کی گرد میں دبا ہوا افسانہ نگار، اظہارالاسلام	نصراللہ نصر	57
اظہارالاسلام کے افسانوں کی معنویت	ڈاکٹر علی حسین شائق	67
اظہارالاسلام اردو افسانے کا اہم نام	ڈاکٹر عظیم اللہ ہاشمی	79

جدیدیت کا پرستار، اظہار الاسلام	عمران قریشی	85
اظہار الاسلام کے افسانوں میں عصری معنویت	ڈاکٹر افضال عاقل	94
رانی گنج کا ادبی منظر نامہ اور اظہار الاسلام	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا	98
اظہار الاسلام کے افسانہ ''پرندے'' کا تجزیہ	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا	118
بنگال میں مابعد جدیدیت کا نمائندہ افسانہ نگار، اظہار الاسلام	عبدالحلیم انصاری	122
ایک باوقار افسانہ نگار، اظہار الاسلام	ریشماں خاتون	128
اظہار الاسلام کا افسانہ ''وہ آدمی'' ایک مطالعہ	ڈاکٹر ارشاد شفق	135

---- خاکے ----

''ڈیڑھ منزلہ سورج'' کا خالق اظہار الاسلام	محمد کلیم	141
اظہار الاسلام بچپن سے جوانی تک	ظفر عالم	147
ایک معصوم بچہ، اظہار الاسلام	ساجد عالم ساجد	152
یادوں کی پرچھائیاں	قمر جاوید	155
اظہار صاحب	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا	166
زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا	ندیم شعبانی	177

---- انٹرویو ----

اظہار الاسلام سے چند باتیں	سیف الاسلام سیف	186

---- تصاویر ----

مقدمہ

دولفظوں کا مجموعہ شہر ''رانی گنج'' میرے لیے انجان نہ تھا۔ تیسری چوتھی جماعت سے ہی جغرافیہ کی درسی کتابیں پڑھتے ہوئے آنکھوں اور زبان کے ذریعہ میرے ذہن نے بھی اس دولفظی شہر رانی گنج کا ذائقہ چکھ لیا تھا۔ کالا ہیرا یا کوئلہ کے حوالے سے یہ شہر میری یادداشت میں محفوظ بھی تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ تصور میں رانی گنج کے نام پر حدِّ نظر تک مہیب کالی چٹانیں اور زمین کی گہرائیوں میں اتری سرنگیں تھیں یہی وجہ ہے کہ بہار یوپی کے سفر کے دوران جب کبھی ٹرین رانی گنج اسٹیشن سے گزرتی تو لاشعوری طور پر میری نگاہیں قرب وجوار کی وادیوں میں کوئلے کی کانوں کی تلاش میں سرگرداں ہوجاتیں اور کبھی کوئلے کی راکھ سے بنے پہاڑی ٹیلوں اور کبھی ریلوے لائن کی دونوں جانب اگی خودرو جھاڑیوں سے الجھتی واپس لوٹ جاتیں اور میری تلاش ادھوری ہی رہ جاتی۔ مگر جیسے جیسے شعور بالیدہ ہوا یہ شہر کئی حوالوں سے میرے ذہن میں محفوظ ہوتا گیا۔ ایک حوالہ تو حضرت شمس الدین اندرابیؒ الموسوم بہ ''غوث بنگالہ'' کے آستانہ عالیہ کا تھا جس کی خبریں اخباروں کے ذریعہ زمانۂ عرس میں ملا کرتیں اور دوسرا حوالہ مشہور ومعروف شاعر رونق نعیم کا تھا ادب کی طالبہ ہونے کے ناطے جن کو پڑھنے اور دیکھنے و سننے کے مواقع بھی کلکتہ کی کئی ادبی محفلوں میں نصیب ہوئے تھے مگر اظہار الاسلام کا نام میرے لیے شناسانہ تھا۔ ۱۹۹۹ء میں یہ نام پہلی بار میری سماعتوں سے اس وقت مانوس ہوا جب مجموعہ ''واپسی'' کے ذریعہ تقریباً ۱۷ر برسوں کے بعد افسانہ نگاری کی دنیا میں اظہار الاسلام کی مراجعت ہوئی جس کا دیانتدارانہ اظہار انہوں نے بذات خود اپنی کتاب میں کیا ہے۔

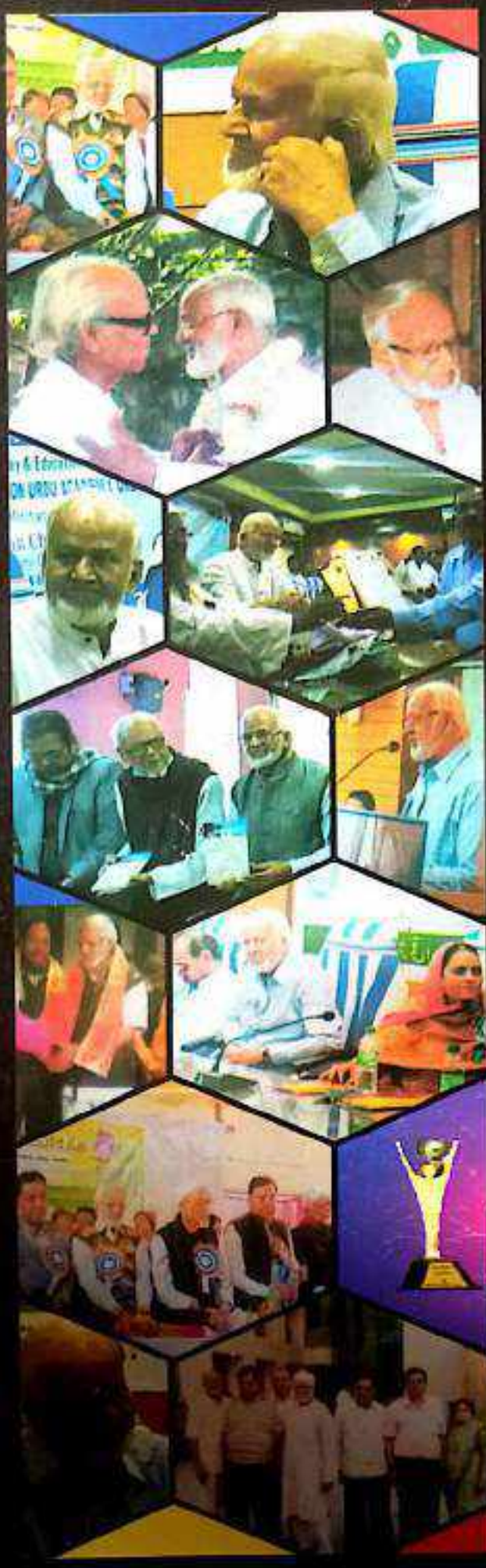

نذیر احمد یوسفی

شخصیت اور فن

مرتبہ:

ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا

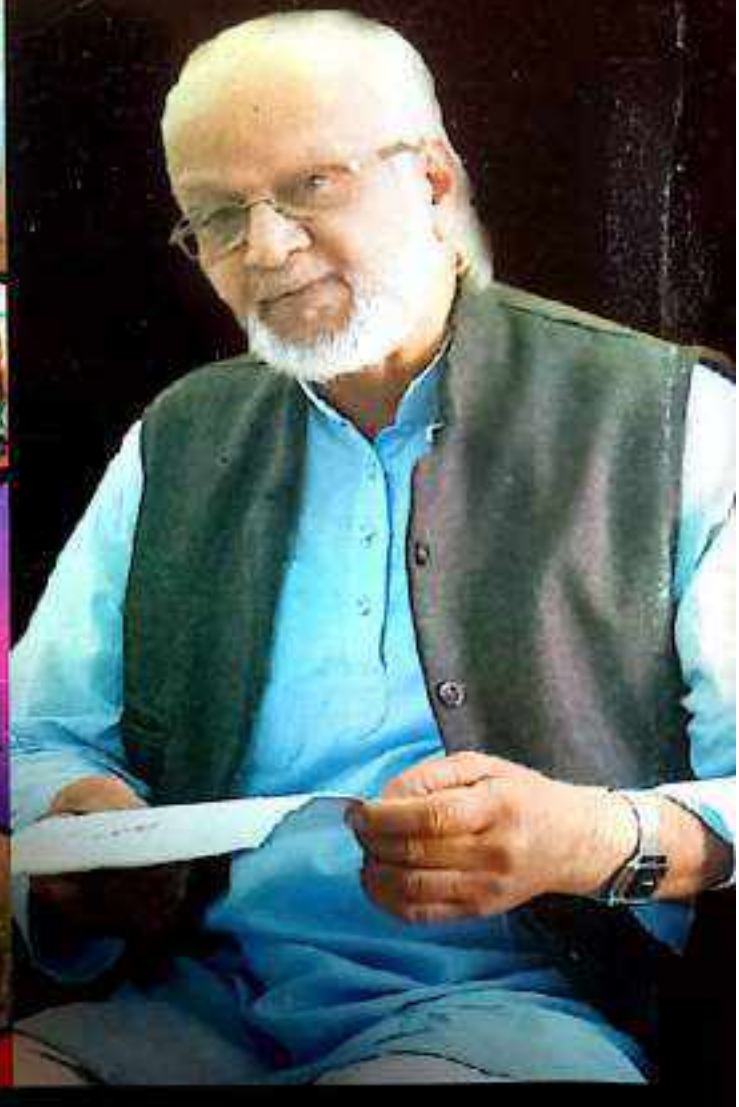

© Dr. Sabera Khatoon 'Hena'

کتاب	:	نذیر احمد یوسفی شخصیت اور فن
مرتبہ	:	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا
سنِ اشاعت	:	2021
صفحات	:	192
تعداد	:	500
قیمت	:	Rs. 220/-
کمپوزنگ و سرِ ورق	:	عرفان گرافکس، Mob. 9831285325
ناشر	:	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا
زیرِ اہتمام	:	کاروانِ ادب، رانی گنج

تقسیم کار

☆ کاروانِ ادب، رانی گنج ☆ حنفی بک ڈپو، آسنسول

☆ تنویر بک ڈپو، آسنسول ☆ ہوڑہ رائٹرز ایسوسی ایشن، ہوڑہ۔۲

Nazeer Ahmed Yousufi

SHAKHSIYAT AUR FUN

ISBN : 978-93-457-474-0

First Edition
Yera 2021 **Rs. 220/-**

Compiled by:

Dr. Sabera Khatoon Hena

GHALIB COLONY

Mirza Ghalib Street, Rajabandh

Raniganj-713347 (WB) INDIA

Mob. : 9333112880

E-mail : dr.saberahena@gmail.com

فہرست

حق بہ حقدار رسید	:	پروفیسر ڈاکٹر شاہد اختر	11
مقدمہ	:	ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا	14

مضامین

ایک درویش صفت افسانہ نگار: نذیر احمد یوسفی	:	محمد بشیر مالیر کوٹلوی	30
دو سو قدم کا ڈرنہ: عجب نگار خانہ بشر	:	رؤف خوشتر	36
نذیر احمد یوسفی کی افسانہ نگاری	:	گوہر شیخ پوری	40
نذیر احمد یوسفی بحیثیت افسانہ نگار	:	ظہیر غازی پوری	42
نذیر احمد یوسفی: اردو دربار کا بادشاہ	:	محمد حشمت اللہ کولکتوی	45
نذیر احمد یوسفی کے افسانے میں معنیاتی اشارے	:	ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی	50
آسنسول کے ادبی فلک کا ایک چمکتا ہوا تارہ...	:	منظر قدوسی	60
نذیر احمد یوسفی سے ایک ڈرامائی ملاقات	:	زماں قاسمی	63
نذیر احمد یوسفی۔ کچھ یادیں کچھ باتیں	:	عبدالودود انصاری	70
نذیر احمد یوسفی: ایک حساس فنکار	:	ڈاکٹر معصوم شرقی	76
نذیر احمد یوسفی کی افسانہ نگاری	:	فاطمی داؤد سحر	80
افسانے کا فن اور نذیر احمد یوسفی	:	انجینئر خورشید غنی	86
نذیر احمد یوسفی کا افسانوی جہان	:	ایم۔ نصر اللہ نصر	89
نذیر احمد یوسفی کے افسانوں کی تہذیب	:	ڈاکٹر افضال عاقل	98

نذیر احمد یوسفی اور قلم کا سفر	:	سلیم سرفراز	102
نذیر احمد یوسفی: کہنہ مشق افسانہ نگار	:	اقبال حسین آزاد	107
نذیر احمد یوسفی کے افسانوں پر ایک نظر	:	ڈاکٹر بختیار نواز	111
نذیر احمد یوسفی کے افسانے	:	احسن امام احسن	115
نذیر احمد یوسفی: بچوں کے ایک منفرد کہانی نویس	:	ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی	119
نذیر احمد یوسفی کی افسانوی دنیا	:	سید انجم رومان	128
نذیر احمد یوسفی ایک کثیر الجہات شخصیت	:	معراج احمد معراج	133
نذیر احمد یوسفی اور "دو سو قدم کا ڈر"	:	عبدالحلیم انصاری	135
نذیر احمد یوسفی: شخصیت اور تخلیقی سفر	:	امتیاز احمد انصاری	146
عہد حاضر کے سنجیدہ افسانہ نگار: نذیر احمد یوسفی	:	شگوفہ تمنا	150
ادیب بے بدل: نذیر احمد یوسفی	:	طلعت انجم فخر	154

مختصر آرا

علقمہ شبلی		170
ہیرا نند سوز		172
عابد ضمیر		173

انٹرویو

نذیر احمد یوسفی سے ایک ملاقات	:	سلطان ساجد	175
محترم نذیر احمد یوسفی سے گفتگو	:	سیف الاسلام سیف	183

خراج عقیدت

نذرانۂ عقیدت و تہنیت	:	معراج احمد معراج	190
نذرانۂ عقیدت	:	خورشید ادیب	192

বিশ শতকের কথাসাহিত্য চর্চা

(১৯০০-১৯৪৭)

Bis Sataker Kathasahitya Charcha (1900-1947)
Edited by : Dr. Pirupada Malik

প্রকাশক :
বিকাশ সাধুখাঁ
৯/৩ রমানাথ মজুমদার স্ট্রিট
কলকাতা-৭০০ ০০৯

গ্রন্থস্বত্ব : সম্পাদক

প্রথম প্রকাশ :
মার্চ : ২০২০-২১

বর্ণ বিন্যাসে :
রূপম চক্রবর্তী, ইছাপুর

প্রচ্ছ :
বিকাশ ধর

মুদ্রক :
মা শীতলা প্রিন্টিং ওয়ার্কস
১৩, শশীভূষণ দে স্ট্রিট
কলকাতা-৭০০ ০১২

সূচিপত্র

■ বিশ শতকের স্বাধীনতা পূর্ব বাংলা গল্পের প্রতিনিধি স্থানীয় গল্পকার ও তাঁদের গল্পের সাধারণ আলোচনা

বিশ শতাব্দীর বাংলা কথাসাহিত্যের বাস্তব বীক্ষণ ১৩
ড. বিনোদ সরকার

বিশ শতকের রঙ্গসাহিত্যে সতীশচন্দ্র ২০
ড. সেপ্রসন্ন বিশ্বাস

বিশ শতকে রবীন্দ্র ছোটগল্পে প্রেম অন্বেষণ ৩১
সুবিনয় ব্যানার্জী

ছোটগল্পকার প্রমথ চৌধুরী : গদ্যে নতুন খোঁজ ৪৫
রাখী বসু

গল্পকার প্রভাতকুমার মুখোপাধ্যায় ৫১
শতদল মণ্ডল

গল্পকার অবনীন্দ্রনাথ ঠাকুর ৫৪
ড. বীরকুমার পাল

শরদিন্দুর ছোটোগল্প ৬৩
মমতা গুপ্ত

গল্পকার জগদীশ গুপ্ত : একলা পথের অভিযাত্রী ৬৯
দীপঙ্কর গাঙ্গুলী

বিভূতিভূষণের ছোটগল্প : অন্ত্যজ মানুষের জীবনচর্যা ৮৩
ড. দিলীপকুমার দিগার

তারাশঙ্করের গল্প : একটি মূল্যায়ণ ৯১
স্বপ্না দাস

গল্পকার মনীশ ঘটকের 'পটলডাঙার পাঁচালি' : একটি মূল্যায়ণ ১০৩
ড. দীপন দাস

ছোটগল্পকার প্রমথ চৌধুরী : গদ্যে নতুন খোঁজ

রাজশ্রী বসু

কালিদাস তাঁর 'মালবিকাগ্নিমিত্রম' কাব্যে লিখেছিলেন

সন্তঃ পরীক্ষ্যেতোজন্যতরদ ভজন্তে
মূঢ় পরপ্রত্যয়নের বুদ্ধি

অর্থাৎ জ্ঞানীরা নিজে পরীক্ষা করে যা গ্রাহ্য তাকেই শুধুই গ্রহণ করেন। অজ্ঞ ব্যক্তিরা অন্যের বুদ্ধির উপর নির্ভর করেন। প্রমথ চৌধুরী প্রথমোক্তদের দলে পড়েন, অন্যের অর্থাৎ সমকালীন ভাবনাচিন্তা, ধ্যান ধারণার উপর নির্ভর না করে, রীতিমত লেখাপড়া করে যথেষ্ট প্রাজ্ঞতার সঙ্গে তিনি সাহিত্য ক্ষেত্রে অবতীর্ণ হয়েছিলেন অর্থাৎ যাকে বলে রীতিমত প্রস্তুত হয়ে আসা।

বিশের দশকে, রবীন্দ্র পরবর্তীকালে যারা বাংলা ভাষায় লেখালেখি করেছিলেন তাঁদের অনেকেরই রবীন্দ্র অনুগামী হয়ে পড়ার প্রবণতা ছিল। তাঁদের মধ্যে প্রমথ চৌধুরীর অবস্থান গোড়া থেকে স্বতন্ত্র।

প্রমথ চৌধুরীকে লেখা একটি চিঠিতে রবীন্দ্রনাথ লিখেছিলেন—

"তোমার প্রবন্ধের মধ্যে অনেক মাল-মশলা আছে, কিন্তু তারা এমনি ভান করছে যেন তাদের কোন গৌরব নেই, যেন তারা ভারাকর্ষণের কোন ধার ধারে না।"

রবীন্দ্রনাথ যে কথা প্রমথ চৌধুরীর প্রবন্ধ সম্পর্কে বললেন, সেই একই কথা প্রমথ চৌধুরীর গল্প বলার ভঙ্গি প্রসঙ্গেও প্রযোজ্য।

প্রমথ চৌধুরীর সম্পাদনায় সবুজপত্র প্রকাশিত হয়েছিল ১৯১৪ খ্রিঃ। সবুজপত্র কেবল একটি পত্রিকা ছিল না। বাংলা ভাষায় সবুজপত্র হল একটি আন্দোলনের নাম। এই সময় মুখ্যত প্রমথ চৌধুরীর অনুপ্রেরণায় এবং উদ্যোগে সাধুগদ্যের পাশাপাশি বাংলা ভাষার লেখালেখিতে চলিত গদ্যের প্রচলন শুরু হয়েছিল। এই সময় থেকেই সাহিত্য লেখার ভঙ্গি গেল বদলে। সাধুভাষার বদলে স্বচ্ছন্দ্য চলিত হয়ে উঠবে বাংলা ভাষা চর্চার বাহন। স্বাভাবিকভাবেই ১৯১৪ পরবর্তীকালে প্রমথ চৌধুরী যে গল্পগুলি লিখলেন তা হয়ে উঠল একান্তভাবেই সবুজপত্র প্রবণতাবিশিষ্ট।

প্রমথ চৌধুরীর প্রথম গল্প সংকলনটির নাম 'চারইয়ারী কথা' (১৯১৬)। ১৯১৯ খ্রিঃ প্রকাশিত হয়েছিল আহুতি। ১৯৩২ খ্রিঃ প্রকাশিত হয়েছিল নীললোহিত। ১৯৩৭ ও ১৯৩৯ খ্রিঃ প্রকাশিত হয়েছিল যথাক্রমে 'ঘোষালের ত্রিকথা' ও 'অনুকথা সপ্তক'।

নারীর চোখে

নারী

NARIR CHOKHE NARI
Perspectives of Bengali Literature in the Views of Women by Lipika Sarkar,
Published by Debasis Bhattacharjee, Bangiya Sahitya Samsad, 6/2 Ramanath
Majumder Street, Kolkata-700009, February : 2021 ₹ 300.00

© মাইকেল মধুসূদন মেমোরিয়াল কলেজ, দুর্গাপুর
প্রকাশক ও স্বত্বাধিকারীর লিখিত অনুমতি ছাড়া কোনো উপায়েই এই গ্রন্থের কোনো অংশের কোনোরূপ পুনরুৎপাদন বা প্রতিলিপি করা যাবে না। এই শর্ত লঙ্ঘিত হলে উপযুক্ত আইনি ব্যবস্থা গ্রহণ করা হবে।

প্রথম প্রকাশ
ফেব্রুয়ারি, ২০২১

প্রকাশক
দেবাশিস ভট্টাচার্য
বঙ্গীয় সাহিত্য সংসদ
৬/২, রমানাথ মজুমদার স্ট্রিট
কলকাতা : ৭০০০০৯

প্রচ্ছদ
অতনু গাঙ্গুলী

প্রচ্ছদ চিত্র
নবীন সরকার

বর্ণ সংস্থাপন
প্রিন্টম্যাক্স
ইছাপুর

মুদ্রক
স্টার লাইন
কলকাতা : ৭০০০০৬

ISBN : 978-81-951540-2-9

সূচিপত্র

নারীর চোখে নারী	১১	সেলিনা হোসেন
বাঙালি নারীরজীবন : বাংলাদেশী নারীদের রচনায়	১৫	গোলাম মুস্তফা
উনিশ শতকের মহিলা ঔপন্যাসিকের উপন্যাসে আত্মানুসন্ধান	৩১	অতনু শাশমল
তৃপ্তি মিত্র'র নারী ভাবনা : প্রসঙ্গ নাটক	৩৪	মোনালিসা দাস
সুচিত্রা ভট্টাচার্যের ছোটগল্পে নাগরিক জীবন-জিজ্ঞাসা	৪২	রেবা দাস
সেলিনা হোসেনের 'নীল ময়ূরের যৌবন' উপন্যাসে নারী মনের পুনর্নির্মাণ	৪৬	অনুপ কুমার মাঝি
দহন : সমাজ মনস্তাত্ত্বিকতার আলোকে নারীর অবস্থান	৫২	সায়নী রাহা
নারীর কলমে নারী : প্রসঙ্গ নিরুপমা দেবীর উপন্যাস	৬০	সুতপা পাল
না মানুষের কথা-এবং নির্বাচিত চারটি বই	৬৬	রাজশ্রী বসু
স্বর্ণকুমারী দেবীর 'কেন' গল্পে নারীর নীরবত্বের বিজয়	৭৫	উজ্জ্বলা পাইক মণ্ডল
উড়াল : দুই নারীর জীবনসংগ্রামের কাহিনি	৮১	বিউটি কর্মকার
নলিনী দাশ ও গোয়েন্দা গণ্ডালু	৮৬	সঞ্চিতা বসু
সীতা দেবীর 'বন্যা' : নারীর আপন ভাগ্য জয়ের কাহিনি	৯৪	ঈশানী রায়
নারীর কলমে নারীর জীবনবীক্ষণ : উনিশ কুড়ি শতক	১০২	সোমা মুখার্জি
শাঁওলী মিত্রের দ্রৌপদী সর্বযুগের অবহেলিতা, প্রতিবাদী নারী	১১১	শুভশ্রী পাত্র
আশাপূর্ণা দেবীর 'প্রথম প্রতিশ্রুতি'র সত্যবতী : প্রতিবাদী নারী কণ্ঠ	১১৪	লিপিকা সরকার
জ্যোতিময়ী দেবী ও তাঁর রচনায় ব্যক্তিস্বাতন্ত্র্যময়ী নারী	১২২	রুমকী ব্যানার্জী
দহন : এক নারীর দহন দীপ্ত প্রতিবাদ	১২৭	উৎপল মণ্ডল
মহাশ্বেতা-র মানবীয় 'মা' জীবন্ত জ্বলন্ত প্রতিমূর্তি	১৩২	শবনম মুস্তারী
বানী বসুর গল্পে দাম্পত্যের অভিঘাত	১৩৬	সায়ন মুখার্জী
নারী চরিত্রের উত্তরণ : বিশ শতকের উপন্যাস (নির্বাচিত)	১৪১	বর্ণালী মণ্ডল
'হাজার চুরাশির মা' : সত্তর দশকে নারীর কলমে নারী	১৪৮	প্রহ্লাদ রায়
বেগম রোকেয়ার 'স্ত্রীজাতির অবনতি':নারীর কলমে নারী	১৫৪	শিউলি বসাক

না মানুষের কথা-এবং নির্বাচিত চারটি বই

রাজশ্রী বসু

আত্মপ্রকাশের শুরুটা ছিল বরং সহজ। নারীও তার প্রিয় পুরুষটির মত গুহার দেওয়ালে লিখে ফেলেছিল জীবনের কথা, জীবনকে দেখার কথা। গুহার দেওয়ালে মনের অক্ষরগুলো ছবি হয়ে ফুটে উঠেছিল— পুরুষের মতনই সমান অধিকারে।

এরপরই শুরু হল অধিকার বঞ্চনার পর্ব। মাতৃকাশক্তির অসম্মান এবং পিতৃতন্ত্রের দাপটের ভিতর দিয়েই নারী লেখনী কোথাও যেন অবসিত হল। তবুও মধ্যযুগে পুরুষ লেখকদের কলমে কখনো কখনো ফুটে উঠেছে মেয়েদের কথা। সহানুভূতিশীল পুরুষ কলমে নির্মিত হয়েছে নারীর নিজস্ব স্বরক্ষেপ।

নারীর নিজের মত করে বলার লড়াইটা শুরু হয়েছিল মোটামুটি ১৯ শতক থেকে। রীতিমত গোটা একটা সমাজের সঙ্গে লড়াই করেই নারীকে ছিনিয়ে নিতে হয়েছিল শিক্ষার অধিকার। এই লড়াইও সম্ভব হত না যদি সহানুভূতিশীল পুরুষেরা সেদিন ক্ষমতার আসনে না থাকতেন। পাঠকের মনে থাকবে রবীন্দ্রনাথ ঠাকুরের 'খাতা' গল্পটির কথা। প্রথম লাইনেই লেখক লিখেছেন—

'লিখিতে শিখিয়া অবধি উমা বিষম উপদ্রব আরম্ভ করিয়াছে।'

'উপদ্রব' শব্দটি লক্ষণীয়। বাংলাদেশের ইতিহাসে শুধু নয়, বিশ্ব ইতিহাসে নারী যখনই কলম ধরেছে পুরুষের ততবারই উপদ্রব হয়েছে। আর এই ঘাত প্রতিঘাতের মধ্যে দিয়েই রাসসুন্দরী লিখেছেন তাঁর জীবনের কথা— 'আমার জীবন'। এই সময়ই লেখা হয়েছিল— মেয়েদের নিজেদের কথা, নিজেদের মনের মত করে। পরবর্তীকালে লীলাবতী মিত্র, প্রসন্নময়ী দেবীর আত্মজীবনী আমরা পেয়েছি। পাশাপাশি ঠাকুর পরিবারের মেয়েরাও এই সময় লেখালেখি শুরু করেছিলেন। ভারতী পত্রিকাকে কেন্দ্র করে গিরীন্দ্রমোহিনী দাসী, স্বর্ণকুমারী দেবী প্রমুখের লেখালেখির মধ্যে দিয়েই নারীস্বর স্পষ্ট হয়ে উঠেছিল। আরো পরবর্তীকালে মানকুমারী বসু, নিস্তারিণী দেবী, সরোজকুমারী দেবী প্রমুখের লেখায় সমকালীন মেয়েদের মনোভঙ্গি ও তাদের পরিচিত সমাজের ছবি বর্ণিত হয়েছে। ভারতী পত্রিকার সঙ্গে যুক্ত হিরন্ময়ী দেবী ও সরলা দেবীর লেখার ভিতর দিয়েও তাঁদের নারী জীবনের ভাষা ব্যক্ত হয়েছে। ১৯ শতকের সমাজ ইতিহাসের অনেক উপাদান ব্যক্তিগত স্মৃতি চর্চার মধ্যে দিয়ে বাঙ্ময় হয়ে উঠেছে। আরো কিছু পরে, অনুরূপা দেবী ও নিরুপমা দেবীর লেখাতেও সমাজ জীবনের ছবি তুলে ধরা হয়েছে। আরো একজনের নাম না করলে মেয়েদের নিয়ে লেখালেখি অসম্পূর্ণ থেকে যায়। তিনি হলেন [illegible]

شاہ مقبول احمد کے فکری جہات

ترتیب و مقدمہ : ڈاکٹر شفیع الرحمٰن

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ڈاکٹر شفیع الرحمن محفوظ

SHAH MAQBOOL AHMED KE FIKRI JEHAAT

Compiled By: DR. SHAFIUR RAHMAN

Year of Publishing 2021
Price: Rs. 400.00
ISBN: 978-93-5419-980-6

کتاب : شاہ مقبول احمد کے فکری جہات
طبع اول : 2021ء
تعداد : 500
صفحات : 400
مقام : کولکاتا
ترتیب ومقدمہ: ڈاکٹر شفیع الرحمن، موبائل :9831245920
کمپوزنگ : محمد شاہد احسن خان، موبائل :7003611350
مطبع : احمد اقبال صدیقی اسکریز۔کولکاتا۔16، موبائل :9331094800
ناشر : شائق احمد، اردو گھر، 16/حاجی محمد محسن اسکوائر، کولکاتا۔700016
قیمت : ۴۰۰ روپیہ (Rs. 400.00)
ملنے کے پتے : ☆اردو گھر۔16/حاجی محمد محسن اسکوائر، کولکاتا۔700016
☆بزم نثار-16بی۔تالکہ بازار اسٹریٹ، کولکاتا۔700016
موبائل نمبر : +91-9007349089

Address: 32A, LINTON STREET, 1st FLOOR,
KOLKATA 700014
Mobile No. +91 9831245920

Scanned with CamScanner

شاہ مقبول احمد کی شاعری	ڈاکٹر امتیاز وحید	206
شاہ مقبول احمد کے افسانے: ایک اجمالی جائزہ	مقصود دانش	220
طیبہ کی یاد میں (نالۂ مہجور) رفیق حیات کی مفارقت کا نوحہ	سید محفوظ عالم	230
شاہ مقبول احمد کا فکر وفن "چند ادبی مسائل" کے آئینے میں	ڈاکٹر محمد شمشیر عالم	236
پروفیسر شاہ مقبول احمد ایک تاثر	محسن باسمن حسرت	246
پاس دار بزرگی	اشرف احمد جعفری	250
پروفیسر شاہ مقبول احمد کی درد انگیز شاعری	شمس افتخاری	256
شاہ مقبول احمد کے افسانوں کا مابعد جدید مطالعہ	ڈاکٹر سید قمر صدیقی	266
شاہ مقبول احمد اپنے انشائیہ "قوت فیصلہ" کے تناظر میں	محسن خان	282
شاہ مقبول احمد کی مکتوب نگاری	ڈاکٹر صوفیہ شیریں	288
شاہ مقبول احمد کا تحقیقی وتنقیدی نظریہ	ڈاکٹر محمد شہباز عالم	296
"نالۂ مہجور اور حریم محبت" کا شاعر شاہ مقبول احمد	ڈاکٹر شاداب عالم	310
شاہ مقبول احمد بحیثیت مزاح نگار	ڈاکٹر عزیر احمد	320
افسانہ دُوسرا رخ، جام مقبول ہے	محمد علاء الدین	330
"پروفیسر شاہ مقبول احمد بحیثیت معلم" (تاثرات وفرمودات کی روشنی میں)	محمد گلزار عالم	336
شاہ مقبول احمد کے افسانے: ایک تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر فاطمہ خاتون	360
بہار کے چند ٹھیٹھ محاورے اور شاہ مقبول احمد	آفاق حیدر	378
"شاہ مقبول احمد اور بہار کی چند ٹھیٹھ دیہاتی پہیلیاں"	ڈاکٹر نکہت پروین	388
پروفیسر شاہ مقبول احمد کا منفرد کارنامہ محاورے کی روشنی میں	شفیق الدین شایاں	396

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر محمد شمشیر عالم
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو
ٹی ڈی بی کالج، رانی گنج۔

شاہ مقبول احمد کا فکر وفن ''چند ادبی مسائل'' کے آئینے میں

کچھ شخصیتیں عہد ساز ہوتی ہیں اور کچھ تاریخ ساز۔ اور کچھ شخصیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کسی انجمن یا دبستان کی طرح ہمارے ذہنوں کو منور کرتی رہتی ہیں یا پھر ان کی حیثیت اس میکدۂ علم ودانش کی طرح ہوا کرتی ہے جہاں تشنگان شوق اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل کرتے ہیں۔ جب تک ایسی شخصیتیں اس کائنات رنگ وبو میں موجود رہتی ہیں، کاروبار حیات کی تابانیاں نقش ہائے رنگارنگ کی صورت ہماری چشم تمنا کی آسودگی کا سامان فراہم کرتی ہیں اور جیسے ہی یہ شخصیتیں اس بزم جہاں سے اٹھتی ہیں۔ نظام حیات رقص مسلسل تھوڑی دیر کے لئے رُک سا جاتا ہے۔ ذہن وفکر کے دریچوں پر دستکوں کی آوازیں مدھم پڑنے لگتی ہیں اور رہروان شوق کی آرزوئے صحرانوردی غبار بن کر فضاؤں میں تحلیل ہونے لگتی ہے۔ بلاشبہ ایسی باکمال شخصیتیں تحریک بن کر زندہ رہتی ہیں اور خواب بن کر ہماری پلکوں کو آباد کیے رکھتی ہیں۔

شاہ مقبول احمد کا شمار اسی قبیل کی شخصیتوں میں ہوتا ہے جو تحریک بن کر زندہ رہتی ہیں اور اپنے افکار کے اُجالوں سے مستقبل کی شاہراہوں کو تابندہ کر دیتی ہیں۔ وہ صرف ایک صاحب طرز ادیب نہیں تھے بلکہ ایک باکمال انسان بھی تھے جن کی ذات میں خوبیوں کا ایک

Scanned with CamScanner

শোগুনতন্ত্র থেকে দ্বিতীয় বিশ্বযুদ্ধ

জাপানের ইতিহাস

মবিনুল ইসলাম
আজাহার ইসলাম
জয়েশ রাজগুরু
ড. সুমিত কুমার মণ্ডল
ড. মিলন কান্তি দাস

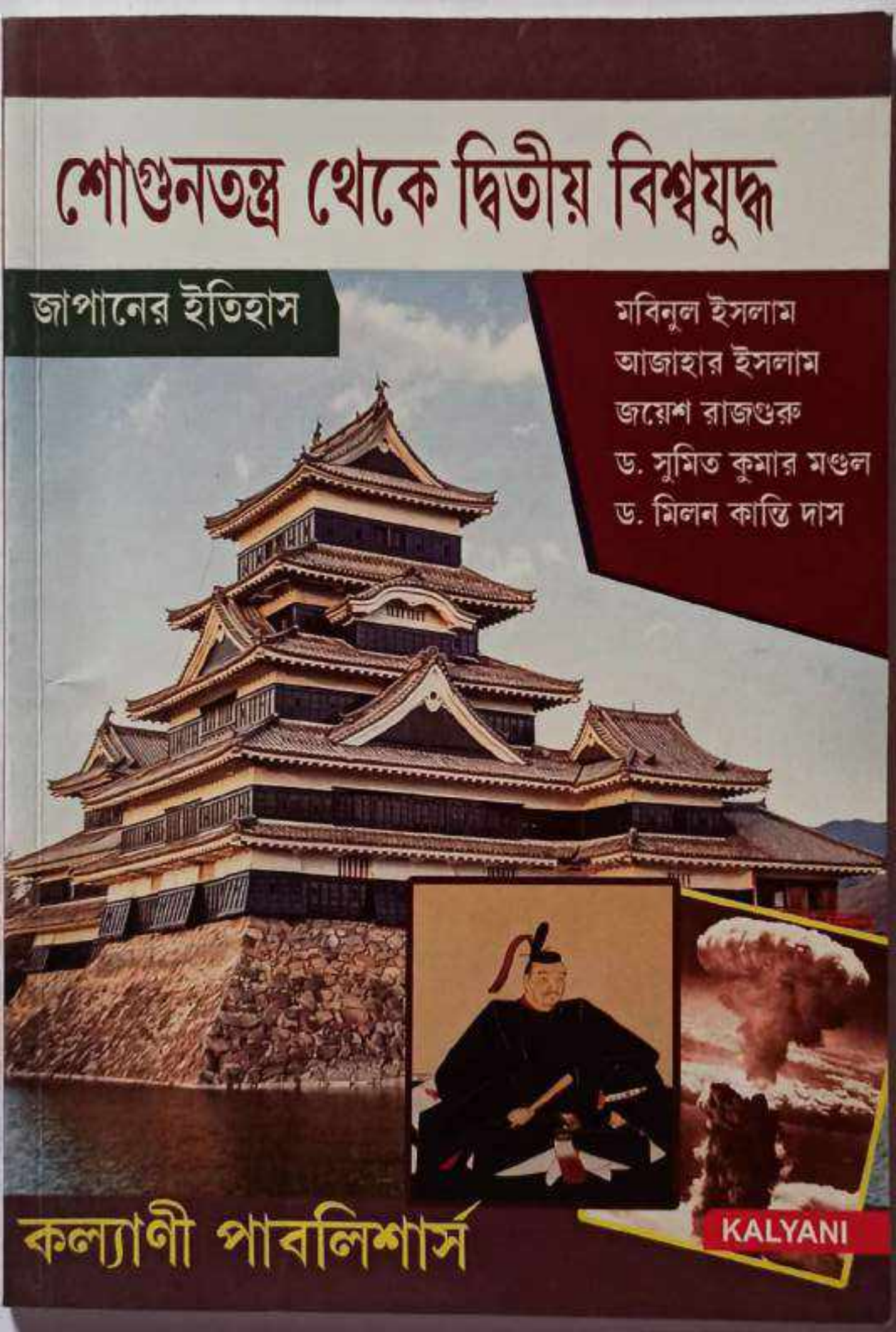

কল্যাণী পাবলিশার্স

KALYANI

শোগুনতন্ত্র থেকে দ্বিতীয় বিশ্বযুদ্ধ
(জাপানের ইতিহাস)

মবিনুল ইসলাম
অ্যাসোসিয়েট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
টি.ডি.বি. কলেজ, রাণীগঞ্জ

আজাহার ইসলাম
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
টি.ডি.বি. কলেজ, রাণীগঞ্জ

জয়েশ রাজগুরু
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
টি.ডি.বি. কলেজ, রাণীগঞ্জ

ড. সুমিত কুমার মণ্ডল
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
গোবিন্দ প্রসাদ মহাবিদ্যালয়

ড. মিলন কান্তি দাস
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
লালবাবা কলেজ, বেলুড়

কল্যাণী পাবলিশার্স

লুধিয়ানা ❑ নিউ দিল্লি ❑ নয়দা (উত্তর প্রদেশ) ❑ ট্রনিকা (উত্তর প্রদেশ) ❑ হায়দ্রাবাদ
চেন্নাই ❑ কলকাতা ❑ কটক ❑ কোচি ❑ ব্যাঙ্গালোর ❑ গৌহাটি

KALYANI PUBLISHERS

Head Office

B-1/1292, Rajinder Nagar, **Ludhiana**-141 008 • Ph : 0161-2760031, 2745758
E-mail : kalyanibooks@yahoo.co.in **Website** : www.kalyanipublishers.co.in

Administration Office

4779/23, Ansari Road, Daryaganj, **New Delhi**-110 002 • Ph : 011-23271469, 23274383
E-mail : kalyani_delhi@yahoo.co.in, kalyani_delhi@kalyanipublishers.in

Works

B-16, Sector-8, **NOIDA** (U.P.)

Branches

1, Mahalakshmi Street, T. Nagar, **Chennai**-600 017 • Ph : 044-24344684
Gopabandhu Lane, Behind Govt. Bus Stand, Badambadi, **Cuttack**-753 012 (Odisha) • Ph : 0671-2311391
4-3-65/2/A, Behind HVS Public School, Raghunath Bagh
Sultan Bazar, **Hyderabad**-500 095 • Ph : 040-24750368
10/2B, Ramanath Mazumdar Street, **Kolkata**-700 009 • Ph : 033-22416024
Arunalaya, 1st Floor, Saraswati Road, Pan Bazar, **Guwahati**-781 001 • Ph : 0361-2731274
Koratti Parambil House, Convent Road, **Kochi**-682 035 • Ph : 0484-2367189
No. 24 & 25, 1st Floor, Hameed Shah Complex, Cubbonpet Main Road, **Bengaluru**-560 002

Every effort has been made to avoid errors or omissions in this publication. In spite of this, errors may creep in. Any mistake, error or discrepancy noted may be brought to our notice, which shall be taken care of in the next edition. It is notified that neither the publisher nor the author or seller will be responsible for any damage or loss of action to any one, of any kind, in any manner, therefrom. It is suggested that to avoid any doubt the reader should cross-check all the facts, law and contents of the publication with original Government publication or notifications.

For binding mistake, misprints or for missing pages, etc., the publisher's liability is limited to replacement within one month of purchase by similar edition. All additional expenses in this connection are to be borne by the purchaser.

08 + 96 = 104 Pages 28" x 40" 6.5 Formes

KPP R 33764 1

© Islam, Mobinul • Islam, Ajahar • Dr, Das, Milan Kanti • Rajguru, Joyesh • Dr. Mondal, Sumit Kumar

Frist Edition, 2021

Typesetting at
Techno Graphic

PRINTED IN INDIA
At B.B. Press, A-37, Sec.-67, NOIDA-201301

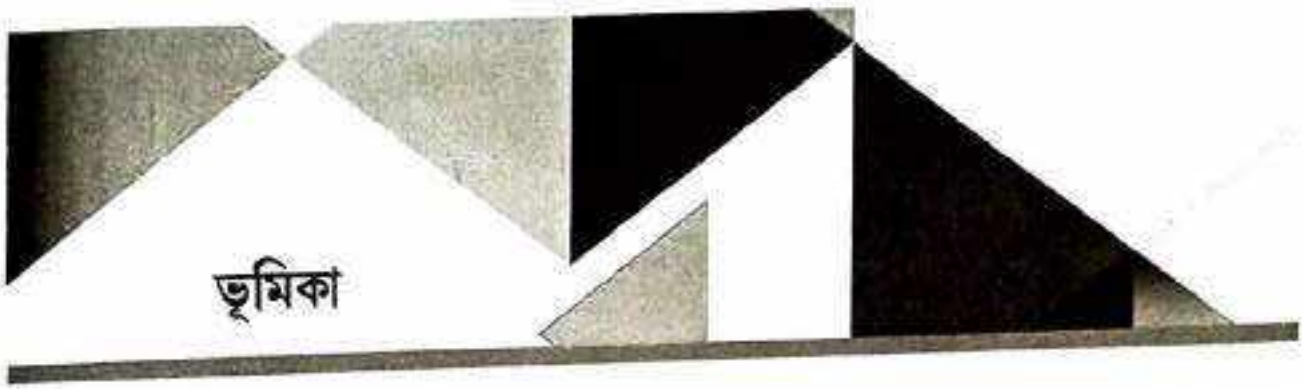

ভূমিকা

ইউ. জি. সি'র প্রস্তাবমত পশ্চিমবঙ্গ তথা সারা ভারতের কলেজগুলোর পাঠক্রমে 'চয়েস বেসড ক্রেডিট সিস্টেম' (CBCS) ব্যবস্থা চালু হয়েছে। ফলে প্রচলিত বিষয়গুলো নতুনভাবে লেখার প্রয়োজন দেখা দিয়েছে। সুদীর্ঘকাল বিভিন্ন কলেজে অধ্যাপনা করতে গিয়ে অনুভব করেছি যে সাম্মানিক ও স্নাতকোত্তর স্তরে বাংলায় লেখা ছাত্র/ছাত্রীদের কাছে সহজবোধ্য বইয়ের বড়োই অভাব। অথচ বেশিরভাগ ছাত্র/ছাত্রী ইংরেজি ভাষায় লিখতে বা ইংরেজি বইয়ের সদ্ব্যবহার করে তথ্য সমৃদ্ধ উত্তর তৈরি করতে অপারগ। 'জাপানের ইতিহাস' পশ্চিমবঙ্গের বিভিন্ন বিশ্ববিদ্যালয়ের সাম্মানিক স্তরের নতুন পাঠ্যসূচীর অঙ্গীভূত হয়েছে। তাই এই ইতিহাস যাতে ছাত্র/ছাত্রীদের কাছে উদীয়মান সূর্যের দেশের' ন্যায় উদীয়মান আশা ও অনুপ্রেরণার সঞ্চার করতে পারে সে বিষয়টি উপলব্ধি করে আমরা '*জাপানের ইতিহাস*' বইটি লিখলাম। আমাদের বিশ্বাস বইটি সাম্মানিক স্তরের ছাত্র/ছাত্রী ছাড়াও আগ্রহী পাঠকের পাঠতৃষ্ণা মেটাতে সক্ষম হবে।

এ বিষয় সত্য যে এটি কোন গবেষণাধর্মী বই নয়। আমাদের উদ্দেশ্য ইংরেজিভাষায় লেখা বইগুলোর বক্তব্যকে ছাত্র/ছাত্রীদের কাছে বোধগম্য করে তোলা। বইটির মধ্যে জাপানের-তকুগাওয়া শোগুন যুগের সমাজ অর্থনীতি—শোগুনতন্ত্রের পতন—মেইজী পুনঃস্থাপন—মেইজী শাসনব্যবস্থা—সংবিধান—অর্থনীতি—মেইজী সংস্কার জাইবাৎসু—জাপানের সঙ্গে চীন, ইংল্যান্ড, রাশিয়ার যুদ্ধ—চুক্তি, মিত্রতা—প্রথম ও দ্বিতীয় বিশ্বযুদ্ধে জাপানের যোগদান ও ভূমিকা ও পরিণতী—প্রভৃতি বিষয়গুলো সহজ ও সরল ভাষায় আমরা লিখেছি। এক্ষেত্রে আমরা বহু সহায়ক গ্রন্থের সাহায্য নিয়েছি। বইটি সহজবোধ করার জন্য ম্যাপ, চার্ট ও চিত্রের সাহায্য নিয়েছি। তাই যাদের উদ্দেশ্যে আমাদের এই বই লেখা তাদের প্রয়োজন মিটলে আমাদের এই শ্রম সার্থক হয়েছে বলে মনে করব, তা সত্ত্বেও কিছু অপূর্ণতা হয়ত রয়ে গেল। ছাত্র/ছাত্রী, অধ্যাপক ও আগ্রহী পাঠকদের কাছ থেকে সুপরামর্শ পেলে পরবর্তী সংস্করণে তা মেটাবার চেষ্টা করব।

পরিশেষে বলি এই বই প্রকাশে দায়িত্ব 'কল্যাণী পাবলিশার্স' গ্রহণ করে আমাদের কৃতজ্ঞতা পাশে আবদ্ধ করেছে। কলেজ লাইব্রেরীর বই ও গ্রন্থাগারের সব কর্মী বন্ধু ও সর্বোপরি পরিবারের সদস্যরা আমাদের সর্বোতভাবে সাহায্য করেছে। তাই সকলের প্রতি আমাদের আন্তরিক অভিনন্দন।

মবিনুল ইসলাম
আজাহার ইসলাম
জয়েশ রাজগুরু
মিলন কান্তি দাস
সুমিত কুমার মন্ডল

সূচীপত্র

		পৃষ্ঠা সংখ্যা
১.	জাপানের ইতিহাস	1–2
২.	জাপানের উন্মোচন	3–8
৩.	মেইজি যুগ	9–38
৪.	মেইজি বিদেশ নীতি	39–48
৫.	মেইজি পরবর্তী জাপানের বিদেশনীতি	49–55
৬.	১৯২১-৩৬ খ্রীস্টাব্দের ঘটনাপ্রবাহ	56–61
৭.	জাপানের আধুনিকীকরনের দ্বিতীয় পর্যায়	62–64
৮.	১৯৩৭ খ্রীষ্টাব্দের পরের ঘটনা	65–76
৯.	জাপানের রাজনৈতিক দল	77–84
১০.	অন্যান্য ঘটনাবলী	85–89
১১.	সংক্ষিপ্ত প্রশ্নোত্তর	89–94
১২.	সহায়ক গ্রন্থপঞ্জি	95–96

১ জাপানের ইতিহাস ঃ শোগুনতন্ত্র

■ শোগুনতন্ত্রের শাসনকালের একটি উল্লেখযোগ্য বৈশিষ্ট্য হল সর্বশ্রেণির জাপানিদের মধ্যে শিক্ষা ও সংস্কৃতির প্রসার। খ্রিস্টিয় চতুর্দশ ও পঞ্চদশ শতকে জাপানের সামরিক ও বেসামরিক শ্রেণির প্রচেষ্টায় শিক্ষা বিস্তারের পথ প্রশস্ত হয়। শোগুন, ডাইমিয়ো ও সামুরাই শ্রেণি সম্মিলিতভাবে জাপানকে সুসংস্কৃত দেশ হিসাবে গড়ে তুলতে আত্মনিয়োগ করে। টোকুগাওয়া শোগুনরা বিশ্বাস করত দেশে যদি শিক্ষার পরিবেশ সৃষ্টি করে জন সাধারণের মনে সাহিত্য, ইতিহাস, শিল্প, সঙ্গীত প্রভৃতি বিষয়ে অনুরাগ সৃষ্টি করা যায়, তাহলে জনগণ এই সব বিষয়ের চর্চায় নিমগ্ন থাকবে। তারা শোগুনদের বিরুদ্ধে কোন সমালোচনা থেকে বিরত থাকবে। ফলে শোগুনরা নির্বিবাদে তাদের রাজনৈতিক ক্ষমতা ভোগ করতে পারবে।

জাপানের শোগুন যুগ বৈদেশিক বা অভ্যন্তরীণ যুদ্ধ বিগ্রহ থেকে অনেকটা মুক্ত ছিল। তাই শোগুনরা জাপানের সামুরাই যোদ্ধা শ্রেণিকে বেশ ভয় পেত। শোগুনদের আশঙ্কা ছিল সামুরাই শ্রেণি তাদের বিরুদ্ধে অস্ত্রধারণ করলে পরিস্থিতি সঙ্গীন হয়ে উঠবে। তাই সামুরাই শ্রেণির অলস দিনগুলো যাতে শোগুন বিরোধী কার্যকলাপে নিয়োজিত হতে না পারে তাই এই শ্রেণিকে শিক্ষা ও সংস্কৃতির উন্নয়নে শোগুনরা নিয়োজিত করে। ফলে জাপানের শিক্ষা ও সংস্কৃতির বিস্তারে সামুরাইরা গুরুত্বপূর্ণ ভূমিকা পালন করে। ডাইমিয়ো শ্রেণিও জাপানের শিক্ষা প্রসারে অগ্রণী ভূমিকা পালন করে।

ঐতিহাসিক H. M Vinacke উল্লেখ করেছেন শোগুনতন্ত্রের শাসনকালে চীনা সভ্যতার অনুপ্রবেশ জাপানে শিক্ষা প্রসারের অনুকূল পরিবেশ সৃষ্টি করে। তাছাড়া পিয়োটো অঞ্চলের মধ্যে সন্ন্যাসীদের প্রভাব জাপানের শিক্ষা প্রসারে যথেষ্ট সহায়ক হয়। ফলে শোগুনদের পৃষ্ঠপোষকতা জাপানের সাহিত্য, ইতিহাস, স্থাপত্য শিল্প, চিত্র বিদ্যা ও সঙ্গীতচর্চার ব্যাপক উন্নতি হয়। ১৬৩০ খ্রি. এডোতে স্থাপিত হয় প্রথম কুফু কলেজ। ডাইমিয়োগণের উদ্যোগে জাপানে গড়ে ওটে একাধিক হান (Han) স্কুল ও কলেজ। পঠন পাঠনের জন্য জাপানে কনফুসীয় শিক্ষা ভিত্তিক বহু পাঠ্যপুস্তক রচিত হয়। শিক্ষার্থীদের উপযোগী পাঠ্যপুস্তক রচনা হওয়ায় শোগুনতন্ত্রের শাসনাধীনে সাধারণের মধ্য শিক্ষার ব্যাপক প্রসার ঘটে। ১৮০০ খ্রি. এক সমীক্ষায় দেখা যায় জাপানি পুরুষদের মধ্যে ৪০ শতাংশ থেকে ৫০ শতাংশ লিখতে ও পড়তে সক্ষম হয়।

কনফুসীয় নীতির শিক্ষামূলক আদর্শ হল পিতা-মাতার সেবা, গুরুজনের প্রতি শ্রদ্ধা, গোষ্ঠীর সদস্যদের সঙ্গে সদ্ভাব বজায়, দেশের প্রতি কর্তব্য পালন করা ও আইন বিরুদ্ধ কাজ না করা।

➤ **শোগুনতন্ত্রের পতন ঃ** মিনামোটো জোরিটোমোর নেতৃত্বে ১১৯২ খ্রি. জাপানে যে শোগুন শাসনের সূচনা হয়েছিল ১৮৬৭ খ্রিঃ শোগুন শাসক যোশিনবুর পদত্যাগের মাধ্যমে সুদীর্ঘ ৬৭৫ বছরের শোগুনতন্ত্রের পতন ঘটে। শোগুনতন্ত্রের কেন পতন ঘটল—তা নিয়ে ঐতিহাসিকদের মধ্যে বিতর্ক দেখা দিয়েছে। প্রখ্যাত ঐতিহাসিক G. C. Allen, W. Elliot Griffs প্রমুখ শোগুনতন্ত্রের পতনের কারণ হিসেবে অভ্যন্তরীণ দুর্নীতি অব্যবস্থা ও অর্থনৈতিক সঙ্কটের কথা উল্লেখ করেছেন। ঐতিহাসিক Reischaver-এর মতে—বহির্বিশ্বের চাপে শোগুনতন্ত্রের পতন ঘটে। Sir George Sansom-এর মতে—"what opened the door was not a summons from without but an explision from withing" তিনি দেখিয়েছেন কিভাবে টোকুগাওয়া শোগুন শাসন ডাইমিয়ো, সামুরাই, বণিক, কৃষক, বুদ্ধিজীবী সকলের কাছে অসহনীয় হয় উঠেছিল। সকলেই শোগুন শাসনের অবসান ঘটিয়ে বহির্বিশ্বের সঙ্গে নতুন সম্পর্ক রচনা করতে চেয়েছিল।

শোগুন নিয়ন্ত্রিত প্রশাসনিক ব্যবস্থায় ডাইমিয়ো, সামুরাই, বণিক ও কৃষক শ্রেণি কেউ-ই স্বস্তিতে ছিল না, ডাইমিয়ো শ্রেণির ওপর উত্তরোত্তর আর্থিক চাপ এবং এডোতে বাধ্যতামূলক অবস্থিতি ও বিলাসবহুল জীবনের ব্যয়ভার তাদের

শোগুন শাসনের প্রতি বীতশ্রদ্ধ করে তুলেছিল। আলোচ্য সময়ে শস্যের পরিবর্তে মুদ্রার মাধ্যমে কর দিতে হলে কৃ
শ্রেণির পক্ষে চরম সমস্যার সৃষ্টি হয়। কারণ প্রয়োজনের সময় শস্যের দাম পেত না। ফলে কৃষকশ্রেণি চরম শোষ
কবলে পড়ে শোগুনতন্ত্রের বিরুদ্ধে বিদ্রোহের পথ বেছে নেয়। ঐতিহাসিক নর্মান কৃষক বিদ্রোহকে শোগুনতন্ত্রের পত
অন্যতম কারণ বলে মনে করেন।

শোগুন শাসনে যুদ্ধের প্রয়োজনীয়তা হ্রাস পেলে সামুরাই শ্রেণি কর্মচ্যুত হয়ে পড়ে এবং ডাইমিয়োদের আর্থিক বো
বাড়ায়। পরিবর্তিত পরিস্থিতির সঙ্গে মানিয়ে নিয়ে অনেকে বিভিন্ন জীবিকায় যুক্ত হয়, অনেকের আর্থিক অবস্থা শোচ
হয়ে ওঠে। অনেকে বাধ্য হয়ে ধনী বণিক শ্রেণির কাছে ঋণ গ্রহণ করে। বণিক শ্রেণির সঙ্গে সামুরাই শ্রেণির সামাজি
সম্পর্ক গড়ে ওঠে। শোগুন বিরোধী সামুরাই বণিক আঁতাত শোগুনতন্ত্রের পথ প্রশস্ত করে।

জাপানে শোগুনতন্ত্র প্রতিষ্ঠার সাথে সাথে সেখানে বৌদ্ধ ধর্মের প্রসার ঘটে। কারণ জাপানি সম্রাটরা বৌদ্ধ ধর্মকে
রাষ্ট্রীয় ধর্মের স্বীকৃতি দান করেছিল। কিন্তু সাধারণ জনগণের মধ্যে সনাতন শিন্টো ধর্মের প্রতি শ্রদ্ধা অব্যাহত থা
শিন্টো ধর্মকে আশ্রয় করেই জাপানে রাজভক্তির বিকাশ ঘটে। কারণ শিন্টো ধর্ম অনুযায়ী সাধারণ জাপানীদের ক
ছিলেন অবৈধ ক্ষমতার অধিকারী।

শোগুনতন্ত্রের পতনের জন্য পরবর্তী শোগুন শাসকদের অপদার্থতা, অযোগ্যতা, অদূরদর্শিতা ও অক্ষমতা যথেষ্ট দা
ছিল। শোগুন জোটিটোসো, নওনাগা, হিদেয়োশী ও ইয়েয়াসুর মতো বুদ্ধিমান ও দূরদর্শী শোগুনের পরিবর্তে সুনো
ইয়েনোবু, ইয়েতসুগুর মতো অযোগ্য ও দুর্বল শোগুনরা ক্ষতায় অধিষ্ঠিত হলে শোগুনতন্ত্রের ভবিষ্যৎ অনিশ্চিত হ
পড়ে। সুনোযোশির একমাত্র পুত্রের অল্প বয়সে মৃত্যু হলে তিনি তাঁর পাপের প্রায়শ্চিত্ত স্বরূপ প্রাণিদের প্রতি বিশে
কুকুরের প্রতি দয়া প্রদর্শনের নীতি ঘোষণা করেন। শোগুন শাসকদের এই খামখেয়ালীপনা তাঁদের পতনের অন্য
কারণ হিসবে বিবেচ্য।

শোগুন শাসক সুনোযোশির রাজত্বকালে প্রশাসনিক শৈথিল্য ও অনিয়ন্ত্রিত অর্থব্যয় জাপানের আর্থিক ও প্রশাস
সংকট সৃষ্টি করেছিল। পরবর্তী দুই শোগুন শাসন ইয়েশিপে (১৭৪৫-৬০ খ্রি.) এবং ইয়েহারুর (১৭৬০-১৭৮৬ খ্রি
শাসনকালে এই সংকট তীব্র আকার ধারণ করেছিল। এই সময় অভ্যন্তরীণ অব্যবথা ও অস্থিরতা চরমমাত্রায় পৌঁছ
এই সুযোগে জাপানে বিদেশী শক্তির অনুপ্রবেশ ঘটে।

শোগুন ইয়েনারীর সুদীর্ঘ শাসনকালে ১৭৮৭ খ্রি.-১৮৫৭ খ্রি. জাপানের সামন্ততান্ত্রিক অর্থনীতিতে ভাঙন দেখা
রাজনৈতিক ও আর্থিক সংকটের সঙ্গে দুর্ভিক্ষ ও মহামারী যুক্ত হলে দেশের পরিস্থিতি ভয়াবহ হয়ে ওঠে। এই সময়
শস্যে চালের দাম অস্বাভাবিক বৃদ্ধি পেলে মজুতদারদের বিরুদ্ধে ব্যাপক দাঙ্গা দেখা দেয়। জাপানের ইতিহাসে ইহা 'R
Riot' বা 'চাউল দাঙ্গা' নামে খ্যাত। দুর্ভিক্ষ, মড়ক ও আর্থিক সঙ্কটে বিপর্যস্ত জাপানের অনেকেই শোগুনতন্ত্রের প
কামনা করতে থাকেন। সামুরাই শ্রেণিতেও বিদ্রোহ দেখা দেয়। ফলে শোগুন যুগের অবসান ঘটে।

শোগুনতন্ত্রের অবসানের ক্ষেত্রে শোগুন-বিরোধী সাতসুমা ও চোষুগোষ্ঠীর অবদান নেহাত কম ছিল না। অভ্য
বিশৃঙ্খলা ও বৈদেশিক চাপে যখন শোগুন শাসকরা দিশেহারা তখন জাপানের রাজনৈতিক পট পরিবর্তনের জন্য সাতসু
চোষু গোষ্ঠী সক্রিয় হয়ে ওঠে। এই দুই গোষ্ঠী সামুরাই শ্রেণিকে বিদেশীদের বিরুদ্ধে ক্ষেপিয়ে তোলে। ১৮৬৩ খ্রি. শো
শ্রেণি এডোতে ব্রিটিশ কূটনৈতিক দপ্তর পুড়িয়ে দেয়। বিদেশীদের ওপর আক্রমণ ও রাজনৈতিক হত্যার পর্ব শুরু
দেশের সুরক্ষার জন্য প্রতিরক্ষা খাতে ব্যয় বাড়ে। তাছাড়া সামুরাই কর্তৃত বিদেশি ও তাদের জাহাজের ওপর আক্রম
ক্ষতিপূরণ স্বরূপ ব্যয় শোগুন অর্থনীতিকে নিঃস্ব করে তোলে। শোগুনদের এই চরম আর্থিক দুর্বলতার সুযোগে শো
বিরোধী আন্দোলন জোরদার করতে এগিয়ে আসে সাতসুমা ও চোষু গোষ্ঠী। মুৎসহিটোকে রাজপদে বসিয়ে ওই দুই
তীব্র আন্দোলন শুরু করলে শেষ শোগুন শাসক যোশিনোবু ১৮৬৭ খ্রি. পদত্যাগ করেন। ফলে শোগুনতন্ত্রের অবসান

➤ **জাপানে অনুপ্রবেশ ঃ** উনবিংশ শতাব্দীর প্রথমার্ধে জাপানের ব্যবসা-বাণিজ্যের দ্রুত উন্নতি ঘটতে থাকে। জাপানী বণিকরা বৈদেশিক বাণিজ্যে অংশ গ্রহণ করতে উৎসাহী হয়ে ওঠে। এই সময় পাশ্চাত্যে শক্তিবর্গ জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক গড়ে তুলতে আগ্রহ প্রকাশ করে। একদিকে অভ্যন্তরীণ পরিবর্তন, অন্যদিকে বাইরের চাপ জাপানের রুদ্ধ দ্বার উন্মুক্ত করার পথ প্রশ্ন করে। ১৮০৬-০৭ খ্রিস্টাব্দে রাশিয়া জাপানে অনু প্রবেশের চেষ্টা করে কিন্তু তাদের সেই উদ্যোগ সফল হয়নি। ১৮৫০ খ্রি. আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্র জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক স্থাপনে উদ্যোগী হয়।

১৮৫০ খ্রি. আমেরিকার জাপানে অনুপ্রবেশের প্রকৃতি সম্পর্কে ঐতিহাসিক রিচার্ড স্টোরি বলেছেন—আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্রের মূল উদ্দেশ ছিল চীনের প্রতিবেশী রাষ্ট্র জাপানের সঙ্গে আমেরিকার সম্পর্ক স্থাপন অর্থনৈতিক ও রাজনৈতিক দিক থেকে ছিল অত্যন্ত গুরুত্বপূর্ণ। কারণ প্রশান্ত মহাসাগরীয় অঞ্চলে মার্কিন বণিকরা তিমি শিল্প (তিমি মাছের তেল ও অস্থি দিয়ে শৌখিন দ্রব্য প্রস্তুত) গড়ে তুলতে উদ্যোগী হন। এছাড়া জাপানের খনি আমেরিকান বণিকদের কাছে অত্যন্ত লোভনীয় ছিল। তাছাড়া বহু মার্কিন রাজনীতিবিদ প্রশান্ত মহাসাগরীয় অঞ্চলে নিজেদের আধিপত্য বৃদ্ধিতে সচেষ্ট ছিল। এছাড়াও ছিল প্রতিশোধমূলক ইচ্ছা। কারণ জাহাজ ডুবির ফলে যে সব আমেরিকান নাবিক জাপানের উপকূলে আশ্রয় নিত জাপানীরা তাদের সঙ্গে অত্যন্ত দুর্ব্যবহার করত।

১৮৫২ খ্রি. কমোডের ম্যাথু পেরি যুদ্ধ জাহাজ সহ জাপানে উপস্থিত হন। আমেরিকার পক্ষ থেকে একটি চিঠি তিনি জাপানী কর্তৃপক্ষকে দেন। ১৮৫৪ খ্রি. চাপে পড়ে জাপান কানাগাওয়ার সন্ধি চুক্তি স্বাক্ষর করতে বাধ্য হন।

(ক) চুক্তির শর্ত অনুযায়ী নাগাসাকি, দাতে, শিমোডা বন্দর মার্কিন জাহাজের জন্য উন্মুক্ত হয়।

(খ) জাপানের শিমোডাতে একজন মার্কিন কনসাল স্থায়ীভাবে বসবাস করার অনুমতি লাভ করে।

(গ) আমেরিকান জাহাজ দুর্ঘটনায় পড়লে, জাপানী কর্তৃপক্ষ নাবিকদের সাহায্য করার প্রতিশ্রুতি দেয়।

(ঘ) মার্কিন যুক্তরাষ্ট্র জাপানের কাছে সব থেকে অনুগৃহীত দেশ" হিসাবে স্বীকৃতি লাভ করে।

চুক্তির শর্তগুলি বিশ্লেষণ করলে আমেরিকার সাম্রাজ্যবাদী চরিত্রের স্বরূপ পরিস্ফুট হয়ে ওঠে। কনোগাওয়ার সন্ধি অনুযায়ী জাপানের বন্দরের উপর আমেরিকার আধিপত্য প্রতিষ্ঠিত হয়। আবার কনসালের মাধ্যমে আমেরিকা জাপানকে নিজের কবজার মধ্যে রাখতে সক্ষম হয়। জাপান আমেরিকার অনুগৃহীত রাষ্ট্রে পরিণত হয়।

আমেরিকার পদাঙ্ক অনুসরণ করে ১৮৫৪ খ্রি. ব্রিটেন, ১৮৫৫ খ্রি. রাশিয়া এবং ১৮৫৬ খ্রি. হল্যান্ড প্রভৃতি তিনটি পশ্চিমী সাম্রাজ্যবাদী রাষ্ট্র জাপানের কাছ থেকে 'অতি রাষ্ট্রিক অধিকার' আদায় করে দেয়। ফলে জাপানের অর্থনীতির উপর পশ্চিমী শক্তির আধিপত্য প্রতিষ্ঠিত হয়।

➤ **এডো চুক্তি ঃ** কানাগাওয়ার চুক্তি প্রকৃতপক্ষে বাণিজ্য চুক্তি ছিল না। মার্কিন কনসাল হ্যারিস ১৮৫৮ খ্রি. ২৯শে জুলাই জাপান ও আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্রের মধ্যে একটি চুক্তি স্বাক্ষর করেন এই চুক্তি হ্যারিস সন্ধিচুক্তি বা এডো চুক্তি নামে পরিচিত। এই চুক্তি বলে—

(ক) জাপান ও আমেরিকার মধ্যে কূটনৈতিক সম্পর্ক গড়ে ওঠে।

(খ) কনোগাওয়া বন্দর মার্কিন জাহাজের কাছে উন্মুক্ত হয়।

(গ) আমদানি ও রপ্তানি শুল্ক নির্ধারণের ক্ষেত্রে জাপানকে মার্কিন প্রতিনিধিদের সম্মতি নিতে বাধ্য করা হয়।

(ঘ) জাপানে বসবাসকারী আমেরিকানরা কোন আইনে জড়িয়ে পড়লে তাদের বিচার আমেরিকান আইন অনুযায়ী হবে বলে স্থির হয়।

(ঙ) আমেরিকার নাগরিকরা জাপানে পূর্ণ ধর্মীয় স্বাধীনতা উপভোগ করবেন।

এই সন্ধির শর্তগুলি বিশ্লেষণ করলে সহজেই বোঝা যায় যে মার্কিন সেনাপতি কমোডর পেরি জাপানকে বহির্বিশ্বের কাছে উন্মুক্ত করার যে প্রক্রিয়া শুরু করেছিলেন ১৮৫৮ খ্রি. এডো চুক্তির মাধ্যমে তা পরিপূর্ণতা লাভ করে। এই চুক্তি জাপানের পক্ষে ছিল অত্যন্ত অপমানজনক। কারণ সমস্ত শর্তই জাপানের বিরুদ্ধে গিয়েছিল। তাই জাপানে শ্লোগান উঠেছিল "সোন্ন-জো-ই"। অর্থাৎ সম্রাটকে শ্রদ্ধা কর এবং বিদেশীদের বিতাড়িত কর।

উনবিংশ শতাব্দীর মধ্যভাগ পর্যন্ত জাপানের পররাষ্ট্রনীতির একমাত্র লক্ষ্য ছিল বহির্জগতের সংস্পর্শ থেকে নিজেকে সম্পূর্ণ বিচ্ছিন্ন রাখা। বিদেশের সঙ্গে কোনো প্রকার রাজনৈতিক, অর্থনৈতিক বা সাংস্কৃতিক যোগাযোগ স্থাপনের ইচ্ছা জাপানের একেবারেই ছিল না। বিশেষতঃ পাশ্চাত্য দেশোগুলো সম্পর্কে জাপানের এই বর্জন নীতি ছিল অত্যন্ত প্রবল। সপ্তদশ শতাব্দীর প্রথমেই তাই খ্রীস্টান ধর্মযাজকদের জাপানে প্রবেশ নিষিদ্ধ হয়েছিল। কারণ ধর্মযাজকগণ ধর্মপ্রচারের দ্বারা রাজনৈতিক প্রভাব বিস্তারের চেষ্টা করতেন এরপর ১৬৩৭ খ্রি. প্রবর্তিত একটি আইনে সমস্ত বিদেশীদের জাপানে প্রবেশ নিষিদ্ধ হয়। এই নিষেধাজ্ঞা অমান্য করলে মৃত্যুদন্ড দেওয়া হবে বলে ঘোষণা করা হয়। তবে চীন এবং হল্যান্ড সম্পর্কে জাপানর সরকার এই আইন সামান্য শিথিল করে তাদের জাপানে প্রবেশের সীমিত অধিকার প্রদান করেন। সম্ভবতঃ এই সম্পর্ক উদার এবং সামরিক শক্তিতে দুর্বল বলেই জাপান এই দুই দেশ সম্পর্কে পৃথক নীতি অনুসরণ করার পক্ষপাতী ছিল।

জাপান সরকার শুধুমাত্র বিদেশীদেরই জাপানে প্রবেশ নিষিদ্ধ করেননি, জাপানীদের পক্ষেও বিদেশে গমন নিষিদ্ধ হয়েছিল। জাপানিরা যাতে বিদেশের সংগে বাণিজ্যিক সম্পর্ক স্থাপন করতে না পারে সেইজন্য পঞ্চাশ টনের অধিক ভারবাহী জাহাজ নির্মাণ নিষিদ্ধ হয়েছিল। এশিয়ার দেশগুলোর মধ্যে একমাত্র চীনের সঙ্গে এবং ইওরোপের দেশগুলোর মধ্যে একমাত্র হল্যান্ডের সঙ্গে জাপানের বাণিজ্যিক সম্পর্ক ছিল। তবে এই বাণিজ্যের পরিধিও ছিল খুব সীমিত। একমাত্র নাগাসাকি বন্দরের মাধ্যমে হল্যান্ডের সঙ্গে জাপানের বাণিজ্য চলত ইওরোপে সম্পর্কে যতটুকু খবর জাপান সংগ্রহ করত তা হল্যান্ডের মাধ্যমেই করত। হল্যান্ডের মাধ্যমে চীনে বিদেশী বণিকদের দৌরাত্মের খবর জাপানে এসে পৌঁছেছিল। এই সব বণিকরা জাপানেও প্রবেশের চেষ্টা করতে পারেন। এই রকম আশঙ্কা করেই জাপান ১৮২৫ খ্রি. ঘোষণা করে যে জাপানের উপকূলে কোনো বিদেশী জাহাজ প্রবেশ করলে গোলা বর্ষণ করা হবে। ১৮৪২ খ্রি. আফিমের যুদ্ধ বিশাল চীন সাম্রাজ্যের গ্লানিকর পরাজয়ের সংবাদ জাপানে অস্বস্তি সৃষ্টি করে। কিন্তু জাপানের বহির্মুখী নীতির কোনো পরিবর্তন হয়নি।

এইভাবে জাপান দীর্ঘকাল বিচ্ছিন্নতার নীতি অনুসরণ করে চললেও উনবিংশ শতাব্দীতে এই নীতি প্রবল সংকটের সম্মুখীন হয়। ১৮৪২ খ্রি. চীনের বিচ্ছিন্নতা বিনষ্ট হওয়ার সঙ্গে সঙ্গে বহির্জগতের কাছে জাপানের উন্মোচনও অনিবার্য হয়ে উঠে। বিশেষত চীনের সঙ্গে পাশ্চাত্য দেশোগুলি ঘনিষ্ট বাণিজ্যিক যোগাযোগ স্থাপিত হওয়ায় স্বাভাবিক ফল হিসাবেই চীনের প্রতিবেশী জাপান ও পাশ্চাত্য দেশোগুলির দৃষ্টি আকর্ষণ করে। অবশ্য ১৮৪২ খ্রি. আগেও ইওরোপীয় কয়েকটি দেশ জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক স্থাপনের জন্য তৎপর হয়ে উঠেছিল। ১৭৯২ খ্রি. রাশিয়া জাপানের সঙ্গে বাণিজ্যিক সম্পর্ক স্থাপনের চেষ্টা করে ব্যর্থ হয়েছিল। ১৮২০ খ্রি. ইংল্যান্ডের পক্ষ থেকে অনুরূপ চেষ্ট করা হয়েছিল। কিন্তু এই চেষ্টা সার্থক হয়নি। ১৮৪২ খ্রি. ইংল্যান্ডের চেষ্টায় চীন উন্মুক্ত হলেও জাপানের উন্মোচন হয়নি। এ ব্যাপারে ইংল্যান্ড উদ্যোগী হতে পারেনি। জাপানকে উন্মুক্ত করতে উদ্যোগী হয় আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্র।

কয়েকটি বিশেষ কারণে যে সময় জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক স্থাপন করা আমেরিকার পক্ষে অপরিহার্য হয়ে উঠেছিল। প্রশান্ত মহাসাগরের উপকূলে অস্টোরিয়া নামক স্থানটি ছিল আমেরিকার প্রভাবাধীনে। উনবিংশ শতাব্দীর শুরুতে অস্টারিয়ার মাধ্যমে পূর্ব এশিয়ার সঙ্গে আমেরিকার বাণিজ্যের সম্ভাবনা দেখা দিয়েছিল। ১৮৩৭ খ্রি. তাই আমেরিকা

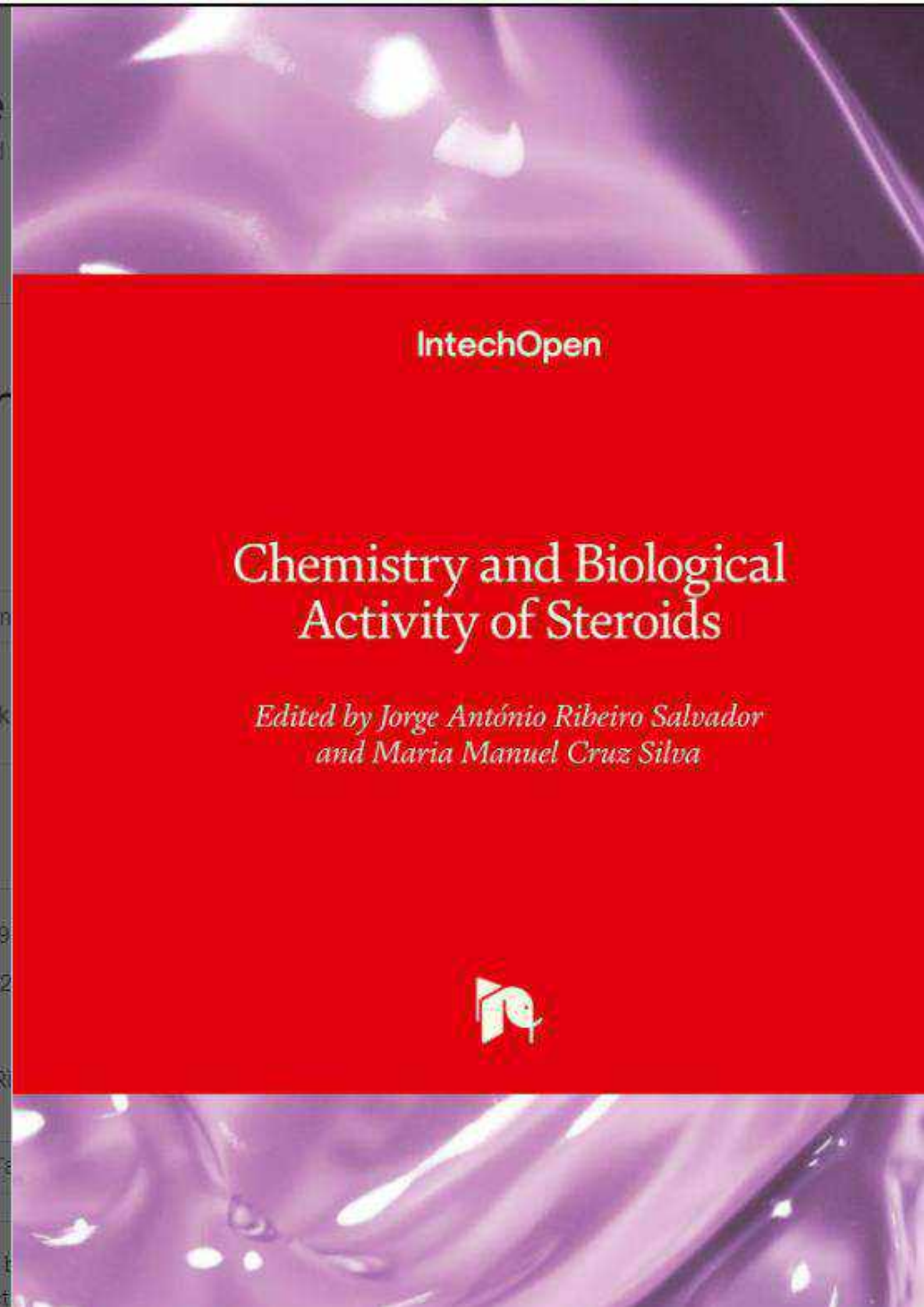
IntechOpen
Chemistry and Biological Activity of Steroids
Edited by Jorge António Ribeiro Salvador and Maria Manuel Cruz Silva

Contents

Preface XI

Chapter 1 1
Introductory Chapter: Chemistry and Biological Activity of Steroids - Scope and Overview
by Maria Manuel Cruz Silva and Jorge Antônio Ribeiro Salvador

Chapter 2 5
Biotransformation of Steroids Using Different Microorganisms
by Arturo Cano-Flores, Javier Gómez and Rigoberto Ramos

Chapter 3 37
Estrone Sulfatase Inhibitors as New Anticancer Agents
by Svetlana N. Morozkina and Alexander G. Shavva

Chapter 4 63
Control of Liver Gene Expression by Sex Steroids and Growth Hormone Interplay
by Leandro Fernández-Pérez, Mercedes de Mirecki-Garrido, Carlota Recio and Borja Guerra

Chapter 5 87
Role of Androgens in Cardiovascular Diseases in Men: A Comprehensive Review
by Dilip Mukherjee, Koushik Sen, Shreyasi Gupta, Piyali Chowdhury, Suravi Majumder and Payel Guha

Chapter 6 111
Steroid-Based Supramolecular Systems and their Biomedical Applications: Biomolecular Recognition and Transportation
by Ruilong Sheng

Copyrighted material

Chapter 5

Role of Androgens in Cardiovascular Diseases in Men: A Comprehensive Review

Dilip Mukherjee, Koushik Sen, Shreyasi Gupta, Piyali Chowdhury, Suravi Majumder and Payel Guha

Abstract

The present knowledge on the androgens role in cardiovascular physiology is not fully completed. It remains unclear whether low serum testosterone concentrations in men are an independent risk factor for cardiovascular diseases (CVDs) or a marker of the presence of CVD. However, we demonstrated that endogenous testosterone levels may be implicated in CVDs. Androgens role in modulating cardiovascular function is one of the highest importances, given that its deficiency is strongly associated with hypertension, atherosclerosis, diabetes, obesity, and cardiac hypertrophy. Although significant and independent association between testosterone levels and cardiovascular events in elderly men have not been confirmed in large prospective studies, cross-sectional studies, however, suggested that low testosterone levels in elderly men are associated with CVDs. The results of androgen therapy are not also conclusive. Perhaps, the effects of testosterone treatment of cardiovascular mortality and morbidity have not been extensively examined in control studies. Data on male animal experimentation of the effect of testosterone replacement therapy are either neutral or beneficial on the development of atherosclerosis. Since circulatory androgen levels modulation is expected to cause many other side effects, it seems to be essential to develop a strategy to target androgen receptor for better treating the CVDs.

Keywords: testosterone, miocardial infarction, men, lipid profile, ROS

1. Introduction

Cardiovascular diseases (CVDs) refers to a class of diseases that involve the heart and/or blood vessels and still the highest leading cause of death in developed and developing countries with earlier onset and possibly of greater mortality risk seen in males compared to females. Approximately 17.5 million people died from CVDs in 2012 representing 31% of all global deaths. It is anticipated that by 2030, the number of death due to CVDs will be reach to more than 23.6 million [1]. Since male gender is one of the risk factors for premature coronary artery disease, stroke, peripheral vascular disease, and heart failure, androgens have often been considered as a cause underlying this male disadvantage [2, 3]. Androgens, mainly

IntechOpen

Copyright

শক্তি চট্টোপাধ্যায়ের গদ্য

রাজশ্রী বসু

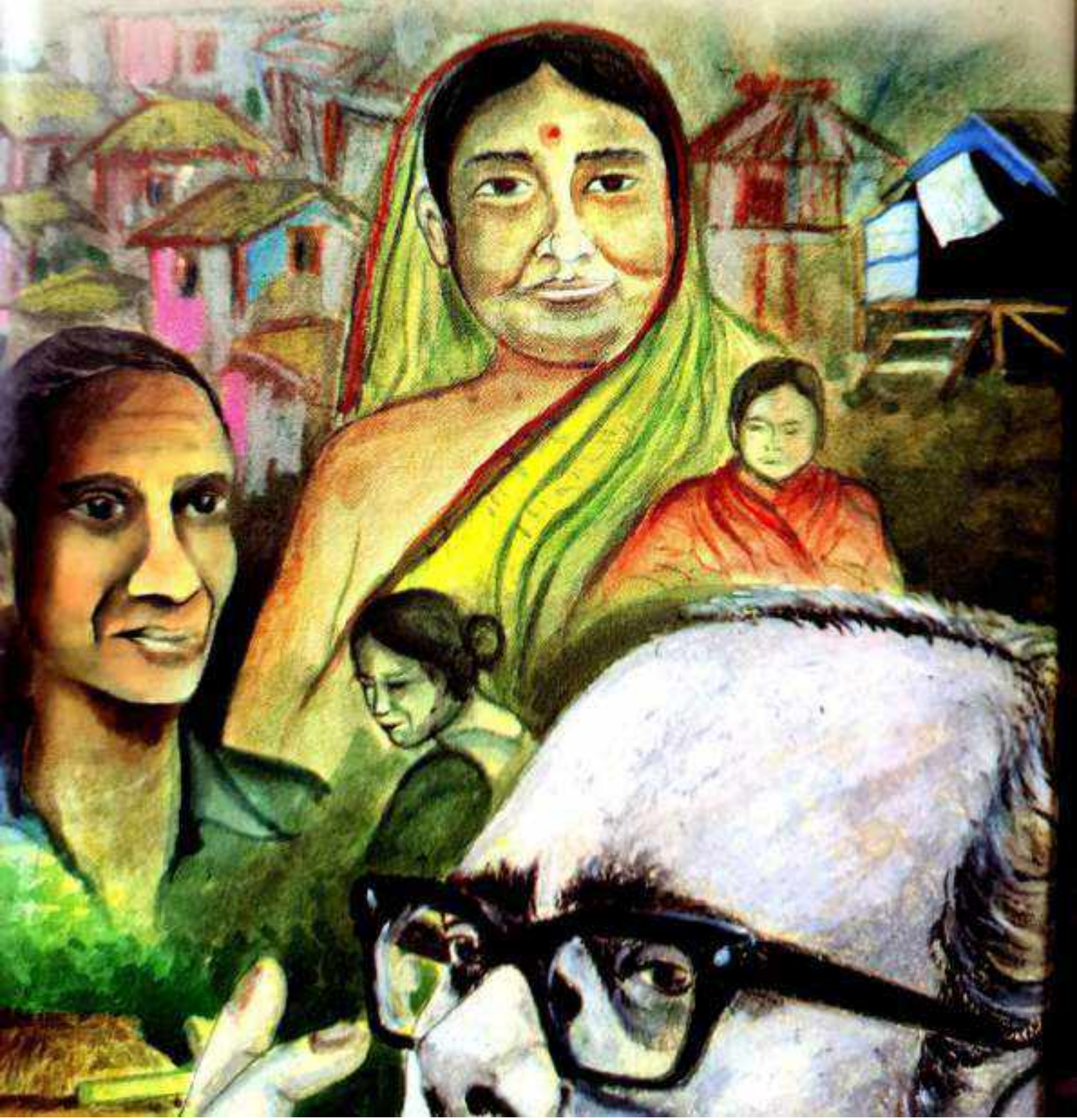

Shakti Chattopadhyayer Gadya
A Collection of Articles
Written by Rajashree Bose

ISBN 978-93-84496-68-5

প্রথম প্রকাশ
কলকাতা বইমেলা, জানুয়ারি ২০২০

দ্বিতীয় সংস্করণ
২৭ নভেম্বর ২০২১

গ্রন্থস্বত্ব
রাজশ্রী বসু

প্রকাশক
আফিফ ফুয়াদ
২৯/৩ শ্রীগোপাল মল্লিক লেন, কলকাতা ৭০০০১২
ভ্রাম্যভাষ : ৭২৭৮৭৬৫১৬৩#৭৮৭২৯৭৯৬৫৮

প্রচ্ছদ
ফয়সল অরফিয়াস

অক্ষরবিন্যাস
অনিন্দ্যসুন্দর ভট্টাচার্য
ই-৪৩ ব্রহ্মপুর সাউথ এন্ড, কলকাতা ৭০০০৯৬

মুদ্রক
শান্তি মুদ্রণ
৩২/৩ পটুয়াটোলা লেন, কলকাতা ৭০০০০৯

লেখকের কথা

'পৃথিবীটা ক্রমে ছোটো হতে হতে/স্যাটেলাইট আর কেব্‌লের হাতে/ড্রয়িংরুমে রাখা বোকা বাক্সতে বন্দী' কিংবা 'যোগাযোগ আজ হাতের মুঠোতে ঘুচে গেছে দেশ কাল সীমানার গণ্ডী' তবু 'তুমি আর আমি যাই ক্রমে সরে সরে' কী অপূর্ব নিস্পৃহ উচ্চারণ! কোভিড উত্তর সময়ে আমাদের প্রিয় প্রকরণগুলি ছুঁয়ে থেকে যদি সময়কে বিচার করা হয় তাহলে বোঝা যায়, ভাঙন শুরু হয়েছিল অনেক আগেই! কোভিড তাত্ত্বিক কিছু শব্দকে অভিধানে বহুল ব্যবহৃত শব্দের সারিতে কিছুটা এগিয়ে দিল। আইসোলেশন—এরকমই একটি শব্দ। 'সাক্ষাৎ' এখন 'মিট'। একটা সফ্‌টওয়্যার অ্যাপ্লিকেশন এখন সাক্ষাতের পরিভাষা।

সময়কে বিবেচনার জন্য আমরা তো কতভাবে মানদণ্ড নিরুপণ করেছি। ২০১৯ খ্রিস্টাব্দের পর সময় দু-পর্যায়ে ভাগ হয়ে গেছে—

১. কোভিড পূর্ববর্তী সময়

২. কোভিড পরবর্তী সময়

আর মধ্যবর্তী পর্বের নাম দেওয়া যেতে পারে নিভৃতবাস পর্ব।

মজার কথা, বিশ্বযুদ্ধের পর, কোভিডের আগে, সমস্ত পৃথিবী একসঙ্গে একই অভিজ্ঞতা কখনো অর্জন করেনি। সমস্ত আকস্মিকতারই কিছু না কিছু ইতিবাচকতা থাকে। কোভিড ও আমাদের নতুন করে জীবনকে মূল্যায়ন করতে শিখিয়েছে। আমরা যারা চেয়েছিলাম নিজেকে নিজের মতো গুছিয়ে নিতে, তারা কিন্তু একাকিত্বকে অনুভব করতে পেরেছি। মন খারাপ হলে মনেপ্রাণে চেয়েছি কেউ আমাদের হাতে হাত রাখুক। মৃত্যুকে মেনে নিতে শিখেছি কোনো আয়োজন ছাড়াই। বেঁচে থাকাটুকুকেও যে প্রতিমুহূর্তে উদ্‌যাপন করে নিতে হয় আড়ম্বর-বিনা-এ অভিজ্ঞতাও আমাদের জীবনের শিক্ষা। এই যে অর্জিত অভিজ্ঞতা, জীবনের অমূল্য অর্জন আমাদের বুদ্ধি এবং বোধিতে সঞ্চারিত হয়ে সৃষ্টি করেছে যে বিচিত্র শৈলী, চিন্তনের যে বিপুল বিন্যাস আমাদের সৃষ্টিকর্মের সঙ্গে জুড়ে গেল তা কিন্তু বিশ্ব সাহিত্যের শ্রেষ্ঠ সম্পদ হয়ে থাকল।

প্রশ্ন হল, শক্তি চট্টোপাধ্যায়ের গদ্য প্রসঙ্গ আলোচনা করতে বসে এই ভূমিকার প্রাসঙ্গিকতা কোথায়? শক্তি ছিলেন পঞ্চাশের দশকের তুমুল আলোচিত কবি। তাঁকে বলা হয় কৃত্তিবাসের কিংবদন্তি লেখক। শক্তি চট্টোপাধ্যায় যখন লেখালেখি শুরু করেছেন মহীনের ঘোড়াগুলির (বাংলা আধুনিক গানের দল) স্রষ্টা [illegible]

সরল পণ্য ও পরিষেবা কর

SIMPLE GOODS AND SERVICES TAX

DR. BANESWAR KAPASI, DR. GURUPADA DAS, MR. SOURAV SARKAR

red'shine
PUBLICATION

Scanned with CamScanner

ABOUT THE AUTHORS

Dr. Baneswar Kapasi, Ph.D, M.Com, MBA (Finance) has been serving as Associate Professor in the Department of Commerce, Kazi Nazrul University, Asansol, West Bengal. He has fifteen years of teaching experience in postgraduate and undergraduate programmes. He has completed on minor research project funded by the UGC. He has contributed more than thirty papers in reputed National and International journals. He has attended several national and international conferences and presented papers in such conferences. He has delivered more than two hundred lectures as resource person of the Securities and Exchange Board of India (SEBI) and as a trainer of National Centre for Financial Education (NCFE).

Dr. Gurupada Das is Assistant Professor at the Department of Commerce of Triveni Devi Bhalotia College, Burdwan, West Bengal. He has done MCom, MBA and PhD from the University of Burdwan. He has over 15 years of teaching experience at the Undergraduate & Postgraduate level. He is a life-member of the Indian Accounting Association and International Business Studies Academia. His areas of interest include Accounting, Finance & Taxation etc.

Mr. Sarkar completed his Master of Commerce from The University of Burdwan. He appointed as a Research Assistant under a project sponsored by ICSSR in the same University for one year. In his career as researcher, he is making his effort in publishing articles in UGC-approved international journals and presenting research paper in national and international seminars and conferences. His research interest finds the areas in Entrepreneur Development, Finance and Taxation. In recent times, he has been awarded by Indian Accounting Association for his Third Best Performance in National Accounting Talent Search (2018-19).

₹ 500/-

eBook

ISBN 978-93-93239-46-4

red'shine PUBLICATION INDIA

RED'SHINE Publication Pvt. Ltd
88-90 REDMAC, Navamuvada,
Lunawada, Gujarat-389230
Website: www.redshine.co.in
Email: info@redshine.in
Helpline: 0-76988 26988

9 789393 239464

Available on
kindle amazon goodreads Google Books

Scanned with CamScanner

SIMPLE GOODS AND SERVICES TAX

by: DR. BANESWAR KAPASI, DR. GURUPADA DAS & MR. SOURAV SARKAR

■

RED'SHINE PUBLICATION PVT. LTD.

Headquarters (India): 88-90 REDMAC, Navamuvada,

Lunawada, India-389 230

Contact: +91 76988 26988

Registration no. GJ31D0000034

In Association with,

RED'MAC INTERNATIONAL PRESS & MEDIA. INC

India | Sweden | UK

■

Text © *Authors*, 2021

Cover page ©RED'SHINE Studios, Inc, 2021

■

All rights reserved. No part of this publication may be reproduced or used in any form or by any means- photographic, electronic or mechanical, including photocopying, recording, taping, or information storage and retrieval systems- without the prior written permission of the author.

■

ISBN: 978-93-93239-46-4

ISBN-10: 9-39-323946-0

DIP: 18.10.9393239460

DOI: 10.25215/9393239460

Price: ₹ 500

December, 2021 (First Edition)

■

The views expressed by the authors in their articles, reviews etc. in this book are their own. The Editor, Publisher and owner are not responsible for them. All disputes concerning the publication shall be settled in the court at Lunawada.

■

www.redshine.co.in | info@redshine.in

Printed in India | Title ID: 9393239460

Scanned with CamScanner

মুখবন্ধ

ভারতীয় অর্থ ব্যবস্থায় সর্ববৃহৎ পরোক্ষ কর সংস্কার যেটি মূল্যযুক্ত করের (Value Added Tax, ২০০৩) মাধ্যমে শুরু হয়েছিল তা ২০১৭ সালের পয়লা জুলাই দ্বৈত পণ্য ও পরিষেবা করের (Dual Goods and Service Tax) মাধ্যমে বাস্তবায়িত হয়েছে। ভারতে প্রচলিত পণ্য ও পরিষেবা করের মৌলিক বৈশিষ্ট্য হল-প্রায় সকল উৎপাদন সংক্রান্ত পরোক্ষ কর একত্রিত করা হয়েছে এবং পরিষেবা করের পরিধি সংবিধানের ১০১ তম সংশোধনী অনুযায়ী বৃদ্ধি করে এই ব্যবস্থার সঙ্গে সংযুক্ত করা হয়েছে। বর্তমানে তিন থেকে চারটি পরোক্ষ করের অস্তিত্ব বজায় রেখে "এক-দেশ এক-কর, One Nation One Tax" ব্যবস্থার প্রচলন করা হয়েছে। এই ব্যবস্থায় যেমন সরকারের কর সংগ্রহ বৃদ্ধির সুয়োগ হয়েছে, একইভাবে ভারতীয় অর্থনীতিতে ব্যবসায়িক পরিবেশের সম্যক উন্নতি ঘটেছে। ভারতে প্রচলিত পণ্য ও পরিষেবা কর একটি সম্পূর্ন অনলাইন কর ব্যবস্থা, এটি GSTN (Goods and Service Tax Network) দ্বারা পরিচালিত কর। সরকার, ব্যবসায়ী এবং পেশাদারদের জন্য ব্যবহৃত একমাত্র Portal. এই বইয়েতে আমরা মূলত পণ্য ও পরিষেবা করের প্রাথমিক ধারনা দেওয়ার চেষ্টা করেছি। একজন ব্যবসায়ী বা ছাত্র স্বশিক্ষার (Self Learning) মাধ্যমে পণ্য ও

Scanned with CamScanner

পরিষেবা করকে শিখতে পারবে এবং পেশাগতদক্ষতা বৃদ্ধি করতে পারবে, সে বিষয়ে গুরুত্ব আরোপ করা হয়েছে।

November 2021

Dr. Baneswar Kapasi
Associate Professor
Department of Commerce
Kazi Nazrul University
Asansol: West Bengal: India
Dr. Gurupada Das
Assistant Professor, Triveni
Devi Bhalotia College,
Raniganj, West Bengal, India
Mr. Sourav Sarkar
M.Phil Student
The University of Burdwan
Burdwan, West Bengal, India

Scanned with CamScanner

সূচিপত্র

ক্রমিক সংখ্যা	অধ্যায়ের নাম	পৃষ্ঠা সংখ্যা
১	অধ্যায় ১ সূচনা (Introduction)	1
২	অধ্যায় ২ নিবন্ধন (Registration)	24
৩	অধ্যায় ৩ পণ্য ও পরিষেবা করের রিটার্ন জমা (Return Submission of GST)	54
৪	অধ্যায় ৪ কর জমা এবং ফেরৎ (Tax Return and Refund)	87
৫	অধ্যায়:৫ উৎসমূলে কর (Tax Deduction at Source)	92
৬	অধ্যায়: ৬ Accounts and Records in GST	97
৭	অধ্যায় ৭ GSTN (Goods and Services Tax Network) and GST Council	105
৮	অধ্যায় ৮ পণ্য ও পরিষেবা করের মূল্যায়ন (Valuation In GST)	113

Scanned with CamScanner

ক্রমিক সংখ্যা	অধ্যায়ের নাম	পৃষ্ঠা সংখ্যা
৯	অধ্যায় ৯ সরবরাহ (Supply)	117
১০	অধ্যায় ১০ ইনপুট ট্যাক্স ক্রেডিট (Input Tax Credit)	127
১১	অধ্যায়-১১ জব-ওয়ার্ক (Job Work)	138
১২	অধ্যায়-১২ কর নির্ধারণ ও অডিট (Tax Assessment and Audit)	140
১৩	অধ্যায়-১৩ আপিল, রিভিউ রিভিসন এবং অগ্রিম বিধান (Appeals, Review Revision and Advance Ruling)	144
১৪	অধ্যায়-১৪ নিষ্পত্তি কমিশন (Settlement Commission)	149
১৫	অধ্যায়-১৫ অপরাধ এবং দণ্ড, মামলা রুজু এবং সমঝোতা (Offences & Penalties, Prosecution & Compounding)	155

Scanned with CamScanner

শোগুনতন্ত্র থেকে দ্বিতীয় বিশ্বযুদ্ধ

জাপানের ইতিহাস

মবিনুল ইসলাম
আজাহার ইসলাম
জয়েশ রাজগুরু
ড. সুমিত কুমার মণ্ডল
ড. মিলন কান্তি দাস

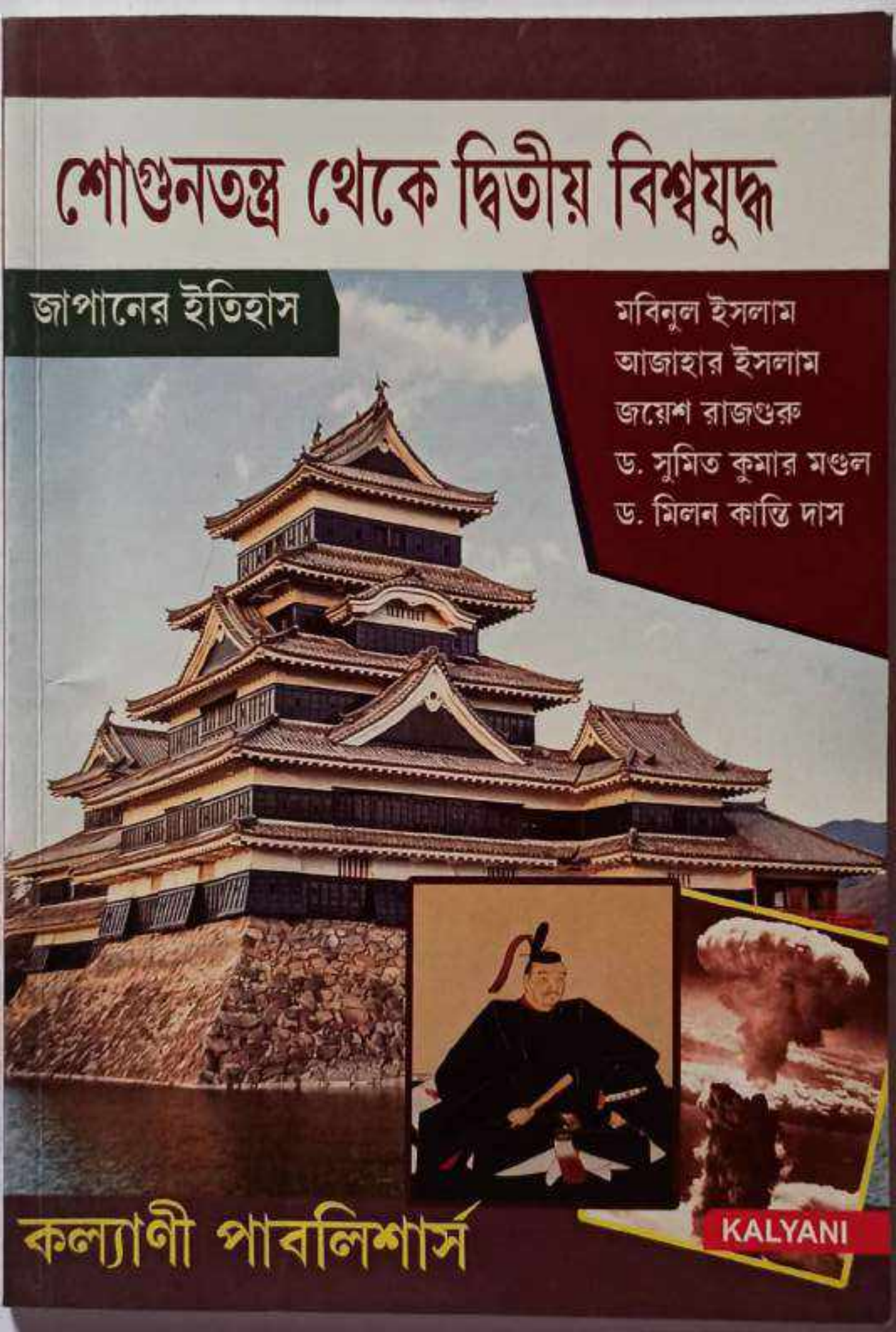

কল্যাণী পাবলিশার্স

KALYANI

শোগুনতন্ত্র থেকে দ্বিতীয় বিশ্বযুদ্ধ
(জাপানের ইতিহাস)

মবিনুল ইসলাম
অ্যাসোসিয়েট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
টি.ডি.বি. কলেজ, রাণীগঞ্জ

আজাহার ইসলাম
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
টি.ডি.বি. কলেজ, রাণীগঞ্জ

জয়েশ রাজগুরু
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
টি.ডি.বি. কলেজ, রাণীগঞ্জ

ড. সুমিত কুমার মণ্ডল
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
গোবিন্দ প্রসাদ মহাবিদ্যালয়

ড. মিলন কান্তি দাস
অ্যাসিস্ট্যান্ট প্রফেসর,
ইতিহাস বিভাগ,
লালবাবা কলেজ, বেলুড়

কল্যাণী পাবলিশার্স

লুধিয়ানা ❑ নিউ দিল্লি ❑ নয়দা (উত্তর প্রদেশ) ❑ ট্রনিকা (উত্তর প্রদেশ) ❑ হায়দ্রাবাদ
চেন্নাই ❑ কলকাতা ❑ কটক ❑ কোচি ❑ ব্যাঙ্গালোর ❑ গৌহাটি

KALYANI PUBLISHERS

Head Office

B-1/1292, Rajinder Nagar, **Ludhiana**-141 008 • Ph : 0161-2760031, 2745758
E-mail : kalyanibooks@yahoo.co.in **Website** : www.kalyanipublishers.co.in

Administration Office

4779/23, Ansari Road, Daryaganj, **New Delhi**-110 002 • Ph : 011-23271469, 23274383
E-mail : kalyani_delhi@yahoo.co.in, kalyani_delhi@kalyanipublishers.in

Works

B-16, Sector-8, **NOIDA** (U.P.)

Branches

1, Mahalakshmi Street, T. Nagar, **Chennai**-600 017 • Ph : 044-24344684
Gopabandhu Lane, Behind Govt. Bus Stand, Badambadi, **Cuttack**-753 012 (Odisha) • Ph : 0671-2311391
4-3-65/2/A, Behind HVS Public School, Raghunath Bagh
Sultan Bazar, **Hyderabad**-500 095 • Ph : 040-24750368
10/2B, Ramanath Mazumdar Street, **Kolkata**-700 009 • Ph : 033-22416024
Arunalaya, 1st Floor, Saraswati Road, Pan Bazar, **Guwahati**-781 001 • Ph : 0361-2731274
Koratti Parambil House, Convent Road, **Kochi**-682 035 • Ph : 0484-2367189
No. 24 & 25, 1st Floor, Hameed Shah Complex, Cubbonpet Main Road, **Bengaluru**-560 002

Every effort has been made to avoid errors or omissions in this publication. In spite of this, errors may creep in. Any mistake, error or discrepancy noted may be brought to our notice, which shall be taken care of in the next edition. It is notified that neither the publisher nor the author or seller will be responsible for any damage or loss of action to any one, of any kind, in any manner, therefrom. It is suggested that to avoid any doubt the reader should cross-check all the facts, law and contents of the publication with original Government publication or notifications.

For binding mistake, misprints or for missing pages, etc., the publisher's liability is limited to replacement within one month of purchase by similar edition. All additional expenses in this connection are to be borne by the purchaser.

08 + 96 = 104 Pages 28" x 40" 6.5 Formes

KPP R 33764 1

© Islam, Mobinul • Islam, Ajahar • Dr, Das, Milan Kanti • Rajguru, Joyesh • Dr. Mondal, Sumit Kumar

Frist Edition, 2021

Typesetting at
Techno Graphic

PRINTED IN INDIA
At B.B. Press, A-37, Sec.-67, NOIDA-201301

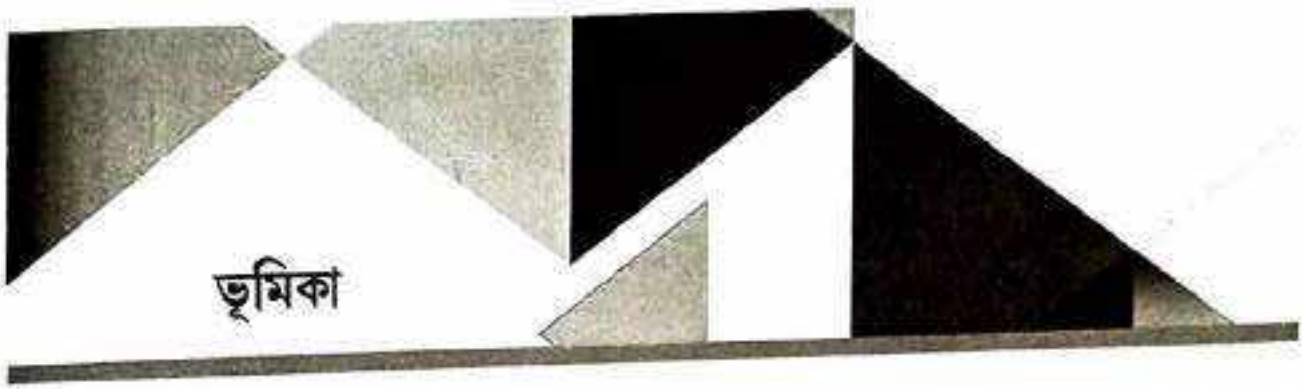

ভূমিকা

ইউ. জি. সি'র প্রস্তাবমত পশ্চিমবঙ্গ তথা সারা ভারতের কলেজগুলোর পাঠক্রমে 'চয়েস বেসড ক্রেডিট সিস্টেম' (CBCS) ব্যবস্থা চালু হয়েছে। ফলে প্রচলিত বিষয়গুলো নতুনভাবে লেখার প্রয়োজন দেখা দিয়েছে। সুদীর্ঘকাল বিভিন্ন কলেজে অধ্যাপনা করতে গিয়ে অনুভব করেছি যে সাম্মানিক ও স্নাতকোত্তর স্তরে বাংলায় লেখা ছাত্র/ছাত্রীদের কাছে সহজবোধ্য বইয়ের বড়োই অভাব। অথচ বেশিরভাগ ছাত্র/ছাত্রী ইংরেজি ভাষায় লিখতে বা ইংরেজি বইয়ের সদ্ব্যবহার করে তথ্য সমৃদ্ধ উত্তর তৈরি করতে অপারগ। 'জাপানের ইতিহাস' পশ্চিমবঙ্গের বিভিন্ন বিশ্ববিদ্যালয়ের সাম্মানিক স্তরের নতুন পাঠ্যসূচীর অঙ্গীভূত হয়েছে। তাই এই ইতিহাস যাতে ছাত্র/ছাত্রীদের কাছে উদীয়মান সূর্যের দেশের' ন্যায় উদীয়মান আশা ও অনুপ্রেরণার সঞ্চার করতে পারে সে বিষয়টি উপলব্ধি করে আমরা '*জাপানের ইতিহাস*' বইটি লিখলাম। আমাদের বিশ্বাস বইটি সাম্মানিক স্তরের ছাত্র/ছাত্রী ছাড়াও আগ্রহী পাঠকের পাঠতৃষ্ণা মেটাতে সক্ষম হবে।

এ বিষয় সত্য যে এটি কোন গবেষণাধর্মী বই নয়। আমাদের উদ্দেশ্য ইংরেজিভাষায় লেখা বইগুলোর বক্তব্যকে ছাত্র/ছাত্রীদের কাছে বোধগম্য করে তোলা। বইটির মধ্যে জাপানের-তকুগাওয়া শোগুন যুগের সমাজ অর্থনীতি—শোগুনতন্ত্রের পতন—মেইজী পুনঃস্থাপন—মেইজী শাসনব্যবস্থা—সংবিধান—অর্থনীতি—মেইজী সংস্কার জাইবাৎসু—জাপানের সঙ্গে চীন, ইংল্যান্ড, রাশিয়ার যুদ্ধ—চুক্তি, মিত্রতা—প্রথম ও দ্বিতীয় বিশ্বযুদ্ধে জাপানের যোগদান ও ভূমিকা ও পরিণতী—প্রভৃতি বিষয়গুলো সহজ ও সরল ভাষায় আমরা লিখেছি। এক্ষেত্রে আমরা বহু সহায়ক গ্রন্থের সাহায্য নিয়েছি। বইটি সহজবোধ করার জন্য ম্যাপ, চার্ট ও চিত্রের সাহায্য নিয়েছি। তাই যাদের উদ্দেশ্যে আমাদের এই বই লেখা তাদের প্রয়োজন মিটলে আমাদের এই শ্রম সার্থক হয়েছে বলে মনে করব, তা সত্ত্বেও কিছু অপূর্ণতা হয়ত রয়ে গেল। ছাত্র/ছাত্রী, অধ্যাপক ও আগ্রহী পাঠকদের কাছ থেকে সুপরামর্শ পেলে পরবর্তী সংস্করণে তা মেটাবার চেষ্টা করব।

পরিশেষে বলি এই বই প্রকাশে দায়িত্ব 'কল্যাণী পাবলিশার্স' গ্রহণ করে আমাদের কৃতজ্ঞতা পাশে আবদ্ধ করেছে। কলেজ লাইব্রেরীর বই ও গ্রন্থাগারের সব কর্মী বন্ধু ও সর্বোপরি পরিবারের সদস্যরা আমাদের সর্বোতভাবে সাহায্য করেছে। তাই সকলের প্রতি আমাদের আন্তরিক অভিনন্দন।

মবিনুল ইসলাম
আজাহার ইসলাম
জয়েশ রাজগুরু
মিলন কান্তি দাস
সুমিত কুমার মন্ডল

সূচীপত্র

		পৃষ্ঠা সংখ্যা
১.	জাপানের ইতিহাস	1–2
২.	জাপানের উন্মোচন	3–8
৩.	মেইজি যুগ	9–38
৪.	মেইজি বিদেশ নীতি	39–48
৫.	মেইজি পরবর্তী জাপানের বিদেশনীতি	49–55
৬.	১৯২১-৩৬ খ্রীস্টাব্দের ঘটনাপ্রবাহ	56–61
৭.	জাপানের আধুনিকীকরনের দ্বিতীয় পর্যায়	62–64
৮.	১৯৩৭ খ্রীষ্টাব্দের পরের ঘটনা	65–76
৯.	জাপানের রাজনৈতিক দল	77–84
১০.	অন্যান্য ঘটনাবলী	85–89
১১.	সংক্ষিপ্ত প্রশ্নোত্তর	89–94
১২.	সহায়ক গ্রন্থপঞ্জি	95–96

১ জাপানের ইতিহাস ঃ শোগুনতন্ত্র

■ শোগুনতন্ত্রের শাসনকালের একটি উল্লেখযোগ্য বৈশিষ্ট্য হল সর্বশ্রেণির জাপানিদের মধ্যে শিক্ষা ও সংস্কৃতির প্রসার। খ্রিস্টিয় চতুর্দশ ও পঞ্চদশ শতকে জাপানের সামরিক ও বেসামরিক শ্রেণির প্রচেষ্টায় শিক্ষা বিস্তারের পথ প্রশস্ত হয়। শোগুন, ডাইমিয়ো ও সামুরাই শ্রেণি সম্মিলিতভাবে জাপানকে সুসংস্কৃত দেশ হিসাবে গড়ে তুলতে আত্মনিয়োগ করে। টোকুগাওয়া শোগুনরা বিশ্বাস করত দেশে যদি শিক্ষার পরিবেশ সৃষ্টি করে জন সাধারণের মনে সাহিত্য, ইতিহাস, শিল্প, সঙ্গীত প্রভৃতি বিষয়ে অনুরাগ সৃষ্টি করা যায়, তাহলে জনগণ এই সব বিষয়ের চর্চায় নিমগ্ন থাকবে। তারা শোগুনদের বিরুদ্ধে কোন সমালোচনা থেকে বিরত থাকবে। ফলে শোগুনরা নির্বিবাদে তাদের রাজনৈতিক ক্ষমতা ভোগ করতে পারবে।

জাপানের শোগুন যুগ বৈদেশিক বা অভ্যন্তরীণ যুদ্ধ বিগ্রহ থেকে অনেকটা মুক্ত ছিল। তাই শোগুনরা জাপানের সামুরাই যোদ্ধা শ্রেণিকে বেশ ভয় পেত। শোগুনদের আশঙ্কা ছিল সামুরাই শ্রেণি তাদের বিরুদ্ধে অস্ত্রধারণ করলে পরিস্থিতি সঙ্গীন হয়ে উঠবে। তাই সামুরাই শ্রেণির অলস দিনগুলো যাতে শোগুন বিরোধী কার্যকলাপে নিয়োজিত হতে না পারে তাই এই শ্রেণিকে শিক্ষা ও সংস্কৃতির উন্নয়নে শোগুনরা নিয়োজিত করে। ফলে জাপানের শিক্ষা ও সংস্কৃতির বিস্তারে সামুরাইরা গুরুত্বপূর্ণ ভূমিকা পালন করে। ডাইমিয়ো শ্রেণিও জাপানের শিক্ষা প্রসারে অগ্রণী ভূমিকা পালন করে।

ঐতিহাসিক H. M Vinacke উল্লেখ করেছেন শোগুনতন্ত্রের শাসনকালে চীনা সভ্যতার অনুপ্রবেশ জাপানে শিক্ষা প্রসারের অনুকূল পরিবেশ সৃষ্টি করে। তাছাড়া পিয়োটো অঞ্চলের মধ্যে সন্ন্যাসীদের প্রভাব জাপানের শিক্ষা প্রসারে যথেষ্ট সহায়ক হয়। ফলে শোগুনদের পৃষ্ঠপোষকতা জাপানের সাহিত্য, ইতিহাস, স্থাপত্য শিল্প, চিত্র বিদ্যা ও সঙ্গীতচর্চার ব্যাপক উন্নতি হয়। ১৬৩০ খ্রি. এডোতে স্থাপিত হয় প্রথম কুফু কলেজ। ডাইমিয়োগণের উদ্যোগে জাপানে গড়ে ওটে একাধিক হান (Han) স্কুল ও কলেজ। পঠন পাঠনের জন্য জাপানে কনফুসীয় শিক্ষা ভিত্তিক বহু পাঠ্যপুস্তক রচিত হয়। শিক্ষার্থীদের উপযোগী পাঠ্যপুস্তক রচনা হওয়ায় শোগুনতন্ত্রের শাসনাধীনে সাধারণের মধ্য শিক্ষার ব্যাপক প্রসার ঘটে। ১৮০০ খ্রি. এক সমীক্ষায় দেখা যায় জাপানি পুরুষদের মধ্যে ৪০ শতাংশ থেকে ৫০ শতাংশ লিখতে ও পড়তে সক্ষম হয়।

কনফুসীয় নীতির শিক্ষামূলক আদর্শ হল পিতা-মাতার সেবা, গুরুজনের প্রতি শ্রদ্ধা, গোষ্ঠীর সদস্যদের সঙ্গে সদ্ভাব বজায়, দেশের প্রতি কর্তব্য পালন করা ও আইন বিরুদ্ধ কাজ না করা।

➤ **শোগুনতন্ত্রের পতন ঃ** মিনামোটো জোরিটোমোর নেতৃত্বে ১১৯২ খ্রি. জাপানে যে শোগুন শাসনের সূচনা হয়েছিল ১৮৬৭ খ্রিঃ শোগুন শাসক যোশিনবুর পদত্যাগের মাধ্যমে সুদীর্ঘ ৬৭৫ বছরের শোগুনতন্ত্রের পতন ঘটে। শোগুনতন্ত্রের কেন পতন ঘটল—তা নিয়ে ঐতিহাসিকদের মধ্যে বিতর্ক দেখা দিয়েছে। প্রখ্যাত ঐতিহাসিক G. C. Allen, W. Elliot Griffs প্রমুখ শোগুনতন্ত্রের পতনের কারণ হিসেবে অভ্যন্তরীণ দুর্নীতি অব্যবস্থা ও অর্থনৈতিক সঙ্কটের কথা উল্লেখ করেছেন। ঐতিহাসিক Reischaver-এর মতে—বহির্বিশ্বের চাপে শোগুনতন্ত্রের পতন ঘটে। Sir George Sansom-এর মতে—"what opened the door was not a summons from without but an explision from withing" তিনি দেখিয়েছেন কিভাবে টোকুগাওয়া শোগুন শাসন ডাইমিয়ো, সামুরাই, বণিক, কৃষক, বুদ্ধিজীবী সকলের কাছে অসহনীয় হয় উঠেছিল। সকলেই শোগুন শাসনের অবসান ঘটিয়ে বহির্বিশ্বের সঙ্গে নতুন সম্পর্ক রচনা করতে চেয়েছিল।

শোগুন নিয়ন্ত্রিত প্রশাসনিক ব্যবস্থায় ডাইমিয়ো, সামুরাই, বণিক ও কৃষক শ্রেণি কেউ-ই স্বস্তিতে ছিল না, ডাইমিয়ো শ্রেণির ওপর উত্তরোত্তর আর্থিক চাপ এবং এডোতে বাধ্যতামূলক অবস্থিতি ও বিলাসবহুল জীবনের ব্যয়ভার তাদের

শোগুন শাসনের প্রতি বীতশ্রদ্ধ করে তুলেছিল। আলোচ্য সময়ে শস্যের পরিবর্তে মুদ্রার মাধ্যমে কর দিতে হলে কৃ
শ্রেণির পক্ষে চরম সমস্যার সৃষ্টি হয়। কারণ প্রয়োজনের সময় শস্যের দাম পেত না। ফলে কৃষকশ্রেণি চরম শোষ
কবলে পড়ে শোগুনতন্ত্রের বিরুদ্ধে বিদ্রোহের পথ বেছে নেয়। ঐতিহাসিক নর্মান কৃষক বিদ্রোহকে শোগুনতন্ত্রের পত
অন্যতম কারণ বলে মনে করেন।

শোগুন শাসনে যুদ্ধের প্রয়োজনীয়তা হ্রাস পেলে সামুরাই শ্রেণি কর্মচ্যুত হয়ে পড়ে এবং ডাইমিয়োদের আর্থিক বো
বাড়ায়। পরিবর্তিত পরিস্থিতির সঙ্গে মানিয়ে নিয়ে অনেকে বিভিন্ন জীবিকায় যুক্ত হয়, অনেকের আর্থিক অবস্থা শোচ
হয়ে ওঠে। অনেকে বাধ্য হয়ে ধনী বণিক শ্রেণির কাছে ঋণ গ্রহণ করে। বণিক শ্রেণির সঙ্গে সামুরাই শ্রেণির সামাজি
সম্পর্ক গড়ে ওঠে। শোগুন বিরোধী সামুরাই বণিক আঁতাত শোগুনতন্ত্রের পথ প্রশস্ত করে।

জাপানে শোগুনতন্ত্র প্রতিষ্ঠার সাথে সাথে সেখানে বৌদ্ধ ধর্মের প্রসার ঘটে। কারণ জাপানি সম্রাটরা বৌদ্ধ ধর্মকে
রাষ্ট্রীয় ধর্মের স্বীকৃতি দান করেছিল। কিন্তু সাধারণ জনগণের মধ্যে সনাতন শিন্টো ধর্মের প্রতি শ্রদ্ধা অব্যাহত থা
শিন্টো ধর্মকে আশ্রয় করেই জাপানে রাজভক্তির বিকাশ ঘটে। কারণ শিন্টো ধর্ম অনুযায়ী সাধারণ জাপানীদের ক
ছিলেন অবৈধ ক্ষমতার অধিকারী।

শোগুনতন্ত্রের পতনের জন্য পরবর্তী শোগুন শাসকদের অপদার্থতা, অযোগ্যতা, অদূরদর্শিতা ও অক্ষমতা যথেষ্ট দা
ছিল। শোগুন জোটিটোসো, নওনাগা, হিদেয়োশী ও ইয়েয়াসুর মতো বুদ্ধিমান ও দূরদর্শী শোগুনের পরিবর্তে সুনো
ইয়েনোবু, ইয়েতসুগুর মতো অযোগ্য ও দুর্বল শোগুনরা ক্ষতায় অধিষ্ঠিত হলে শোগুনতন্ত্রের ভবিষ্যৎ অনিশ্চিত হ
পড়ে। সুনোযোশির একমাত্র পুত্রের অল্প বয়সে মৃত্যু হলে তিনি তাঁর পাপের প্রায়শ্চিত্ত স্বরূপ প্রাণিদের প্রতি বিশে
কুকুরের প্রতি দয়া প্রদর্শনের নীতি ঘোষণা করেন। শোগুন শাসকদের এই খামখেয়ালীপনা তাঁদের পতনের অন্য
কারণ হিসবে বিবেচ্য।

শোগুন শাসক সুনোযোশির রাজত্বকালে প্রশাসনিক শৈথিল্য ও অনিয়ন্ত্রিত অর্থব্যয় জাপানের আর্থিক ও প্রশাস
সংকট সৃষ্টি করেছিল। পরবর্তী দুই শোগুন শাসন ইয়েশিপে (১৭৪৫-৬০ খ্রি.) এবং ইয়েহারুর (১৭৬০-১৭৮৬ খ্রি
শাসনকালে এই সংকট তীব্র আকার ধারণ করেছিল। এই সময় অভ্যন্তরীণ অব্যবথা ও অস্থিরতা চরমমাত্রায় পৌঁছ
এই সুযোগে জাপানে বিদেশী শক্তির অনুপ্রবেশ ঘটে।

শোগুন ইয়েনারীর সুদীর্ঘ শাসনকালে ১৭৮৭ খ্রি.-১৮৫৭ খ্রি. জাপানের সামন্ততান্ত্রিক অর্থনীতিতে ভাঙন দেখা
রাজনৈতিক ও আর্থিক সংকটের সঙ্গে দুর্ভিক্ষ ও মহামারী যুক্ত হলে দেশের পরিস্থিতি ভয়াবহ হয়ে ওঠে। এই সময়
শস্যে চালের দাম অস্বাভাবিক বৃদ্ধি পেলে মজুতদারদের বিরুদ্ধে ব্যাপক দাঙ্গা দেখা দেয়। জাপানের ইতিহাসে ইহা 'R
Riot' বা 'চাউল দাঙ্গা' নামে খ্যাত। দুর্ভিক্ষ, মড়ক ও আর্থিক সঙ্কটে বিপর্যস্ত জাপানের অনেকেই শোগুনতন্ত্রের প
কামনা করতে থাকেন। সামুরাই শ্রেণিতেও বিদ্রোহ দেখা দেয়। ফলে শোগুন যুগের অবসান ঘটে।

শোগুনতন্ত্রের অবসানের ক্ষেত্রে শোগুন-বিরোধী সাতসুমা ও চোষুগোষ্ঠীর অবদান নেহাত কম ছিল না। অভ্য
বিশৃঙ্খলা ও বৈদেশিক চাপে যখন শোগুন শাসকরা দিশেহারা তখন জাপানের রাজনৈতিক পট পরিবর্তনের জন্য সাতসু
চোষু গোষ্ঠী সক্রিয় হয়ে ওঠে। এই দুই গোষ্ঠী সামুরাই শ্রেণিকে বিদেশীদের বিরুদ্ধে ক্ষেপিয়ে তোলে। ১৮৬৩ খ্রি. শো
শ্রেণি এডোতে ব্রিটিশ কূটনৈতিক দপ্তর পুড়িয়ে দেয়। বিদেশীদের ওপর আক্রমণ ও রাজনৈতিক হত্যার পর্ব শুরু
দেশের সুরক্ষার জন্য প্রতিরক্ষা খাতে ব্যয় বাড়ে। তাছাড়া সামুরাই কর্তৃত বিদেশি ও তাদের জাহাজের ওপর আক্রম
ক্ষতিপূরণ স্বরূপ ব্যয় শোগুন অর্থনীতিকে নিঃস্ব করে তোলে। শোগুনদের এই চরম আর্থিক দুর্বলতার সুযোগে শো
বিরোধী আন্দোলন জোরদার করতে এগিয়ে আসে সাতসুমা ও চোষু গোষ্ঠী। মুৎসহিটোকে রাজপদে বসিয়ে ওই দুই
তীব্র আন্দোলন শুরু করলে শেষ শোগুন শাসক যোশিনোবু ১৮৬৭ খ্রি. পদত্যাগ করেন। ফলে শোগুনতন্ত্রের অবসান

➤ **জাপানে অনুপ্রবেশ ঃ** উনবিংশ শতাব্দীর প্রথমার্ধে জাপানের ব্যবসা-বাণিজ্যের দ্রুত উন্নতি ঘটতে থাকে। জাপানী বণিকরা বৈদেশিক বাণিজ্যে অংশ গ্রহণ করতে উৎসাহী হয়ে ওঠে। এই সময় পাশ্চাত্যে শক্তিবর্গ জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক গড়ে তুলতে আগ্রহ প্রকাশ করে। একদিকে অভ্যন্তরীণ পরিবর্তন, অন্যদিকে বাইরের চাপ জাপানের রুদ্ধ দ্বার উন্মুক্ত করার পথ প্রশ্ন করে। ১৮০৬-০৭ খ্রিস্টাব্দে রাশিয়া জাপানে অনু প্রবেশের চেষ্টা করে কিন্তু তাদের সেই উদ্যোগ সফল হয়নি। ১৮৫০ খ্রি. আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্র জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক স্থাপনে উদ্যোগী হয়।

১৮৫০ খ্রি. আমেরিকার জাপানে অনুপ্রবেশের প্রকৃতি সম্পর্কে ঐতিহাসিক রিচার্ড স্টোরি বলেছেন—আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্রের মূল উদ্দেশ ছিল চীনের প্রতিবেশী রাষ্ট্র জাপানের সঙ্গে আমেরিকার সম্পর্ক স্থাপন অর্থনৈতিক ও রাজনৈতিক দিক থেকে ছিল অত্যন্ত গুরুত্বপূর্ণ। কারণ প্রশান্ত মহাসাগরীয় অঞ্চলে মার্কিন বণিকরা তিমি শিল্প (তিমি মাছের তেল ও অস্থি দিয়ে শৌখিন দ্রব্য প্রস্তুত) গড়ে তুলতে উদ্যোগী হন। এছাড়া জাপানের খনি আমেরিকান বণিকদের কাছে অত্যন্ত লোভনীয় ছিল। তাছাড়া বহু মার্কিন রাজনীতিবিদ প্রশান্ত মহাসাগরীয় অঞ্চলে নিজেদের আধিপত্য বৃদ্ধিতে সচেষ্ট ছিল। এছাড়াও ছিল প্রতিশোধমূলক ইচ্ছা। কারণ জাহাজ ডুবির ফলে যে সব আমেরিকান নাবিক জাপানের উপকূলে আশ্রয় নিত জাপানীরা তাদের সঙ্গে অত্যন্ত দুর্ব্যবহার করত।

১৮৫২ খ্রি. কমোডের ম্যাথু পেরি যুদ্ধ জাহাজ সহ জাপানে উপস্থিত হন। আমেরিকার পক্ষ থেকে একটি চিঠি তিনি জাপানী কর্তৃপক্ষকে দেন। ১৮৫৪ খ্রি. চাপে পড়ে জাপান কানাগাওয়ার সন্ধি চুক্তি স্বাক্ষর করতে বাধ্য হন।

(ক) চুক্তির শর্ত অনুযায়ী নাগাসাকি, দাতে, শিমোডা বন্দর মার্কিন জাহাজের জন্য উন্মুক্ত হয়।

(খ) জাপানের শিমোডাতে একজন মার্কিন কনসাল স্থায়ীভাবে বসবাস করার অনুমতি লাভ করে।

(গ) আমেরিকান জাহাজ দুর্ঘটনায় পড়লে, জাপানী কর্তৃপক্ষ নাবিকদের সাহায্য করার প্রতিশ্রুতি দেয়।

(ঘ) মার্কিন যুক্তরাষ্ট্র জাপানের কাছে সব থেকে অনুগৃহীত দেশ" হিসাবে স্বীকৃতি লাভ করে।

চুক্তির শর্তগুলি বিশ্লেষণ করলে আমেরিকার সাম্রাজ্যবাদী চরিত্রের স্বরূপ পরিস্ফুট হয়ে ওঠে। কনোগাওয়ার সন্ধি অনুযায়ী জাপানের বন্দরের উপর আমেরিকার আধিপত্য প্রতিষ্ঠিত হয়। আবার কনসালের মাধ্যমে আমেরিকা জাপানকে নিজের কবজার মধ্যে রাখতে সক্ষম হয়। জাপান আমেরিকার অনুগৃহীত রাষ্ট্রে পরিণত হয়।

আমেরিকার পদাঙ্ক অনুসরণ করে ১৮৫৪ খ্রি. ব্রিটেন, ১৮৫৫ খ্রি. রাশিয়া এবং ১৮৫৬ খ্রি. হল্যান্ড প্রভৃতি তিনটি পশ্চিমী সাম্রাজ্যবাদী রাষ্ট্র জাপানের কাছ থেকে 'অতি রাষ্ট্রিক অধিকার' আদায় করে দেয়। ফলে জাপানের অর্থনীতির উপর পশ্চিমী শক্তির আধিপত্য প্রতিষ্ঠিত হয়।

➤ **এডো চুক্তি ঃ** কানাগাওয়ার চুক্তি প্রকৃতপক্ষে বাণিজ্য চুক্তি ছিল না। মার্কিন কনসাল হ্যারিস ১৮৫৮ খ্রি. ২৯শে জুলাই জাপান ও আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্রের মধ্যে একটি চুক্তি স্বাক্ষর করেন এই চুক্তি হ্যারিস সন্ধিচুক্তি বা এডো চুক্তি নামে পরিচিত। এই চুক্তি বলে—

(ক) জাপান ও আমেরিকার মধ্যে কূটনৈতিক সম্পর্ক গড়ে ওঠে।

(খ) কনোগাওয়া বন্দর মার্কিন জাহাজের কাছে উন্মুক্ত হয়।

(গ) আমদানি ও রপ্তানি শুল্ক নির্ধারণের ক্ষেত্রে জাপানকে মার্কিন প্রতিনিধিদের সম্মতি নিতে বাধ্য করা হয়।

(ঘ) জাপানে বসবাসকারী আমেরিকানরা কোন আইনে জড়িয়ে পড়লে তাদের বিচার আমেরিকান আইন অনুযায়ী হবে বলে স্থির হয়।

(ঙ) আমেরিকার নাগরিকরা জাপানে পূর্ণ ধর্মীয় স্বাধীনতা উপভোগ করবেন।

এই সন্ধির শর্তগুলি বিশ্লেষণ করলে সহজেই বোঝা যায় যে মার্কিন সেনাপতি কমোডর পেরি জাপানকে বহির্বিশ্বের কাছে উন্মুক্ত করার যে প্রক্রিয়া শুরু করেছিলেন ১৮৫৮ খ্রি. এডো চুক্তির মাধ্যমে তা পরিপূর্ণতা লাভ করে। এই চুক্তি জাপানের পক্ষে ছিল অত্যন্ত অপমানজনক। কারণ সমস্ত শর্তই জাপানের বিরুদ্ধে গিয়েছিল। তাই জাপানে শ্লোগান উঠেছিল "সোন্ন-জো-ই"। অর্থাৎ সম্রাটকে শ্রদ্ধা কর এবং বিদেশীদের বিতাড়িত কর।

উনবিংশ শতাব্দীর মধ্যভাগ পর্যন্ত জাপানের পররাষ্ট্রনীতির একমাত্র লক্ষ্য ছিল বহির্জগতের সংস্পর্শ থেকে নিজেকে সম্পূর্ণ বিচ্ছিন্ন রাখা। বিদেশের সঙ্গে কোনো প্রকার রাজনৈতিক, অর্থনৈতিক বা সাংস্কৃতিক যোগাযোগ স্থাপনের ইচ্ছা জাপানের একেবারেই ছিল না। বিশেষতঃ পাশ্চাত্য দেশোগুলো সম্পর্কে জাপানের এই বর্জন নীতি ছিল অত্যন্ত প্রবল। সপ্তদশ শতাব্দীর প্রথমেই তাই খ্রীস্টান ধর্মযাজকদের জাপানে প্রবেশ নিষিদ্ধ হয়েছিল। কারণ ধর্মযাজকগণ ধর্মপ্রচারের দ্বারা রাজনৈতিক প্রভাব বিস্তারের চেষ্টা করতেন এরপর ১৬৩৭ খ্রি. প্রবর্তিত একটি আইনে সমস্ত বিদেশীদের জাপানে প্রবেশ নিষিদ্ধ হয়। এই নিষেধাজ্ঞা অমান্য করলে মৃত্যুদন্ড দেওয়া হবে বলে ঘোষণা করা হয়। তবে চীন এবং হল্যান্ড সম্পর্কে জাপানর সরকার এই আইন সামান্য শিথিল করে তাদের জাপানে প্রবেশের সীমিত অধিকার প্রদান করেন। সম্ভবতঃ এই সম্পর্ক উদার এবং সামরিক শক্তিতে দুর্বল বলেই জাপান এই দুই দেশ সম্পর্কে পৃথক নীতি অনুসরণ করার পক্ষপাতী ছিল।

জাপান সরকার শুধুমাত্র বিদেশীদেরই জাপানে প্রবেশ নিষিদ্ধ করেননি, জাপানীদের পক্ষেও বিদেশে গমন নিষিদ্ধ হয়েছিল। জাপানিরা যাতে বিদেশের সংগে বাণিজ্যিক সম্পর্ক স্থাপন করতে না পারে সেইজন্য পঞ্চাশ টনের অধিক ভারবাহী জাহাজ নির্মাণ নিষিদ্ধ হয়েছিল। এশিয়ার দেশগুলোর মধ্যে একমাত্র চীনের সঙ্গে এবং ইওরোপের দেশগুলোর মধ্যে একমাত্র হল্যান্ডের সঙ্গে জাপানের বাণিজ্যিক সম্পর্ক ছিল। তবে এই বাণিজ্যের পরিধিও ছিল খুব সীমিত। একমাত্র নাগাসাকি বন্দরের মাধ্যমে হল্যান্ডের সঙ্গে জাপানের বাণিজ্য চলত ইওরোপে সম্পর্কে যতটুকু খবর জাপান সংগ্রহ করত তা হল্যান্ডের মাধ্যমেই করত। হল্যান্ডের মাধ্যমে চীনে বিদেশী বণিকদের দৌরাত্মের খবর জাপানে এসে পৌঁছেছিল। এই সব বণিকরা জাপানেও প্রবেশের চেষ্টা করতে পারেন। এই রকম আশঙ্কা করেই জাপান ১৮২৫ খ্রি. ঘোষণা করে যে জাপানের উপকূলে কোনো বিদেশী জাহাজ প্রবেশ করলে গোলা বর্ষণ করা হবে। ১৮৪২ খ্রি. আফিমের যুদ্ধ বিশাল চীন সাম্রাজ্যের গ্লানিকর পরাজয়ের সংবাদ জাপানে অস্বস্তি সৃষ্টি করে। কিন্তু জাপানের বহির্মুখী নীতির কোনো পরিবর্তন হয়নি।

এইভাবে জাপান দীর্ঘকাল বিচ্ছিন্নতার নীতি অনুসরণ করে চললেও উনবিংশ শতাব্দীতে এই নীতি প্রবল সংকটের সম্মুখীন হয়। ১৮৪২ খ্রি. চীনের বিচ্ছিন্নতা বিনষ্ট হওয়ার সঙ্গে সঙ্গে বহির্জগতের কাছে জাপানের উন্মোচনও অনিবার্য হয়ে উঠে। বিশেষত চীনের সঙ্গে পাশ্চাত্য দেশোগুলি ঘনিষ্ট বাণিজ্যিক যোগাযোগ স্থাপিত হওয়ায় স্বাভাবিক ফল হিসাবেই চীনের প্রতিবেশী জাপান ও পাশ্চাত্য দেশোগুলির দৃষ্টি আকর্ষণ করে। অবশ্য ১৮৪২ খ্রি. আগেও ইওরোপীয় কয়েকটি দেশ জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক স্থাপনের জন্য তৎপর হয়ে উঠেছিল। ১৭৯২ খ্রি. রাশিয়া জাপানের সঙ্গে বাণিজ্যিক সম্পর্ক স্থাপনের চেষ্টা করে ব্যর্থ হয়েছিল। ১৮২০ খ্রি. ইংল্যান্ডের পক্ষ থেকে অনুরূপ চেষ্ট করা হয়েছিল। কিন্তু এই চেষ্টা সার্থক হয়নি। ১৮৪২ খ্রি. ইংল্যান্ডের চেষ্টায় চীন উন্মুক্ত হলেও জাপানের উন্মোচন হয়নি। এ ব্যাপারে ইংল্যান্ড উদ্যোগী হতে পারেনি। জাপানকে উন্মুক্ত করতে উদ্যোগী হয় আমেরিকা যুক্তরাষ্ট্র।

কয়েকটি বিশেষ কারণে যে সময় জাপানের সঙ্গে সম্পর্ক স্থাপন করা আমেরিকার পক্ষে অপরিহার্য হয়ে উঠেছিল। প্রশান্ত মহাসাগরের উপকূলে অস্টোরিয়া নামক স্থানটি ছিল আমেরিকার প্রভাবাধীনে। উনবিংশ শতাব্দীর শুরুতে অস্টারিয়ার মাধ্যমে পূর্ব এশিয়ার সঙ্গে আমেরিকার বাণিজ্যের সম্ভাবনা দেখা দিয়েছিল। ১৮৩৭ খ্রি. তাই আমেরিকা